روداد نمبر (۶۱)
اجلاس سالانہ ٹرسٹیان
مدرسۃ العلوم علی گڈھ
منعقدہ
۳۱- جنوری سنہ ۱۹۱۴ء
حسب الحکم آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم
باہتمام خاکسار رشید احمد انصاری
مطبع احمدی علی گڈھ میں طبع ہوئی ۱۹۱۴ء

روئداد نمبر ۱۶۱

اجلاس سالانہ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ منعقدہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۴ء

حاضرین

(۱) میجر سید حسین صاحب بلگرامی۔ صدر انجمن۔
(۲) خان بہادر کرنل عبد المجید خان صاحب۔
(۳) حاجی محمد صالح خاں صاحب۔
(۴) شوکت علی صاحب۔
(۵) سید وزیر حسن صاحب۔
(۶) محمد یعقوب صاحب۔
(۷) مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب
(۸) مسٹر محمد علی صاحب۔
(۹) شیخ عبد اللہ صاحب۔
(۱۰) مولوی عبد اللہ جان صاحب۔
(۱۱) آنریبل سید عبد الرؤف صاحب۔
(۱۲) محمد عامر مصطفٰے خان صاحب۔
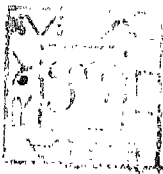
(۱۳) خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب۔

(۱۴) سید زین الدین صاحب۔

(۱۵) مولوی سید طفیل احمد صاحب۔

(۱۶) حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب۔

(۱۷) مسٹر ابن احمد صاحب۔

(۱۸) محمد فیض اﷲ خاں صاحب۔

(۱۹) خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب۔

(۲۰) صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب۔

(۲۱) مولوی محمد بدر الحسن صاحب۔

(۲۲) عبد المجید خواجہ صاحب۔

(۲۳) کنور حافظ احمد سعید خاں صاحب۔

(۲۴) نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب آنریری سکرٹری کالج۔

۱۔ اس جلسہ کی بابت مندرجہ ذیل حضرات کے تحریری ووٹ مابین المیعاد موصول ہوئے:۔

(۱) سید محمد باقر صاحب۔

(۲) خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب — شریک اجلاس

(۳) سید محمد میر صاحب وکیل۔

(۴) مولوی نذیر احمد صاحب۔

(۵) مولوی رحیم بخش صاحب۔

(۶) مولوی طفیل احمد صاحب۔ — شریک اجلاس

(۷) خان بہادر مولوی احمد علی خاں صاحب

(۸) آنریبل خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب۔

(۹) منشی نیاز محمد خاں صاحب۔

(۱۰) نواب مرزا سعید الدین احمد خاں صاحب۔

(۱۱) نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی۔

(۱۲) حاجی محمد صالح خاں صاحب — شریک اجلاس

(۱۳) سید سجاد حیدر صاحب۔

(۱۴) مولوی محمد فائق صاحب۔

(۱۵) خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب۔

(۱۶) نواب سید علی حسن صاحب۔

(۱۷) کنور محمد اکرام علی خاں صاحب۔

(۱۸) محمد احسان الحق صاحب۔

(۱۹) خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب — شریک اجلاس

(۲۰) نواب سربلند جنگ بہادر مولوی محمد حمید اللہ خاں صاحب۔

(۲۱) مولوی نظام الدین حسن صاحب۔

(۲۲) محمد یعقوب صاحب وکیل۔ — شریک اجلاس

۲۔ مندرجہ ذیل حضرات کے ووٹ خارج المیعاد وصول ہوئے جو حساب میں شمار نہیں ہو سکتے۔

(۱) سید احمد علی صاحب (۲) سید مہدی حسن صاحب

۳۔ مندرجہ ذیل حضرات کی رائے باں موصول ہوئیں۔

(۱) آنریبل نواب ممتاز الدولہ بہادر بنام آنریری سکرٹری صاحب

(۲) آنریبل خواجہ یوسف شاہ صاحب خان بہادر بنام آنریری سکرٹری صاحب

(۳) آنریبل میاں محمد شفیع صاحب خان بہادر بنام آنریری سکرٹری

(۴) مسٹر احسان الحق صاحب جوائنٹ آنریری سکرٹری صاحب معہ ووٹ بابت المیعاد

(۵) آنریبل شیخ غلام صادق صاحب خان بہادر 〃

(۶) مولوی محمد بدر الحسن صاحب 〃

(۷) خان بہادر سید فرید الدین صاحب 〃

(۸) آنریبل سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب بہادر 〃

(۹) نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب 〃

(۱۰) نواب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب 〃

(۱۱) آنریبل جسٹس محمد رفیق صاحب 〃

(۱۲) خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب 〃 معہ ووٹ شریک اجلاس

(۱۳) نواب مرزا سعید الدین احمد خاں صاحب 〃 〃

(۱۴) آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب 〃 〃

(۱۵) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب 〃 〃

(۱۶) شیخ عبد القادر صاحب 〃

(۱۷) مسٹر ابن احمد صاحب 〃 شریک اجلاس

(۱۸) آنریبل سید عبد الرؤف صاحب بیرسٹر 〃 〃

(۱۹) خان بہادر اسرار حسن خاں صاحب 〃 〃

(۲۰) مولوی حشمت اللہ صاحب 〃

(۲۱) سید محمد باقر صاحب 〃 معہ ووٹ

(۲۲) سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا 〃

(۲۳) سید محمد مہدی حسن صاحب 〃

(۲۴) نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ صاحب موسوی آنریری سکرٹری صاحب

(۲۵) مولوی علاء الحسن صاحب ״

(۲۶) شمس العلماء مولوی سید امجد علی صاحب ״

(۲۷) نواب عبد السلام خان صاحب ״

(۲۸) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ״

(۲۹) آنریبل نواب فتح علی خاں صاحب قزلباش ״

(۳۰) ایچ ایم ملک صاحب خان بہادر ״ ان کی ایک پیاری سی صاحبزادہ صاحب کا نام بھی ہے

(۳۱) شمس العلماء مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی ״

(۳۲) مولوی محمد فائق صاحب ״

(۳۳) اسلم حیات خاں صاحب ״

(۳۴) میر عاشق علی صاحب ״

(۳۵) منشی نیاز محمد خان صاحب ״ معہ ووٹ

(۳۶) خواجہ سجاد حسین صاحب ״

(۳۷) نواب زادہ نصر اللہ خاں صاحب ״

(۳۸) نواب سید نصیر حسین صاحب خیال ״

(۳۹) مولوی حبیب اللہ خاں صاحب ״

(۴۰) مولوی رزاق بخش صاحب قادری ״

(۴۱) آنریبل نواب بہادر خواجہ سر سلیم اللہ خاں صاحب ״

(۴۲) حافظ کنور احمد سعید خاں صاحب ״

(۴۳) مولوی احمد علی خاں صاحب بنام صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب معہ ووٹ

(۴۴) آنریبل مسٹر جسٹس محمد شاہ دین صاحب ״

(۴۵) صاحبزادہ سلطان احمد خاں صاحب بنام صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب معہ ووٹ

(۴۶) آنریبل کپتان ملک محمد مبارز خاں صاحب 〃

(۴۷) آنریبل ایچ ایم ملک صاحب خاں بہادر 〃 انکی دوسری پرکسی آنریری سکریٹری صاحب کے نام پہنچ جاے معہ ووٹ

(۴۸) مصباح العثمان صاحب 〃

(۴۹) نواب سید نواب علی صاحب چودھری 〃

(۵۰) مسٹر غلام محمد منشی صاحب بنام خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب

(۵۱) نواب عبدالمجید صاحب 〃

(۵۲) خان بہادر سید جعفر حسین صاحب بنام مسٹر محمد علی صاحب (اوکسن)

(۵۳) مولوی راج احمد صاحب بنام شیخ عبداللہ صاحب

(۵۴) نواب وقار الملک بہادر بنام مولوی حبیب اللہ خاں صاحب

(۵۵) آنریبل جسٹس سید حسن امام صاحب بنام مظہر صاحب

(۵۶) نواب علی حسن خاں صاحب 〃

(۵۷) نواب عماد الملک صاحب 〃

(۵۸) سید راس مسعود صاحب 〃

(۵۹) آنریبل جسٹس سید شرف الدین صاحب 〃

(۶۰) سید یعقوب حسن صاحب 〃

(۶۱) نواب سربلند جنگ بنام عبدالمجید خواجہ صاحب

(۶۲) مولوی نظام الدین حسن صاحب 〃

(۶۳) سید محمد ظہیر صاحب بنام محمد یعقوب صاحب

(۶۴) نواب محمد عبدالصمد خاں صاحب بنام کنور احمد سعید خاں صاحب

۷ — مندرجہ ذیل حضرات نے خود اجلاس میں تشریف لا کے ووٹ دیے

روانہ فرمائیں۔

(۱) صاحبزادہ کرنل عبید اللہ خاں صاحب۔

(۲) زماں مہدی صاحب۔
(۳) فاضل بھائی صاحب۔
(۴) ابراہیم رحمت اللہ صاحب۔
(۵) قاسم علی جے راج بھائی۔
(۶) مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر خیرپور
(۷) جسٹس مولوی عبد الرحیم صاحب۔
(۸) سید اشرف الدین صاحب

(۹) سید محمد ہاشم صاحب بلگرامی۔
(۱۰) سید امیر الدین احمد خان بہادر بالقابہ
(۱۱) سید کاظم حسین صاحب
(۱۲) سر راجہ محمد علی محمد خاں صاحب
(۱۳) عبد اللہ یوسف علی صاحب
(۱۴) خلیفہ سید حامد حسن صاحب
(۱۵) سید محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب

۵ — پس اسوقت اجلاس میں بعد منہائی اُن ووٹوں اور پراکسیوں کے جو شمار نہیں ہو سکتے تھے ۲۴ حاضرین ۴۶ پراکسی ۱۷ ووٹ تحریری کل ۸۸ ووٹ ممبر موجود تھے اور میر سید حسن صاحب بلگرامی بالاتفاق پریسیڈنٹ تجویز کیے گئے۔

کارروائی اجلاس

۶ — روئداد بجٹ میٹنگ منعقدہ ۲۶ و ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء جو چھپکر تقسیم ہو چکی ہے پیش ہوئی اور باضابطہ کنفرم کی گئی۔

۷ — روئداد اسپیشل میٹنگ ٹرسٹیان منعقدہ یکم جنوری ۱۴ء پیش ہوئی پڑھکر سنائی گئی اور بعد چند خفیف ترمیمات کے باضابطہ کنفرم کی گئی۔

۸ — آنریری سکرٹری صاحب نے مداول یعنی انتخاب ٹرسٹیان کا معاملہ پیش کیا اور جملہ حاضرین نے خفیہ طور پر نام لکھکر صدر انجمن صاحب کے سامنے پیش کیے اور صدر انجمن صاحب نے اپنے اہتمام سے اُنکے ووٹ جمع کرائے تو حسب ذیل ووٹ ہر ایک کے

نام بر آئے جسمیں حاضرین - ووٹ تحریری - پراکسی - تینوں قسم کے ووٹ شامل ہیں :-

(۱) آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال	۶۰
(۲) ڈاکٹر مختار احمد انصاری دہلی	۵۷
(۳) محمد علی صاحب جناح بیرسٹرایٹ لا بمبئی	۴۶
(۴) مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ بانکی پور	۴۵
(۵) مولوی محبوب عالم صاحب اوڈیٹر پیسہ اخبار لاہور	۳۸
(۶) مولوی محمد فائق صاحب	۳۴
(۷) ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب	۲۷
(۸) آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر بمبئی	۲۳
(۹) سید مصطفیٰ حسین صاحب	۲۲
(۱۰) مولوی نور الحسن صاحب	۲۲
(۱۱) خان بہادر عبد الحمید خاں صاحب	۱۹
(۱۲) مسٹر ممتاز حسین صاحب	۱۵
(۱۳) مسٹر ظہور احمد صاحب	۷
(۱۴) مسٹر سلطان احمد صاحب	۵
(۱۵) تصدق احمد خاں شروانی	۳

پس رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا

رزولیوشن نمبر (۱)

مندرجہ ذیل حضرات یکم فروری ۱۹۱۴ء سے مدرسۃ العلوم علی گڈھ کے لیے ٹرسٹی منتخب کیے گئے :-

(۱) آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال کلکتہ
(۲) ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری دہلی۔
(۳) مسٹر محمد علی صاحب جناح بیرسٹرایٹ لا بمبئی۔
(۴) مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ بانکی پور۔
(۵) مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور۔

۹۔ اسکے بعد مدنہم یعنی انتخاب چالیس ٹرسٹی صاحبان برائے ممبر فاؤنڈیشن کمیٹی پیش ہوئی اور عرصہ تک اسپر بحث رہی کہ ٹرسٹیان کالج کا یہ دعویٰ کہ کل ٹرسٹی صاحبان کو بحیثیت ٹرسٹی ہونیکے یونیورسٹی کا ممبر بنائے جانیکا استحقاق حاصل ہی اور وہ اس استحقاق کا دعویٰ بھی کر چکے ہیں کہ ان چالیس کے انتخاب سے ساقط ہو جائیگا یا نہیں۔

مسٹر محمد علی صاحب نے فرمایا کہ اس سے اس استحقاق پر کچھ اثر نہیں پڑتا یہ کمیٹی جسکے لیے چالیس ممبروں کا انتخاب ہی عارضی طور پر اسلیے بنائی جاتی ہی کہ جب تک یونیورسٹی منظور ہو اسکے فنڈ کی آمدنی کو خرچ کر سکے اس سے ٹرسٹیان کالج کے حق پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

عبدالمجید خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جو قانون یونیورسٹی کے لیے بنایا گیا ہی اُسمیں تمام ٹرسٹیوں کا ممبر ہونا قرار پا چکا ہی۔ سرفراز خاں صاحب نے فرمایا کہ اُسپر دوبارہ نظر ثانی ہونیوالی ہی ممکن ہی کہ بحث پیش آئے کہ آپ اول چالیس قائم مقام دے چکے ہیں اسلیے اب کل نہیں ہو سکتے۔

مسٹر وزیر حسن صاحب نے اس سے اختلاف کیا کہ منشا جلسہ کا درج کارروائی ہو کیونکہ ایسا کرنے سے ٹرسٹی صاحبان کی طرف سے سوءظن پایا جاتا ہی۔ عبدالمجید خواجہ صاحب نے مسٹر وزیر حسن صاحب کی تائید کی لیکن کثرت رائے سے مندرجہ

ذیل رزولیوشن پاس ہوا:-

رزولیوشن نمبر ۲

In the Course of discussion on the resolution the sense of the meeting was expressed as follows.
Notwithstanding the fact that (40) Trustees are elected as members of the university The Trustees desire to put on record that the fact will not make it binding on them to accept any proposal in future against the trustees being made members of the university. Capt. Mr. wazir hassain, expressed against the view that the above should be put on record on the ground that it would show distinction on the part of the M. A. O. College trustees Khuaja supported him.

Sd. S. H. B.

ترجمہ

سالانہ میٹنگ کی منشا کا اظہار ان الفاظ میں کیا جاتا ہے کہ رزولیوشن ہذا اثنائے بحث میں میٹنگ کے مافی الضمیر کا اظہار ان لفظوں میں ہوا کہ باوجود اس امر کے کہ چالیس

ٹرسٹی صاحبان یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی ممبری کے لیے اُنہوں نے منتخب کر لیے ہیں ٹرسٹی صاحبان مسل میں اسکا بیان شامل کر دینا چاہتے ہیں کہ اس انتخاب سے یہ لازم نہیں آتا کہ آیندہ وہ کسی ایسی تجویز کے منظور کرنے پر مجبور سمجھے جائیں کہ جسکا یہ منشا ہو کہ جملہ ٹرسٹیان کالج کو یونیورسٹی کا ممبر نہیں ہونا چاہیے۔

۱۰۔ اسکے بعد ٹرسٹی صاحبان کے ناموں کی مطبوعہ کاپیاں ووٹ تحریر کرنے کے لیے پیش کی گئیں اور آنریری سکرٹری صاحب نے کالج کے اُن ۱۶ ٹرسٹی حضرات کے نام پڑھکر سنائے جو کانفرنس کے چالیس ممبروں کے انتخاب میں ممبر یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے مقرر ہو چکے ہیں اور جنکے دوبارہ انتخاب کی ضرورت نہ تھی۔ ان ۱۶ ناموں کو خارج کر کے باقی لوگوں کے لیے ووٹ لیے گئے۔ وہ ۱۶ حضرات یہ ہیں:۔

(۱) نواب وقار الملک بہادر
(۲) خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب
(۳) نواب عماد الملک بہادر
(۴) شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب
(۵) صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب
(۶) آنریبل میاں شاہ دین صاحب
(۷) میجر سید حسین صاحب بلگرامی
(۸) آنریبل جسٹس محمد رفیق صاحب
(۹) نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب
(۱۰) شیخ محمد عبد اللہ صاحب
(۱۱) سر راجہ محمد علی محمد خاں صاحب
(۱۲) ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب
(۱۳) سید راس مسعود صاحب
(۱۴) سید وزیر حسن صاحب
(۱۵) مسٹر شوکت علی صاحب
(۱۶) مسٹر محمد علی صاحب

پریسیڈنٹ صاحب کی نگرانی میں ووٹ جمع ہوئے اور رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

مندرجہ ذیل چالیس ٹرسٹی صاحبان یونیورسٹی فاونڈیشن کمیٹی کی ممبری کے لیے منتخب کیے گئے:۔

نمبر	نام	تعداد ووٹ
۱	حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب	۹۰
۲	سید محمد علی صاحب	۷۶
۳	مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب	۷۴
۴	مولوی نظام الدین حسن صاحب	
۵	آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب	۷۲
۶	حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب	۷۰
		۷۴
۷	سید نبی اللہ صاحب	۶۸
۸	آنریبل جسٹس سید حسن امام صاحب	۶۸
۹	آنریبل ممتاز الدولہ سر نواب فیاض علیخاں صاحب بہادر	۶۷
۱۰	آنریبل سید عبد الرؤف صاحب	۶۷
۱۱	آنریبل فاضل بھائی کریم بھائی صاحب	۶۷
۱۲	نواب خان بہادر سید نواب علی صاحب چودہری	۶۳
۱۳	مولوی رزاق بخش صاحب قادری	۶۰
۱۴	مسٹر غلام محمد منشی صاحب	۵۹
۱۵	خان بہادر کرنل عبد المجید خاں صاحب	۵۸
۱۶	مولوی حاجی عبد اللہ جان صاحب	۵۸
۱۷	نواب غلام احمد صاحب کلامی	۵۸
۱۸	نواب نصیر حسین صاحب خیال	۵۶
۱۹	مولوی علاء الحسن صاحب	۵۵
۲۰	آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب	۵۵

نمبر	نام	تعداد ووٹ
۲۱	سید مہدی حسن صاحب	۵۴
۲۲	میاں محمد احسان الحق صاحب	۵۳
۲۳	آنریبل خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب	۵۲
۲۴	خان بہادر مولوی احمد علیخاں صاحب	۵۱
۲۵	کنور حافظ محمد احمد سعید خاں صاحب	۵۱
۲۶	خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب	۴۹
۲۷	خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب	۵۰
۲۸	آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب	۴۸
۲۹	آنریبل نواب فتح علیخاں صاحب قزلباش	۴۷
۳۰	محمد یعقوب صاحب	۴۷
۳۱	آنریبل سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب	۴۶
۳۲	مولوی حبیب اللہ خاں صاحب	۴۵
۳۳	مولوی حشمت اللہ صاحب	۴۳
۳۴	نواب سر بلند جنگ مولوی حمید اللہ خاں صاحب	۴۳
۳۵	ابن احمد صاحب	۴۳
۳۶	خان بہادر مولوی اسرار حسن خاں صاحب	۳۹
۳۷	خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب	۳۸
۳۸	لفٹننٹ ملک مبارز خاں صاحب	۳۸
۳۹	آنریبل جسٹس مولوی عبد الرحیم صاحب	۳۸
۴۰	آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ علیہ صاحب	۳۷

آخر تین صاحب اسوجہ سے انتخاب میں آگئے کہ تین اصحاب یعنی مولوی بدرالحسن صاحب سید زین الدین صاحب و سرفراز خاں صاحب نے اپنا نام واپس لیلیا۔

کارروائی نسبت مد دوم

"استعفا نواب صاحب لوہارو"

۱۱— آنریری سکرٹری صاحب نے یہ مد اجلاس میں پیش کی اور مراسلات وغیرہ کا ذکر فرمایا اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۴

جناب نواب فخرالدولہ دلاور الملک آنریبل سر امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر رستم جنگ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا استعفا عہدہ ٹرسٹی مدرستہ العلوم علی گڈھ سے نہایت افسوس کے ساتھ منظور کیا جاتا ہی۔

کارروائی نسبت مد سوم

"انتخاب پریسیڈنٹ ٹرسٹیان"

۱۲— یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی منجملہ حاضرین و پراکسی وغیرہ کے اتفاق رائے سے قرار پایا کہ :۔

رزولیوشن نمبر ۵

جناب آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خاں کے، سی، آئی، ای، سی، آئی، کے سی، وی او، آیندہ دو سال کے لیے من ابتداے فروری ۱۹۱۴ء لغایت

جنوری ۱۹۱۶ء مدرسۃ العلوم علی گڈھ کے پریسیڈنٹ ٹرسٹیان مقرر کئے گئے ۔

کارروائی نسبت مد چہارم

اجازت فراہمی روپیہ برائے تعمیر و سامان اسکول جدید بذریعہ ڈبنچر و قرض

۱۳ — آنریری سکریٹری صاحب نے اس مد کو اجلاس میں پیش کیا اور فرمایا اسکی بابت میں نے اپنی رپورٹ میں مفصل تذکرہ کیا ہے وہ آپ صاحبوں نے ملاحظہ کیا ہوگا اسوقت ہمکو آٹھ بورڈنگ ہوس بنانے ہیں جنمیں سے ہر ایک پر چھ یا سات ہزار روپیہ صرف ہوگا ۔ ان کل کا تخمینہ قریب پانچ لاکھ کے ہے جسمیں سے نصف گورنمنٹ عطا فرمانا چاہتی ہے ۔ بشرطیکہ ہم باقی نصف کی طرف سے اطمینان کردیں کہ ہم فی الواقع اسقدر روپیہ اپنے پاس سے لگاکر بورڈنگ ہوسوں کی تکمیل کردینگے ۔ یونیورسٹی منظور ہوجانے پر موجودہ بورڈنگ ہوس یعنی مارین کورٹ و ممتاز منزل ڈاکٹر ہوس وغیرہ سب یونیورسٹی کو دیدیجاویگی اور اسکول جدید کے لیے بورڈنگ ہوس بنانا ضرور ہونگے اور اگر ہم نصف کا انتظام نہ کرسکیں گے تو گورنمنٹ بھی موعودہ گرانٹ دینے سے ناخواستگار ہوسکیگی اسلیے یا بذریعہ قرض روپیہ جمع کرنے یا بذریعہ ڈبنچر فراہم کرنے کی اجازت دیجاوے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے فرمایا کہ یہ تعمیر چونکہ یونیورسٹی کو دیدی جاویگی اسلیے اسکی قیمت یونیورسٹی فنڈ سے لیکر یہ رقم ادا کی جاوے یا ڈبنچر سے یہ روپیہ مہیا کیا جاوے اور اسکا سود یونیورسٹی کی آمدنی سے ادا کیا جاوے جواب میں کہا گیا کہ ممکن ہے کہ فونڈیشن کمیٹی اسکو منظور نہ کرے پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ عرصے سے چندہ کے لیے کوئی ڈپوٹیشن نہیں گیا اس کام کے لیے ایک ڈپوٹیشن تیار کرنا چاہیے جو ملک میں دورہ کرکے چندہ وصول کرے نواب صاحب نے فرمایا کہ ایسے کام پر گورنمنٹ کو اطمینان نہیں ہوگا ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

صاحب نے فرمایا کہ عمارت اس حساب سے تیار ہو سکتی ہے ۶ فیصدی تک اسکے کرایہ کی وصول
ہوسکے اور مزید بحث اور طول طویل تقریر کے بعد قرار پایا کہ:-

رزولیوشن نمبر ۴

(الف) جدید اسکول کے بورڈنگ ہوسوں کے لیے ڈھائی لاکھ روپیہ کا انتظام
بذریعہ ڈبنچر کے کیا جاوے ہر ڈبنچر سو سو روپیہ کا ہو ۴ فیصدی سالانہ کے حساب سے
اسکا کرایہ مالکان ڈبنچر کو ادا کیا جایا کرے اور ہر سال آخر مارچ پر اس سال کا کرایہ ادا
کیا جائے۔

(ب) گورنمنٹ کی خدمت میں بجواب اسکے مراسلہ کے گذارش کیجاے کہ
بورڈنگ ہوس کے مصارف کے لیے جسقدر روپیہ کا انتظام ٹرسٹیان کالج کو کرنا ہے
اسکا انتظام بذریعہ ڈبنچر کے کیا جاوے۔

کارروائی نسبت مد ششم

کمیٹی متعلقہ شیعہ پمفلٹ میں بجاے میر عاشق علی صاحب کے دوسرے ممبر کا تقرر

۶ آنریری سکرٹری صاحب نے یہ مد اجلاس میں پیش کی اور حضور پر نور ہز ہائنس
نواب صاحب والی رام پور کا والا نامہ پیش ہوا جسمیں چند بزرگان شیعہ سے مشورہ لینے
کی سفارش کی گئی تھی - میجر سید حسین صاحب بلگرامی نے فرمایا کہ کالج کے کام میں
صرف ٹرسٹی صاحبان ہی کا دخل ہونا چاہیے۔ بیرونی حضرات کو جب کبھی معاملہ
میں دخل ہوا ہے کوئی نہ کوئی خرابی پیش آئی ہے چنانچہ حال ہی میں مولانا سبط حسن صاحب
کے وعظ کا پیش کیا جاسکتا ہے کل حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور تجویز ہوا کہ

نہایت ادب کے ساتھ بندگان حضور پرنور کی خدمت میں اسکی معذرت کیجاے اور بالاتفاق قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۷

میر عاشق علی صاحب کی بجاے کمیٹی تحقیقات امور متعلق شیعہ پمفلٹ میں میر سید حسین صاحب بلگرامی ممبر مقرر کئے جائیں اور کمیٹی کو اپنی کورم وغیرہ کا خود فیصلہ کرنے اور اگر کوئی ممبر صاحب تشریف نہ لائیں تو ان کی بجاے کسی دیگر ٹرسٹی صاحب کو مقرر کرنیکا اختیار دیا جاتا ہے

کارروائی نسبت مد ہفتم

منظوری ۱۵ روپیہ براے خرید ضروریات سائنس

۱۴ - مد ہذا کے کاغذات اجلاس میں پیش ہوے بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۸

مبلغ ایکہزار پانسو روپیہ واسطے تیاری سامان فرنیچر وغیرہ متعلق اسکول لنگس سارٹیفکیٹ کے منظور کیے گئے۔

کارروائی نسبت مد ہشتم

منظوری دو ہزار روپیہ براے اخراجات مرمت اس نقصان کے جو طوفان آبی سے ہوا

۱۵۔ یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۹

بموجب سفارش سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۹ جون کے مبلغ دو ہزار روپیہ واسطے درستی اُس نقصان کے جو طوفان ہوا سے ہوا منظور کیے جاتے ہیں مگر یہ مصارف مرمت مرمت فنڈ سے ادا کیا جائے جب مرمت فنڈ ختم ہو جائے اور ضرورت باقی رہے تو اس روپیہ میں سے خرچ کیا جائے۔

کارروائی نسبت مد نہم

"تقرر تین یوروپین پروفیسران"

۱۶۔ مد ہذا اجلاس میں پیش ہوئی اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا

رزولیوشن نمبر ۱۰

مندرجہ ذیل یوروپین پروفیسر کا تقرر جنکو کمیٹی لندن نے انتخاب اور سنڈیکیٹ نے سفارش کی ہے دو برس کارکردگی سے بموجب اسکیم منظور کیا جاتا ہے۔

(۱) مسٹر آر این منی صاحب

(۲) مسٹر ای۔ ٹی۔ بنچ صاحب

(۳) مسٹر جی۔ ڈبلو۔ فرگسن صاحب

کارروائی نسبت مد دہم

"ترقی مستقلی مسٹر الیس۔ او۔ پرولیس و ترقی لا پروفیسران"

۱۷- یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا

رزولیوشن نمبر ۱۱

مندرجہ ذیل اضافہ منظور کیے جاتے ہیں۔

(۱) مسٹر ایس او پریس صاحب عہدۂ پروفیسر مدرستہ العلوم پر مستقل کیے جاتے ہیں اور جس روز سے وہ ہیڈ ماسٹری سے واپس ہوکر پروفیسری کا کام کرتے ہیں۔ پچاس روپیہ ماہوار انکی تنخواہ میں اضافہ کیے جاتے ہیں اور اردو کے امتحان سے مستثنیٰ کیے جاتے ہیں۔

(۲) مولوی سید علی نقی صاحب لاپروفیسری کی تنخواہ میں یکم نومبر ۱۹۱۲ء سے مبلغ پچاس روپیہ ماہوار کا اضافہ منظور کیا جاتا ہے۔

کارروائی نسبت مد یازدہم

منظوری ایکہزار دو سو تیس روپیہ برائے مرمت سڑک

۱۸- اس مد کے کاغذات آنریری سکرٹری صاحب نے اجلاس میں پیش کیے اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۲

مبلغ ایکہزار دو سو تیس روپیہ واسطے مرمت مارلین روڈ سڑک مابین علیگڑھ گیٹ کے منظور کیے جاتے ہیں۔ مگر ابتک خشک سالی ہے اسلیے اسیقدر روپیہ لیا جاوے جسقدر خرید کنکر کے لیے ضروری ہو اور باقی روپیہ بعد منظوری آنریری سکرٹری صاحب کالج مرمت کیواسطے دیا جاوے۔

کارروائی نسبت مد دوازدہم

رزولیوشن دربارہ انتقال "پریسی بونٹ"

۱۹- اس مد کے کاغذات اجلاس میں آنریری سکرٹری صاحب نے پیش کیے اور بعد بحث کے بالاتفاق قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۱۳

(الف) بنک آف بنگال کو لکھکر دریافت کیا جاے کہ کس ضرورت سے ایسا رزولیوشن چاہتے ہیں۔

(ب) بنک کا جواب سنڈیکیٹ میں پیش ہو اور سنڈیکیٹ اسکے متعلق جو فیصلہ کرے وہ تمام ٹرسٹیوں کے پاس بھیجکر تحریری رائیں منگائیں جائیں اور وہ تحریری رائیں پھر سنڈیکیٹ میں پیش ہوں تب سنڈیکیٹ کو آخری فیصلہ کا اختیار ہے۔

کارروائی نسبت مد سیزدہم وچہاردہم

منظوری اخراجات برائے فرنیچر وغیرہ منٹو سرکل و مصارف برائے خرید سامان فزکس وغیرہ۔

۲۰- ان دونوں مدونکی بابت کاغذ اجلاس میں پیش ہوے اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۴

مندرجہ ذیل رقوم منظور کیجاتی ہیں۔

(الف) مبلغ [illegible] از کالج فنڈ برائے فرنیچر و سامان روشنی وغیرہ ضروریات چاروں نئو ستر کل ہوسٹلز کے۔

(ب) [illegible] برائے خرید سامان فزکس و بیالوجی و کیمسٹری کلاسوں [illegible] خرید [illegible] آلات۔

۲۱ ـ مد بانزدہم معاملہ حد بندی برائے طلبا کالج بجانب قلعہ پیش ہوئی قرار پایا کہ

رزرولیوشن نمبر ۱۵

اب حد بندی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ گورنمنٹ نے مہربانی فرما کر وہاں سے پٹریا کالونی کے اٹھائے جانیکا فیصلہ کر لیا ہے اس بارہ میں گورنمنٹ کی عنایت کا نہایت ادب کے ساتھ دل سے بہت زیادہ شکریہ ادا کیا جائے۔

مد شانزدہم

منظوری تعمیر ٹرسٹیز ہوس بذریعہ ٹھیکہ

۲۲ ـ یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی اُسکی بابت منظوری اور نامنظوری کے ووٹ برابر تھے اور حاضرین معہ پریسیڈنٹ مخالف لہذا نامنظور کی گئی۔

مد ہفدہم

جمع خرچ و انتظام زر مصارف اُن ضروریات کا جو [illegible] زر امانت صرف ہوگیا

۲۳ ـ سترہویں مد کے کاغذات نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹری کالج نے پیش کئے اور اپنی کیفیت پڑھ کر سنائی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ کالج کی تمام [illegible] کالجوں اور خاص خاص مکانوں کی تعمیر وغیرہ کے لئے کالج کو دینی ہیں اُنکی تعداد آخر [illegible]

مارچ ۱۹۱۳ء ۳۴۳ ۰ ۵۳۷۶ روپیہ تھے اسقدر روپیہ کالج میں نقد جمع رہنا چاہیے تھا مگر اس میں سے مبلغ ۳-۱۳-۹۷۵۵۴۳ کالج کی ان ضروریات میں صرف ہوگیا جنکے لیے کوئی خاص فنڈ نہیں تھا اور انکا انتظام ضروری تھا اور اسوقت کالج کے پاس صرف ۰-۷-۵-۸۱۰۱۱ موجود تھے اس خرچ شدہ رقم میں ۸-۰-۰-۸۵۳۱۱ بطور پیشگی و دیگر اخراجات میں صرف ہوگئے تھے وہ اپریل و مئی میں وصول ہوگئے۔ اسوقت اصل رقم جسکا انتظام کرنا ہے وہ دو لاکھ [illegible] ہے منجملہ اسکے [illegible] ایسی رقوم ہیں جنکے واپس لینے کی امید ہے اور جنکی کیفیت سکرٹری صاحب کے نقشہ نمبر ۳ میں درج ہے۔ اور زر امانت میں مبلغ ایک لاکھ [illegible] ایسی رقوم ہیں جو عام مصارف کالج کے لیے دیے گئے ہیں ان میں کسی خاص عمارت یا کام کی تفصیل نہیں وہ بطور جمع خرچ کے اس صرف میں منتقل ہو سکتی ہیں۔ بعد مجرا کرنے کے مبلغ ایک لاکھ [illegible] باقی رہتے ہیں جسکا مہیا کرنا امانتوں کے پورا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ اسکے علاوہ [illegible] رقوم اور ہیں جو اپریل ۱۹۱۳ سے لغایت دسمبر ۱۹۱۳ منظور کی گئی اب کل دو لاکھ [illegible] کی رقم باقی رہتی ہے۔ جسکے لیے انتظام کرنا ضروری ہے

ان تمام رقوم پر جنمیں یہ روپیہ صرف ہوتا ہے بحث ہوتی رہی اور یہ کہا گیا کہ انکی بابت مندرجہ ذیل امور دریافت طلب ہیں۔

(۱) یہ رقوم کس کی منظوری سے خرچ ہوئیں اور کب منظور ہوئیں۔

(۲) اس خرچ کی اطلاع کب سنڈیکیٹ کے سامنے آئی۔

(۳) اس خرچ کی اطلاع کبھی ٹرسٹیز کے سامنے آئی یا نہیں۔

(۴) یہ مصارف قانون کے کس قاعدہ کے موافق کیے گئے۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے نواب محسن الملک مرحوم کی نسبت جسکی بابت [illegible] دینا ہیں فرمایا کہ مرزا نذیر بیگ صاحب نے گاڑی کی قیمت اسلیے چھوڑی تھی

کہ یہ رقم اسی سے ادا کیجائے وہ اسمیں مجرا کردی جاوے اور لعہ ۵ابر اور طرح خواہ بذریعہ چندہ کے جمع کرکے دیدی جائیں۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب نے ان لعہ ۵ابر کا اپنی جیب خاص سے عطا فرمانیکا وعدہ کیا جو شکریہ کیساتھ قبول کیا گیا۔

میر سید حسین صاحب بلگرامی پریسیڈنٹ کچھ دیر کے لیے باہر تشریف لے گیے۔ اور انریبل سید عبدالروف صاحب قائم مقام پریسیڈنٹ ہوئے۔

مرمت کوٹھی مولوی سمیع اللہ خاں صاحب کی بابت للعہ ۵ باقی ہیں اسپر دیر تک بحث ہوئی اگرچہ یہ روپیہ نواب وقار الملک بہادر نے نہایت نیک نیتی سے صرف کیا ہی مگر اب یہ دریافت ہونا چاہیے کہ جو روپیہ اس کوٹھی پر صرف ہوا ہی اُسکو نواب سر بلند جنگ بہادر مولوی حمید اللہ خاں صاحب بھی قبول کرتے ہیں اگر نہیں تو اُنکو تسلیم کرانا چاہیے۔

(میر صاحب واپس آکر کرسی صدارت پر جلوہ فرما ہوئے۔)

بلڈنگ اسٹاک کی رقم کی بابت سکرٹری صاحب تعمیرات نے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی تعمیرات کے لیے ہمکو سامان رکھنا پڑتا ہی اسپر دس فیصدی منافع لیکر ہم ٹھیکہ داران کو دیتے ہیں آنریری سکرٹری صاحب نے حیدرآباد کے اکاونٹنٹ فخرالدین صاحب کی رپورٹ کا وہ حصہ پڑھکر سنایا جو اسٹاک کے متعلق تھا شیخ عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ اسٹاک کو بند کردینا چاہیے اور موجودہ اسٹاک کو احتیاط سے خرچ کیا جاوے۔ قرار پایا کہ:-

رزولیوشن نمبر ۱۴

بلڈنگ اسٹاک کی خریداری آیندہ سے بند کردینی چاہیے خود ٹھیکہ دار سامان مہیا کیا کریں جسکی نگرانی کالج کریگا اور کالج میں صرف مرمت دائمی کام کے لائق اسٹاک رکھنا کافی ہی۔

۲۴- پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ ہمکو چندہ کے لئے نکلنا اور کوشش کرنا چاہیے

اور اس رقم کو جدید چندہ کرکے پوری کرنی چاہئے عرصہ سے کالج کی طرف سے کوئی ڈپوٹیشن نہیں گیا اگر کل رقم نہیں ملیگی تو امید ہی کہ اسکا بڑا جزو ملک کے عام چندہ سے ادا ہو جائیگا بعد گفتگو طویل کے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱

ملک سے چندہ طلب کرنے کے لیے ایک ڈپوٹیشن بھیجا جاوے جسمیں علاوہ ٹرسٹی صاحبان کے گزیجوئیٹ [illegible] آنریری سکرٹری صاحب شریک کیے جائیں اور کوشش کیجاوے کہ جو زرامانت خرچ ہوگیا ہی وہ چندہ سے پورا ہوجاوے۔

۴۵ — مندرجہ ذیل حضرات نے ڈپوٹیشن میں جانا قبول کیا۔

(۱) نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب۔

(۲) مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب

(۳) حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب

(۴) خان بہادر شیخ وحیدالدین صاحب

(۵) عامر مصطفےٰ خاں صاحب

(۶) محمد سرفراز خاں صاحب

(۷) محمد یعقوب صاحب

(۸) شوکت علی صاحب

(۹) خان بہادر قاضی عزیزالدین صاحب۔ برائے راجپوتانہ

۴۶ — بسلسلہ مباحثہ متعلق مصارف صیغہ تعمیرات کے مسٹر محمد علی صاحب نے فرمایا کہ آیندہ کے لیے رجسٹرار صاحب کو ذمہ وار کیا جاوے کہ کوئی بل ادا نہ کیا جاوے جبتک کہ خانہ [illegible] وہ قاعدہ اور دفعہ اور جلسہ کا رزولیوشن درج نہو جس کی رو سے

وہ ادا کیا جاویگا اور مندرجہ ذیل امور کا اطمینان حاصل کر لینا رجسٹرار کو لازم ہوگا۔

(۱) جبتک رجسٹرار حسب قانون ٹرسٹیان باقاعدہ منظوری حاصل کئے جانیکے متعلق اطمینان کرے کسی رقم کو خرچ میں نہ ڈالے۔

(۲) جو جلسہ یا جماعت مصارف کو منظور کرے۔ اُسکے لیے ضروری ہے کہ اُس کی تشریح کردے کہ وہ روپیہ کس مد میں ادا کیا جاویگا۔

(۳) ہر بل کے ساتھ واصلباقی کا اندراج ہونا چاہیئے۔ اور قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۱۸

سنڈیکیٹ ان تینون امور کو پیش نظر رکھکر مناسب فارم بل کے تیار کرے

۲۷— بالآخر ان تمام مباحث کے بعد مدہفتدہم کی بابت مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۹

(الف) مبلغ ما اہے ؎ جو لغرض کسی خاص مقصد کے پڑے ہوئے ہیں اُن کو کالج کے عام حساب یعنی فلوٹنگ کرنٹ میں منتقل کرکے خارج کیا جاوے اور آمدنی کی رقم میں شامل کیا جائے۔

۱- مینجرڈ مرادن اسٹیٹ ما/
۲- سید محمد رضا صاحب ع لعہ
۳- عبد الغنی صاحب ۲ سے

ما اہے ؎

(ب) نمبر ۲ و ۳ و ۴ مدہفتدہم سنڈیکیٹ کے سپرد کیے جائیں کہ وہ اپنا خاص اجلاس

کرکے ان جملہ قدم کی نسبت مناسب تجویزات فیصلہ کے لئے ٹرسٹیوں کے اجلاس میں پیش کرے۔

کارروائی نسبت مدنوزدہم

رزولیوشن پیش کردہ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

۲۸- آنریری سکرٹری صاحب نے یہ مد اجلاس میں پیش کی پریذیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ دفعہ ۸/۵ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سنڈیکیٹ کا کوئی فیصلہ بدون منظوری ٹرسٹیان قابل عملدرآمد نہو گا بلکہ اُسکا اپیل وغیرہ ہوسکیگا صاحبزادہ صاحب نے دفعہ پڑھکر سنائی اور فرمایا کہ دفعہ کے الفاظ اس مطلب کو صاف طور پر ظاہر نہیں فرماتی اُس کی رو سے ہر تجویز منظوری ٹرسٹیان کی آرا کی مطیع ہوگی یعنی کوئی کام بدون منظوری ٹرسٹیان کے نہیں ہوسکتا نیز گذشتہ اجلاس میں سکرٹری صاحب نے فرمایا تھا کہ اُنکو کچھ دقتیں پیش آئی ہیں اسلیے ایسی اسکیم بنا کر پیش کرنا چاہیئے جسمیں وہ ان مشکلات کو باآسانی رفع کرسکیں۔ بعد بحث کے قرار پایا کہ:-

رزولیوشن نمبر ۲۰

اسوقت اس مسئلہ اور رزولیوشن کی بابت یہ جلسہ ملتوی کیا جاوے اور آئندہ بجٹ میٹنگ کے وقت اس جلسہ کا ملتویہ جلسہ کرکے اس میں یہ اسکیم معہ ترمیمات نواب صاحب کے پیش ہوکر فیصل کیجاوے اور اُسی ملتویہ جلسہ میں وہ قانونی ترمیمات باقاعدہ طے ہوسکینگی

مد بستم

رزولیوشن پیش کردہ حاجی محمد صالح خاں صاحب (رزولیوشن ۱)

۲۹- یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی حاجی محمد صالح خاں صاحب نے اول رزولیوشن

کا فقرہ دوم یعنی "بحالت خلاف ورزی اپنے عہدہ سے علٰحدہ خیال کیے جائیں" کو واپس لیا اور
بقیہ کی نسبت رزولیوشن ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۱

عہدہ داران کالج و اسکول کا فرض ہے کہ قانون ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ جو اسوقت نافذ
ہو چکے ہیں یا آیندہ نافذ ہوں اُنکی پوری پابندی کریں۔

۳۰۔ حاجی صاحب نے اپنے پیش کردہ رزولیوشن میں مندرجہ ذیل رزولیوشنوں کو بعض
کو قبل از بحث اور بعض کو بعد از بحث واپس لیا رزولیوشن۔ ۲/۱۸ و ۴/۱۸ و ۳/۱۸ و ۶/۱۸ و ۸/۱۸
و ۱۱/۱۸ و ۱۲/۱۸ و ۱۵/۱۸ اور معلوم ہوا کہ ۹ و ۱۰/۱۸ کی مطابق ترمیم قانون میں موجود ہے لہذا اُنکی
بھی ضرورت نہ رہی۔

اور ہدایات نمبر ۱۳ و ۱۴ درباره ترمیم دفعات ۸/۳۱ و ۷/۳۳ کی بابت قرار پایا کہ اجلاس
ملتوی میں پیش ہوں۔

۳۱۔ اور نمبر ۵ بابت تبدیل اوقات تعطیل کلاں اجلاس میں پیش ہوئی اور بہت
عرصہ تک امور ذیل پر بحث ہوتی رہی۔

(۱) ڈرینج کا معاملہ اول طے ہو جائے جب یہ تبدیلی عمل میں آئے۔

(۲) اس زمانہ میں یورپین پروفیسر چھٹی لیکر ولایت جاتے ہیں تو ہمکو کوئی دقت پیش
نہیں آتی کیونکہ طلبا کی تعداد اس زمانہ میں کم ہوتی ہے۔

(۳) اس زمانہ میں تعطیل ہونیکے جو اسباب ہوئے وہ اب باقی ہیں یا نہیں۔

(۴) آیا یہ ٹھیک ہے کہ اس زمانہ میں تعطیل ہونے سے کالج کی تعلیم کا خصوصاً
فرسٹ ایر۔ تھرڈ ایر۔ و طلبا سے فعل شدہ امتحان ہائے انٹرنس ایف اے و
بی اے وغیرہ کا کچھ حرج ہوتا ہے یا نہیں۔

(۵) گرمی کے موسم میں مڈل سکول کے طلبا کو عین دوپہر میں جو جانے میں تکلیف ہوگی اُسکا اُس آرام سے موازنہ جو اس زمانہ کی تعطیل سے ہوگا۔ بالآخر بعد طویل گفتگو کے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۲

۱۹۱۵ء سے تعطیل کلاں کا وقت تبدیل کرکے دوسرے کالجوں کی طرح بعد امتحانات یونیورسٹی کے کردیا جاوے۔

۳۲ ۔ نمبر ۶ متعلق تیاری بجٹ کالج کے پیش ہوکر قرار پایا کہ ۱۹۱۵ء سے بجٹ اپریل کے شروع میں منظوری ٹرسٹیان کالج کے لیے پیش ہوجایا کرے اور اُس میں دسمبر تک کے حقیقی اخراجات اور تین ماہ کے تخمینی اخراجات درج ہوں۔

۳۳ ۔ نمبر ۱۲ ۔ موقوفی پراکسی سسٹم اجلاس میں پیش ہوئی اور بعد غور اور بحث کی ۸ ووٹ حاضرین معہ ۶ پراکسی و تین ووٹ تحریری کے موافق اور ۱۴ حاضرین معہ کثیر پراکسیوں کے اور دو ووٹوں کے مخالف تھے۔ لہذا یہ مد نامنظور کی گئی۔

۳۴ ۔ نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب نے اپنا اپیل متعلق ممبری بورڈنگ ہوس کے فی الحال واپس لیلیا اور آئندہ اپیل پیش کرنیکا حق محفوظ رکھا۔

۳۵ ۔ اور جلسہ تا بجٹ میٹنگ بعد ادائے شکریہ صدر انجمن صاحب کے ملتوی ہوا۔

~~۱۔۸۶~~

(؛)

۱۵۳۲

۱

ضمیمہ نمبر (۱)

فہرست ٹرسٹیان جو آخر جنوری ۱۹۱۳ء پر تھے

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۱	۲۸ دسمبر ۱۸۹۸ء	خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد خاں صاحب	کڑا ضلع الہ آباد
۲	"	نواب وقار الدولہ وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب انتصار جنگ بہادر	امروہہ ضلع مراد آباد
۳	"	آنریبل ممتاز الدولہ نواب سر محمد فیاض علیخاں صاحب بہادر سی ایس آئی، کے سی آئی ای، کے سی وی او	پہاسو ضلع بلند شہر
۴	"	سید محمد میر صاحب وکیل	میرٹھ
۵	"	خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب رئیس	بھیکم پور علی گڈہ
۶	"	آنریبل نواب مولوی عبد المجید صاحب بیرسٹر ایٹ لا سی آئی ای	الہ آباد
۷	"	سید محمد علی اسکوائر سی ایس ڈسٹرکٹ جج	مراد آباد
۸	"	شمس العلماء مولوی سید امجد علی صاحب ایم اے	بانکی پور پٹنہ
۹	"	نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی علی یار خاں بہادر مؤتمن جنگ	حیدر آباد
۱۰	۲۵ جنوری ۱۸۹۹ء	میر عاشق علی صاحب رئیس	جلالی علی گڈہ

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۱۱	۲۵ جنوری ۱۸۹۱ء	مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل وکیل	لکھنؤ
۱۲	۲۸ دسمبر ۱۸۹۱ء	حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس	دتاولی۔ علی گڈھ
۱۳	۲۰ دسمبر ۱۸۹۲ء	مولوی حشمت اللہ اسکوائر سی ایس جائنٹ مجسٹریٹ	فرخ آباد
۱۴	"	شمس العلماء مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی	پانی پت کرنال
۱۵	یکم جنوری ۱۸۹۶ء	آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	علی گڈھ
۱۶	"	مولوی علاء الحسن صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر	کانپور
۱۷	"	آنریبل جسٹس خان بہادر مولوی محمد شاہ دین صاحب بیرسٹر ایٹ لا جج چیف کورٹ	لاہور
۱۸	"	خواجہ سجاد حسین صاحب بی اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس انبالہ ڈویژن	دہلی
۱۹	"	خان بہادر مولوی سید اشرف الدین احمد صاحب متولی امام باڑہ معظمہ محسنیہ	ہوگلی
۲۰	۱۵ جنوری ۱۸۹۷ء	صاحبزادہ سلطان احمد خاں اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا جوڈیشل ممبر ریاست	گوالیار
۲۱	"	آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس	امرت سر
۲۲	"	نواب زادہ نصر اللہ خاں اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	چوپاٹی بمبئی
۲۳	"	سید زین الدین صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر	علی گڈھ
۲۴	"	محمد اسلم حیات خاں صاحب ایڈیشنل جج	گوجرانوالہ
۲۵	"	میجر سید حسن صاحب بلگرامی	علی گڈھ

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۲۶	۱۵ جنوری ۱۸۹۷ء	منشی نیاز محمد خاں صاحب بی اے پلیڈر	جالندھر
۲۷	"	مولوی نذیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج	جموں کشمیر
۲۸	"	آنریبل جسٹس محمد رفیق صاحب جج ہائی کورٹ	الہ آباد
۲۹	"	مولوی محمد بدر الحسن صاحب بی اے منصف	لکھنؤ
۳۰	"	مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس	بھیکم پور
۳۱	"	آنریبل نواب فتح علیخاں بہادر قزلباش سی آئی ای رئیس	لاہور
۳۲	"	نواب مرزا سعید الدین احمد خاں بہادر رئیس	دہلی
۳۳	"	نواب محمد اسحق خاں صاحب بہادر سی ایس آنریری سکرٹری مدرستہ العلوم	علی گڈہ
۳۴	۳۰ جنوری ۱۸۹۸ء	سید احمد علی صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر	اُجیّن
۳۵	"	سید محمد ہاشم صاحب بلگرامی بی اے، بیرسٹر ایٹ لا جج	حیدرآباد
۳۶	"	سید محمد باقر صاحب رضوی	مراد آباد
۳۷	"	نواب عبد السلام خاں بہادر ریٹائرڈ سب جج	رام پور
۳۸	۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء	مرزا کاظم حسین اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	لندن
۳۹	۳۰ جنوری ۱۹۰۰ء	نواب حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس	دہلی
۴۰	"	خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب ممبر کونسل	دھول پور
۴۱	۳۰ جنوری ۱۹۰۱ء	خان بہادر مولوی احمد علیخان صاحب ریونیو ممبر	جے پور
۴۲	۳۱ جنوری ۱۹۰۴ء	شیخ عبد القادر اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	لائل پور

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	مقام
۴۳	۳۱ جنوری ۱۹۰۴ء	شیخ عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	علی گڈھ
۴۴	"	آنریبل سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب کے سی ایس آئی جہانگیر آباد	بارہ بنکی
۴۵	۲۸ جنوری ۱۹۰۶ء	آنریبل سر راجہ محمد علی محمد خاں صاحب کے سی آئی ای محمود آباد	سیتا پور
۴۶	"	خان بہادر کرنل عبدالمجید خاں صاحب	پٹیالہ
۴۷	"	سید مہدی حسن اسکوائر ڈپٹی کمشنر	جبل پور ممالک متوسط
۴۸	"	نصیر الممالک خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب	کلکتہ
۴۹	"	مسٹر غلام محمد منشی اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	راجکوٹ کاٹھیاواڑ
۵۰	یکم فروری ۱۹۰۸ء	آنریبل نواب بہادر سر محمد سلیم اللہ خاں صاحب کے سی ایس آئی، جی سی آئی ای،	ڈھاکہ
۵۱	"	خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب رئیس	میرٹھ
۵۲	۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء	مولوی حاجی عبداللہ جان صاحب وکیل	سہارن پور
۵۳	"	مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب آئی سی ایس	فتحپور
۵۴	"	آنریبل خان بہادر میاں مولوی محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لا	لاہور
۵۵	"	مولانا سید طفیل احمد صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار	منگلور
۵۶	"	سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا	لکھنؤ
۵۷	"	خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجینئر ریاست	بھوپال
۵۸	۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء	نواب عبدالصمد خاں صاحب رئیس چھتاری	بلند شہر

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۵۹	۳۱ جولائی ۱۹۰۹ء	خلیفہ سید حامد حسین صاحب بی اے دیوان	پٹیالہ
۶۰	"	آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای مدار المہام	بہاول پور
۶۱	"	آنریبل خان بہادر نواب سید نواب علی صاحب چودہری	ڈہاکہ
۶۲	"	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب اکونٹنٹ جنرل	حیدرآباد
۶۳	"	آنریبل سید محمد عبد الرؤف صاحب بیرسٹر ایٹ لا	الہ آباد
۶۴	"	مولوی رزاق بخش صاحب قادری بیرسٹر ایٹ لا	علی گڑھ
۶۵	"	آنریبل خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس	امرتسر
۶۶	"	محمد یعقوب حسن صاحب کارومنڈل کے، جی، الف	مدراس
۶۷	"	نواب نصیر حسین صاحب خیال	پٹنہ
۶۸	"	خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب سرگروہ فرقہ مہدویہ	ناگپور
۶۹	"	آنریبل جسٹس سید محمد شرف الدین صاحب جج ہائی کورٹ	کلکتہ
۷۰	"	نواب سید علی حسن خاں صاحب صفی الدولہ حسام الملک لال باغ	لکھنؤ
۷۱	۲۵ جنوری ۱۹۱۰ء	کنور محمد اکرام علیخاں صاحب رئیس پہاسو	بلند شہر
۷۲	"	سیٹھ عبد الکریم عبد الشکور جمال صاحب ملک التجار	رنگون
۷۳	۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء	مولوی حبیب اللہ خاں صاحب خاں صاحب مدار المہام ریاست کدھورہ	بندیلکھنڈ

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۷۴	مارچ سنہ ۱۹۱۱ء	مسٹر محمد علی صاحب (آکسن) اڈیٹر کامریڈ و پریزیڈنٹ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن تا مارچ سنہ ۱۹۱۵ء	دہلی
۷۵	"	محمد زماں مہدی خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اونا ضلع ہوشیارپور	ہوشیارپور
۷۶	جنوری سنہ ۱۹۱۱ء	محمد سرفراز خاں صاحب جائنٹ سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن	علی گڈھ
۷۷	"	صاحبزادہ حافظ کرنل محمد عبید اللہ خاں صاحب	بھوپال
۷۸	"	آنریبل مسٹر فضل بھائی کریم بھائی صاحب	بمبئی
۷۹	"	کنور حافظ احمد سعید خاں صاحب رئیس چھتاری ضلع	بلندشہر
۸۰	"	عامر مصطفٰے خاں صاحب رئیس بوڑہ گاؤں ضلع	علی گڈھ
۸۱	"	آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ صاحب نائٹ سی، آئی، ای،	بمبئی
۸۲	"	آنریبل جسٹس مولوی سید حسن امام صاحب	کلکتہ
۸۳	"	نواب سر بلند جنگ مولوی محمد حمید اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔	الہ آباد
۸۴	مارچ سنہ ۱۹۱۱ء	مولوی مصباح العثمان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تا مارچ سنہ ۱۹۱۲ء	جبل پور
۸۵	جنوری سنہ ۱۹۱۲ء	نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی کنٹر کٹو کولار گولڈ فیلڈ	مدراس
۸۶	"	خان بہادر مولوی اسرار حسن خاں صاحب نصیر المہام ریاست	بھوپال

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۸۷	جنوری ۱۹۱۲ء	آنریبل لفٹننٹ کرنل ملک مبارز خاں صاحب ٹوانہ رئیس	شاہ پور
۸۸	〃	عبدالمجید خواجہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا	علی گڈھ
۸۹	〃	قاسم علی جیراج بھائی پیربھائی صاحب جے پی	پونہ
۹۰	〃	حاجی محمد صالح خاں صاحب رئیس بھیکم پور	علی گڈھ
۹۱	〃	ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر ایٹ لا	لاہور
۹۲	جنوری ۱۹۱۳ء	سید راس مسعود صاحب بیرسٹر ایٹ لا	بانکی پور پٹنہ
۹۳	〃	ابن احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا	الہ آباد
۹۴	〃	مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر ریاست	خیرپور سندھ
۹۵	〃	مولوی سراج احمد صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	درگ
۹۶	〃	آنریبل جسٹس مولوی عبدالرحیم صاحب جج ہائی کورٹ	مدراس
۹۷	〃	سید وزیر حسن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	لکھنؤ
۹۸	〃	شوکت علی صاحب بی اے سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن	علی گڈھ
۹۹	〃	محمد یعقوب صاحب وکیل	مراد آباد
۱۰۰	〃	میاں محمد احسان الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا	جالندھر
۱۰۱	〃	مولوی محمد فائق صاحب وکیل	فیض آباد

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۱۰۲	جنوری سنہ ۱۹۱۴ء	سید سجاد حیدر صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ	ویرہ دون
۱۰۳	۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء	انریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال	کلکتہ
۱۰۴	"	ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری	دہلی
۱۰۵	"	مسٹر محمد علی صاحب جناح بیرسٹرایٹ لا	بمبئی
۱۰۶	"	مسٹر مظہرالحق صاحب بیرسٹرایٹ لا	بانکی پور پٹنہ
۱۰۷	"	مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار	لاہور

ضمیمہ نمبر (۲)

متعلق قاعدہ ۳۸ و ۳۹ قواعد و قوانین مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈھ

فہرست وزیٹران جو ۳۱ جنوری ۱۹۱۴ء پر تھے

۱- آنریبل سر جارلس کراسٹویٹ کے، سی، ایس، آئی - سی، آئی، ای -

۲- ہز ہائنس نواب میجر سر حامد علیخاں بہادر والی رام پور -

۳- ہز ہائنس سر سلطان محمد شاہ آغا خاں جی، سی، ایس آئی، جی، سی، آئی، ای -

۴- آنریبل سر تھیوڈور مارین کے سی آئی، ای،

۵- رائٹ آنریبل جسٹس سید امیر علی صاحب سی آئی، ای،

۶- راجہ رایان راجہ سر کشن پرشاد مہاراجہ بہادر یمین السلطنت کے، سی، آئی، ای جی، سی، آئی، ای، -

۷- علیا حضرت ہر ہائنس سرکار عالیہ نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ تاج الہند - جی، سی، آئی، ای - جی، سی، ایس، آئی - فرمانروائے ریاست بھوپال

اکس افیشیو وزیٹر

۱- صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

ضمیمہ نمبر (۳)

اسمائے ممبران سنڈیکیٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈہ

۱۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔

۲ مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس حبیب گنج ضلع علی گڈہ۔

۳ شیخ عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل علیگڈہ۔

۴ مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل لکھنؤ۔

۵ حاجی محمد موسیٰ خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈہ۔

۶ نواب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب۔ دہلی

۷ مولوی سید طفیل احمد صاحب سب رجسٹرار تنگلور ضلع سہارنپور۔

۸ مسٹر احسان الحق صاحب۔

۹ محمد سرفراز خان صاحب قائم مقام سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن علی گڈہ۔

۱۰ محمد مصطفیٰ خان صاحب رئیس لوڑہ گاؤں علی گڈہ۔

۱۱ آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خان بہادر۔ کے، سی، آئی، ای، سی، ایس، آئی۔ کے، سی، وی، او۔ پریزیڈنٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈہ

۱۲ خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب جائنٹ سکرٹری مدرسۃ العلوم

۱۳ نواب حاجی محمد اسحٰق خان صاحب آنریری سکرٹری

۱۴ مسٹر ضیاء الدین بخش صاحب قادری بیرسٹر ایٹ لا۔ فروری ۱۹۱۲ء لغایت جنوری ۱۹۱۳ء

۱۵ آنریبل جسٹس حسین امام صاحب کلکتہ
یکم نومبر ۱۹۱۱ء لغایت اکتوبر ۱۹۱۲ء

۱۶ آنریبل نواب فتح علیخاں صاحب قزلباش سی آئی ای، لاہور
یکم نومبر ۱۹۱۱ء لغایت اکتوبر ۱۹۱۲ء

۱۷ نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب انتصار جنگ بہادر رئیس امروہہ
ضلع مراد آباد۔

از دسمبر ۱۹۱۱ء لغایت جنوری ۱۹۱۲ء

۱۸ حاجی محمد صالح خاں صاحب رئیس بھیکم پور ضلع علی گڈھ

۱۹ خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجنیر ریاست بھوپال

۲۰ مسٹر عبد المجید خواجہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا علی گڈھ

۲۱ میجر سید حسن صاحب بلگرامی علی گڈھ
اگست ۱۹۱۳ء لغایت جولائی ۱۹۱۶ء

ضمیمہ نمبر (۵)

فہرست ممبران فنانس کمیٹی مدرسۃ العلوم علی گڈھ

حسب قاعدہ دفعہ ۱۹ قوانین و قواعد ٹرسٹیان

[illegible]	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	تاریخ انقضائے میعاد
۱	یکم اگست سنہ ۱۹۱۱ء	خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب	آخر جون سنہ ۱۹۱۶ء
۲		نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب آنریری سکریٹری ٹرسٹیان	(اکس افیشیو ممبر)
۳	اگست سنہ ۱۹۱۳ء	آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب	۳۰ جون سنہ ۱۹۱۶ء
۴	اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	مسٹر جے ایچ ٹول صاحب پرنسپل	(اکس افیشیو ممبر)
۵	فروری سنہ ۱۹۱۳ء	ممتاز الدولہ نواب سر محمد فیاض علی خاں صاحب بالقابہ پریسیڈنٹ ٹرسٹیان	جنوری سنہ ۱۹۱۵ء
۶	یکم فروری سنہ ۱۹۱۳ء	شیخ عبد اللہ صاحب بی اے (انتخاب مکرر)	آخر جنوری سنہ ۱۹۱۵ء
۷	"	مسٹر ایس او پرولس صاحب جدید ہیڈ ماسٹر	"

کاغذ نمبر ۱

نوٹس .

بموجب دفعہ ۳۲ باب دوم حصہ اول قواعد و قوانین ٹرسٹیان کالج

ٹرسٹیوں کی سالانہ میٹنگ کا اجلاس بتاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۳ع روز شنبہ وقت ۱۱ بجے دن کے دفتر آنریری سکرٹری صاحب کالج میں منعقد ہوگا — درخواست ہی کہ ٹرسٹی صاحبان دو ہفتہ کے اندر حسب دفعہ ۳۲ ضمن (۸) کاغذنمبر ۳ پر اپنی راے تحریر فرماکر بجنسہ اُس کاغذ کو واپس فرمادیں ، تاکہ اس دفتر میں تاریخ اجلاس سے بیس روز پیشتر پہونچ جائے ؛ ورنہ ووٹ خارج از میعاد ہوجائے گا اور شمار میں نہ آسکے گا ॰

خاکسار محمد اسحاق خاں

آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم

مورخہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ع

کاغذ نمبر ۳

اجلاس سالانہ میٹنگ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم بموجب قاعدہ ۲۰ و ۲۴ قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈہ بتاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع یوم شنبہ وقت ۱۱ بجے دن دفتر آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم میں منعقد ہوگا *

ایجنڈا (کیفیت) مد اول

انتخاب ٹرسٹیان

۱	مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا
۲	آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال
۳	مسٹر سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ
۴	مسٹر سلطان احمد صاحب بیرسٹر کلکتہ
۵	مسٹر محمد علی جناح صاحب بیرسٹر بمبئی
۶	ڈاکٹر مختار احمد انصاری صاحب
۷	سید مصطفیٰ حسین رضوی صاحب (اولق بواسہ)
۸	ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب لکھنؤ
۹	مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا
۱۰	مولوی نورالحسن خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر
۱۱	مسٹر تصدق احمد خاں صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لا
۱۲	مولوی محمد فائق صاحب وکیل فیض آباد
۱۳	آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر بمبئی
۱۴	مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار
۱۵	خان بہادر عبدالحمید خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر الہ آباد *

مد دوم

استعفا آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر بالقابہ والی لوہارو از ٹرسٹی شپ کالج *

مد سوم

مکرر انتخاب صاحب پریسیڈنٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ یعنی آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خاں صاحب بہادر — کے ۔ سی ۔ وی ۔ او ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ جن کی میعاد آخر جنوری سنہ ۱۹۱۴ع کو ختم ہوگی *

امر چہارم

اجازت فراہمی روپیہ برائے تعمیر و سامان اسکول و بورڈنگ ہاؤس
آں مدرسہ قرض و ڈبینچر سسٹم کے بہ سفارش سنڈیکیٹ *

امر پنجم

انتخاب ۴۰ ممبران مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا موجودہ
ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ میں سے *

امر ششم

کمیٹی تحقیقات شکایات مندرجہ شیعہ پمفلٹ کے لئے ایک
ممبر کا انتخاب بجائے میر عاشق علی صاحب کے جنہوں نے اُس کی
ممبری سے استعفا دیدیا ہے اور فیصلہ مسئلہ کورم وغیرہ *

امر ہفتم

منظوری ۱۵۰۰ روپیہ برائے ضروریات سائنس اسکول واسطے جماعت
اسکول لیونگ سارٹیفکٹ بہ سفارش سنڈیکیٹ *

امر ہشتم

منظوری دو ہزار روپے برائے اخراجات مرمت بوجہ اُس نقصان
کے جو طوفان باد سے عمارات وغیرہ کو ہوا بہ سفارش سنڈیکیٹ *

امر نہم

منظوری تقرری یورپین پروفیسران جدید بہ سفارش سنڈیکیٹ

(الف) مسٹر آر ۔ این ۔ منی صاحب *
(ب) مسٹر اے ۔ ٹی ۔ کوچ صاحب *
(ج) مسٹر جی ۔ ڈبلیو ۔ فرگوسن صاحب *

امر دہم

(الف) منظوری مستقلی و ترقی ایس : آر : پرویس صاحب
سابق ہیڈ ماسٹر حساب پچاس روپیہ ماہوار از یوم
واپسی بکار پروفیسری کالج *

(ب) منظوری ترقی پچاس روپیہ ماہوار در تنخواہ مولوی سید علی نقی صاحب لا پروفیسر از یکم نومبر سنہ ۱۹۱۳ع بموجب سفارش سنڈیکیٹ کے *

مد یازدہم

منظوری ۱۲۳۰ روپے برائے مرمت ماریسن ورڈ و سڑک متصل فیض گیٹ و ظہور گیٹ بہ سفارش سنڈیکیٹ *

مد دوازدہم

منظوری چٹھی بنک آف بنگال کہ پرامیسری نوٹوں کے متعلق ایک رزولیوشن کی ضرورت ہے جس سے آنریری سکرٹری صاحب اِن نوٹوں کو منتقل یا تبدیل کرسکیں بہ سفارش سنڈیکیٹ *

مد سیزدہم

منظوری ۲۵۰۰ روپے برائے فرنیچر لیمپ و برتن وغیرہ برائے ڈائننگ ہال ہر چہار منتو سرکل ہوسٹلز جدید بہ سفارش سنڈیکیٹ *

مد چہاردہم

منظوری ۵۷۰۰روپیہ برائے خریدسامان فزکس و کیمسٹری و بیالوجی حسب معمول بہ سفارش سنڈیکیٹ *

مد پانزدہم

حدبندی برائے طلباے کالج و اسکول بہ جانب قلعہ جس میں مہاجرین کی نو آبادی قائم ہے *

مد شانزدہم

تعمیر ٹرسٹیز ہاوس کے لئے ڈبینچر سسٹم کے ذریعہ سے قرض لینے کی منظوری *

مد ہفتدہم

(۱) مبلغ تین سو روپیہ کے قریب کی جو تین امانتیں بغیر کسی خاص مقصد کے بینک میں ہیں اور جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴ کیفیت

نسبت مقدمہ کاغذ (نمبر ۳) بیان ہی اُس کو کالج کے عام حساب یعنی فلوٹنگ اکاونٹ میں شامل کردیا جاے *

(۲) مبلغ ایک لاکھہ سوا گیارہ ہزار کے قریب کی جوہ رقم جس کی تفصیل ابتدائی فقرہ نمبر ۹ کیفیت نسبت مقدمہ (کاغذ نمبر ۳) میں ہی امانتون کے پورا کرنے کے لئے حسب تجویز آنریری سکرٹری صاحب کالج منتقل کردیجاے *

(۳) امانتوں کی بقیہ رقم پورا کرنے کے لئے جو مبلغ دو لاکھہ روپیہ کے قریب اور ضرورت ہی وہ سر سید میموریل فنڈ اور کالج کے رزرو فنڈ اور ضرورت ہو تو یونیورسٹی کی آمدنی سے یا اور جس طرح ممکن ہو قرض لینے کا انتظام کیا جائے *

(۴) اخراجات تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز بہادر و ہز مجسٹی امیر صاحب کابل اور مرمت کوٹھی مولوی سمیع اللہ خاں صاحب مرحوم (موسوم بہ بھوپال ہوس) و عطیہ جناب نواب بہادر صاحب ڈھاکہ و تعمیر مقبرہ نواب محسن الملک مرحوم اور دیگر مدات مندرجہ نقشہ نمبر ۱ و ۳ کا تصفیہ جس طور سے آنریری سکرٹری صاحب کالج نے جابجا اپنی کیفیت میں نوٹ کردیا ہی منظور کیا جائے *

مد هیژدهم

منظوری رزولوشن ہائے مجوزہ حاجی محمد صالح خاں صاحب جن کا خلاصہ حسب ذیل ہی *

(۱) عہدہ داراں کالج و اسکول پر پابندی قانون ٹرسٹیان لازمی ہوگی بصورت خلاف اپنے عہدہ سے علحدہ خیال کئے جاوینگے *

(۲) آنریری سکرٹری و جوائنٹ سکرٹری کا فرض ہوگا کہ جب کسی عہدہ دار کو خلاف ورزی کا مرتکب پائیں تو سنڈیکیٹ میں پیش کریں - سنڈیکیٹ بصورت ثبوت اُس کو معطل کرنے کا مجاز ہو اور اس کے بعد کے سب سے پہلے اجلاس ٹرسٹیان میں یہہ معاملہ آخری فیصلہ کے لئے پیش کیا جاوے *

(۳) جس عہدہ دار کی شکایت کی گئی ہو اور جسے سنڈیکیٹ نے معطل کیا ہو ٹرسٹیز کے سامنے اُسے اپیل کا حق ہوگا *

(۴) رزولیوشن ہائے نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا اثر آنریری سکرٹری جائنٹ سکرٹری و ٹرسٹیز پر بھی عاید ہوگا *

(۵) تعطیل کلاں مثل گورنمنٹ کالجوں کے بعد امتحان سالانہ کے ہوا کرے *

(۶) میں تحریک کرتا ہوں کہ بجٹ میٹنگ کا اجلاس لازمی ماہ اپریل میں ہونا چاہیئے *

(۷) جو تحریکیں سالانہ اجلاس یا بجٹ میٹنگ یا کسی اور میٹنگ میں پیش کرنی ہوں وہ اجنڈا کے ساتھ روانہ کی جائینگی اُس کے بعد جو تحریریں آئیں وہ اجلاس میں پیش نہ ہوسکینگی نہ اُن پر بحث ہوسکیگی *

(۸) اگر آنریری سکرٹری ذاتی ضرورت یا اغراض کالج کے لیئے ہیڈ کوارٹر سے باہر جائیں تو اُن کی واپسی تک پورا چارج جائنٹ سکرٹری صاحب کے پاس رہے گا *

(۹) دفعہ ۱۲۹ قانون ٹرسٹیان کے حرف (الف) و (ب) میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ ہونا چاہیئے *

(۱۰) دفعہ ۱۲۸ میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ پڑھنا چاہیئے — اور یہہ حق سنڈیکیٹ کو اِس وقت بھی حاصل ہے *

(۱۱) سکرٹری کا فرض ہوگا کہ بموجب قاعدہ ۱۳۲ حرف (د) جس قدر جگہیں ٹرسٹیوں کی خالی ہوں اور جس قدر امیدواران ٹرسٹی شپ کے نام اُس وقت تک آئے ہوں اُن کی فہرست ٹرسٹیوں کے پاس بھیجدیں اور نیز تاریخ اجرائے اجنڈا سے اطلاع دیں اور ٹرسٹیوں کا فرض ہوگا کہ اجرائے اجنڈا کی تاریخ سے ۱۵ یوم قبل اپنی تحریکات دفتر میں بھیجدیں *

(۱۲) بموجب دفعہ ۷۹ قانون ٹرسٹیان کے کمیٹی ڈائرکٹران تعلیم السنہ مشرقیہ قایم ہونا چاہیئے *

(۱۳) ترمیم دفعہ $\frac{۷۸}{۴}$ — کسی پروفیسر کی جگہ خالی ہو تو آنریری سکرٹری بعد مشورہ پرنسپل و ایجوکیشن ممبر جس امیدوار کو چاہے سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرے — سنڈیکیٹ کے اتفاق رائے کے بعد آخری منظوری کے لئے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کرے *

(۱۴) ترمیم دفعہ $\frac{۷۸}{۳}$ — اگر وہ شخص جو اس طرح نامزد کیا گیا ہو ہندوستان میں موجود نہ ہو اور اُس کا جلد آنا ضرور ہو خواہ پرنسپلی کے لئے نامزد کیا گیا ہو یا پروفیسری کے لئے ایسی حالت میں سنڈیکیٹ کی نامزدگی ایسی خیال کی جائیگی کہ ٹرسٹیوں نے اُس کا تقرر منظور کرلیا *

(۱۵) ٹیچنگ اسٹاف کے الاونس بہ زمانہ رخصت وقایم مقامی وغیرہ کے وہی قواعد نافذ ہوں جو گورنمنٹ میں رایج ہیں *

(۱۶) پرا کسی سسٹم خارج کیا جائے *

مد نوز دہم

منظوری رزولیوشن پیش کردہ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :—

دفعہ $\frac{۷۸}{۵}$ سنڈیکیٹ کی تصریح ایسے کی جاے کہ جو امور سنڈیکیٹ کے قطعی فیصلہ کردینے کے ہوں وہ بیان کردئے جائیں اور جو ٹرسٹیوں کی منظوری کے ہوں وہ الگ اور اُس کی فہرست تیار کرنے اور غور کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کو ملتوی کرکے بجٹ میٹنگ کو بطور اجلاس ملتویہ کے کردیا جائے اور اُس میں یہہ ترمیم پاس کی جائے *

خاکسار

محمد اسحاق خاں

آنریری سکرٹری

انسٹیٹیوٹ پریس، علی گڈھ

کاغذ نمبر ۳

یادداشت جناب آنریری سکرٹری صاحب ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ بابت
مدات کارروائی اجلاس سالانہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۴ء

کیفیت نسبت مد اول — انتخاب ٹرسٹیان

اس سال پانچ ٹرسٹی صاحبان جدید کا انتخاب درپیش ہے اسکے لئے جن حضرات کے اسماے گرامی پیش کیئے گئے ہیں اور اُن کی بابت جسقدر تحریرات موصول ہوئی وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ان تحریرات سے اُن کے وجوہ انتخاب معلوم ہوسکتے ہیں۔ امید ہے کہ تمام ٹرسٹی صاحبان منجملہ ان امیدواروںکے صرف پانچ حضرات کے لئے ووٹ ارسال فرمائیں گے۔ اور یہ خیال رکھینگے کہ پانچ سے زیادہ کے نام پر ووٹ نہ ہو جو صاحب زیادہ امیدواروں کے نام پر منظوری تحریر فرمائینگے اُن کا ووٹ حسب قاعدہ کیکے حق میں شمار نہ ہوگا۔

متعلق نمبر (۱) مد اول — انتخاب روئداد اجلاس سالانہ ٹرسٹیان

منعقدہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء

۱۳۱- نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خانصاحب کی تحریک اور نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب و نواب وقار الملک بہادر و صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب میجر سید حسین صاحب بلگرامی و شیخ عبداللہ صاحب و مسٹر رزاق حسین

صاحب قادری و حاجی محمد موسیٰ خانصاحب و کنور احمد سعید خانصاحب
کی تائید سے قرار پایا کہ ۔
"آئندہ سال کے لئے مسٹر مظہر الحق صاحب کا نام سب سے اول ٹرسٹی
شپ کے لئے پیش کیا جاوے ۔"

متعلق نمبر (۱) و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ مد اول

بخدمت آنریری سکرٹری صاحب ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڑھ
جناب والا ۔ تسلیم ۔ ہم حضرات ذیل کا نام آیندہ انتخاب ٹرسٹیان کے لئے
پیش کرتے ہیں ۔ یہ حضرات مسلمانوں کی تعلیم قومی سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں
اور اس سلسلہ میں ہمیشہ قومی خدمت کرتے رہے ہیں ۔ امید ہے کہ ٹرسٹیان
کالج ان حضرات کو ٹرسٹی منتخب فرما کر انکی خدمات کا شکریہ ادا کرینگے اور انکی
خدمات سے آیندہ زیادہ فائدہ لینگے ۔ آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب
مسٹر مظہر الحق ۔ مسٹر سید ظہور احمد صاحب وکیل (لکھنؤ) مسٹر سلطان احمد
صاحب بیرسٹر ایٹ لا کلکتہ ۔ مسٹر محمد علی صاحب جناح بیرسٹر بمبئی

نیاز مند ۔ محمد علی ۲۶ جنوری ۱۹۱۳ء

میں بخوشی اس تحریک کی تائید کرتا ہوں
عاشر مصطفےٰ ۔ مصباح النعمان ۔ سید عبدالروف

آفتاب احمد ۔ ایم آر بی ۔ قادری

مسٹر محمد علی جناح کی تائید اسوقت نہیں کرتا ۔ باقی اسماء کی تائید کرتا ہوں ۔ حاجی
محمد صالح خاں ۔ سوائے مسٹر جناح کے نام کے باقی ناموں کی میں تائید کرتا ہوں فقط
محرکین و موئدین اسپر مزید غور فرمائیں ۔ موسیٰ ٹرسٹی ۔ حبیب الرحمٰن

میری تائید صرف مسٹر مظہر الحق و آنریبل مولوی شمس الہدا کیواسطے ہے۔
موسیٰ

متعلق نمبر ۶ مد اول

بخدمت جناب آنریری سکرٹری صاحب ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ

جناب من - السلام علیکم - میں تحریک کرتا ہوں کہ امسال سالانہ جلسہ میں جب ٹرسٹیوں کا انتخاب کیا جاوے تو ایک جگہ کے لئے فخر قوم و ملت ڈاکٹر مختار احمد صاحب کو جنکی قابلیت - ایثار نفس اور حال کی خدمت میری تحسین کی محتاج نہیں ہے منتخب کیا جاے - ڈاکٹر صاحب کی علمی لیاقت اُن کی اعلیٰ ڈگریوں سے ظاہر ہے - وہ بی - اے اور ایم - ڈی ہیں اور انکے علاوہ اور متعدد ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں - اپنے پیشہ میں جو ناموری انہوں نے بارہ برس یورپ میں رہکر حاصل کی ہے - وہ اس سے ظاہر ہے کہ وہ چیرنگ کراس اسپتال کے رزیڈنٹ سرجن رہ چکے ہیں - اس پیشہ میں ناموری حاصل کرنے اور ڈگریاں پانے کے لئے سائینس کی مختلف شاخوں میں قابلیت حاصل کرنا ضروری ہے اور اس قابلیت کے شخص کا ہمارے دارالعلوم کا ٹرسٹی ہونا نہایت مفید ہوگا - اس علمی قابلیت پر اُنکا قومی جوش اور انتظامی قابلیت سونے پر سہاگہ ہیں - اسلئے مجھے نہ صرف امید بلکہ تقریباً یقین ہے کہ بلا کسی اختلاف کے ڈاکٹر انصاری صاحب امسال ہمارے دارالعلوم کے ٹرسٹی منتخب کئے جاینگے والسلام

۲۶ جولائی ۱۹۱۳ء — آپکا نیازمند محمد علی
ٹرسٹی مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈھ

خواجہ عبدالمجید — حسین بلگرامی — موسیٰ
عبداللہ — سرفراز خاں

متعلق نمبر (۷) مد اول | آنریری جناب سکرٹری صاحب علی گڑھ کالج

تسلیم۔ سید مصطفےٰ حسین صاحب رضوی علی گڑھ کالج کی تعلیم یافتہ ہیں اور آجکل مراد آباد میں ڈپٹی کلکٹر ہیں۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ سید صاحب موصوف علی گڑھ کالج اور اُسکے کاموں کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ اولڈ بائز کو اپنی اس محبوب تعلیم گاہ کے کاموں کے ساتھ خاص تعلق ہو۔ اسکے علاوہ سید صاحب موصوف ایک عرصہ تک نواب محسن الملک مرحوم کے ساتھ رہکر قومی کاموں کو انجام دیتے رہے ہیں۔ جہانتک مجھے علم ہے غالباً چھ یا سات برس تک نواب صاحب مرحوم کے ساتھ انہیں کام کرنیکا اتفاق ہوا ہے۔ نیز یہ یونین کلب کے وائس پریزیڈنٹ ایک سال تک رہ چکے ہیں۔ غرض جب تک یہ کالج میں رہے برابر اسکے کاموں میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔

سید صاحب ایک نوجوان تعلیم یافتہ ہونیکے علاوہ کام کرنیکے اسپرٹ بھی رکھتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہمارے کالج کے ٹرسٹی شپ کے لئے یہ صفات کافی ہیں اور سفارش کرتے ہیں کہ میں انکا نام اس عہدہ کے لئے آپ کی خدمت میں پیش کروں میری اس تحریک کی بعض دوسرے معزز ٹرسٹی صاحبان ذیل تائید کرتے ہیں۔

محمد اجمل ٹرسٹی ۱۳ / جولائی

سید نبی اللہ۔ وزیر حسن۔ عبد الرؤف۔ سید محمد علی۔
محمد عبد الرحمن ٹرسٹی • عبد المجید خواجہ محمد یعقوب

مسٹر محمد علی صاحب | میں گذشتہ دس بارہ برس سے اپنے عزیز دوست سید مصطفےٰ حسین صاحب رضوی بے۔اے کو جانتا ہوں اور اگر انکی ہزاروں

ا.اون میں سے کوئی ایک ادا مجھے سب سے زیادہ بھاتی ہے تو وہ اُن کی محبت ہے جو اُن کو کالج سے ہے۔ وہ زمانہ طالب علمی ہی سے کالج کے ہر قسم کی مدد کرتے رہے ہیں اور کالج کی محبت کی وجہ سے اپنا بہت کچھ نقصان کر چکے ہیں بارہا انہیں میری رایوں سے اتفاق نہیں ہوتا اور بارہا مجھے اُن سے سخت اختلاف کرنا پڑتا ہے مگر میں ہمیشہ معترف رہا ہوں کہ اُن کا اختلاف نیک نیتی پر مبنی ہوتا ہے اور کالج کی محبت ان کو مجبور کرتی ہے کہ اگر انکا ضمیر انہیں اسطرف نہیں آنے دیتا تو وہ اپنے عزیز ترین دوستوں کی راے سے صاف صاف اختلاف کریں۔ ان کا ٹرسٹی ہونا نہایت مفید اور ضروری ہے۔ محمد علی (سید)

کرنل عبد المجید خاں | مجھے اس امر کے معلوم ہونے سے تعجب ہے کہ سید مصطفےٰ حسین صاحب اسوقت تک ٹرسٹی انتخاب نہیں ہوئے کیونکہ میں دیکھتا تھا کہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم و مغفور اُن کی بے حد تعریف فرمایا کرتے تھے اور میں نے اُن کو کہتے سُنا ہے کہ ایسے لوگ آیندہ ٹرسٹی ہونگے جو قوم کا کام کر سکیں۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ابتدا سے یہ کالج کے کاموں میں اصلی دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ میں بلحاظ مفاد کالج زور سے تائید کرتا ہوں کہ سید مصطفےٰ حسین صاحب کو ٹرسٹی مقرر کیا جاوے۔ ۲۷ جولائی ۱۳ء عبد المجید خاں

[۱۲] سید نصیر حسین خاں خیال [۱۳] عامر مصطفےٰ [۱۴] خواجہ یوسف شاہ ٹرسٹی

[۱۵] رحیم بخش ٹرسٹی [۱۶] ابن احمد [۱۷] شیخ غلام صادق

[۱۸] سید جعفر حسین صاحب ٹرسٹی میں سید مصطفےٰ حسین صاحب رضوی کے ٹرسٹی منتخب کئے جانے کی تائید محض اس خیال سے کرتا ہوں کہ میری راے میں سید صاحب موصوف ایک آئیڈیل کینڈیڈیٹ ہیں۔ جو محبت کالج کی ہمارے عزیز دوست کو ہے وہ ہرگز محتاج بیان کی نہیں ہے۔

سید محمد باقر رضوی ٹرسٹی نواب عبدالسلام خاں ٹرسٹی۔ میں بخوشی اس تحریک سے اتفاق کرتا ہوں۔ محمد اسحاق خاں

متعلق نمبر (۸) مد اول

بعالیخدمت جناب آنریری سکریٹری صاحب مدرسۃ العلوم علی گڈھ

جناب والا۔ ڈاکٹر ناظر الدین حسن حبابی۔ اے (علیگ) ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی (کینٹب) ایل۔ ایل۔ ڈی (ڈبلن) بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ کا نام نامی ٹرسٹی شپ کالج کے لئے تحریک کرتے ہوئے کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہیں چند الفاظ میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اے۔ بی۔ سی سے لیکر بی۔ اے تک اس کالج میں تعلیم پائی۔ اپنے زمانۂ قیام کالج میں بحیثیت فوڈ مانیٹر۔ ہوس مانیٹر۔ رائیڈنگ اسکول کپتان۔ ڈرل کپتان اور ہاکی کپتان جو خدمت انہوں نے کی اُسنے ہمیشہ اُنکے اُستادوں اور منتظمان کالج کو اُنکا گرویدہ رکھا۔ ہاکی کی ابتدا ڈاکٹر صاحب موصوف ہی نے کالج میں کی تھی۔ انگلستان میں بھی ڈاکٹر صاحب نے اپنے پیارے کالج کا نام روشن کرنے کے لئے انتھک کوششیں کیں۔ دو سال تک آنریری سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا خوبی کے ساتھ کام کیا کیمبرج میں ایک مسلمانوں کی انجمن قائم کی جسکے ممبر مختلف حصۂ دُنیا کے مسلمان تھے۔ علاوہ اپنے اعلیٰ تعلیمی قابلیت کے ڈاکٹر صاحب نے اپنے قابل تقلید اخلاقی زندگی سے کالج کے نام کو ہر طرح انگلستان میں روشن کیا۔ مسلمانوں کی تاریخ کی زندہ یادگاریں دیکھنے اور اُن سے سبق حاصل کرنیکے لئے ڈاکٹر صاحب نے آثار قدیمہ ممالک اسلامی مثل ہسپانیہ۔ مراقش۔ مصر اور ٹرکی کا سفر کیا۔ واپسی انگلستان پر برابر قومی کاموں میں گہری دلچسپی کے ساتھ عملی حصہ لے

رہے ہیں۔ اُنکے والد ماجد مولوی نظام الدین حسن صاحب عرصہ دراز سے کالج کے ٹرسٹی ہیں اور کیا اپنے والد ماجد کی صحبت سے اور کیا اپنے گہری دلچسپی کی وجہ سے جو انہیں کالج کے ساتھ ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کالج کے بہت اہم مسائل سے اچھی طرح واقف ہیں اور جماعت ٹرسٹیان میں اُن کا مشورہ بہت قابل قدر ہوگا۔ میں نہایت خوشی کے ساتھ اُنکا نام آئندہ سالانہ جلسہ ٹرسٹیان میں ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ والسلام۔ خاکسار

۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء عبدالمجید خواجہ موسیٰ خاں

سید نصیر حسین خاں خیال سرفراز خان

میں بہت خوشی سے اسکی تائید کرتا ہوں شوکت علی

ابن احمد عبداللہ محمد مصطفیٰ

میں بھی تائید کرتا ہوں محمد علی

محمد بدر الحسن میں بھی تائید کرتا ہوں

سید حسین بلگرامی سید جعفر حسین ٹرسٹی

متعلق نمبر (۹) مد اول

بعالیخدمت جناب آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈھ

جناب والا۔ مسٹر ممتاز حسین بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ ایک عرصہ سے جو قومی خدمت کر رہے ہیں اور نیز اُنکی قابلیت محتاج بیان نہیں۔ جس خاموشی کے ساتھ لکھنؤ میں وہ یتیم خانہ کو بالکل اپنی کوشش سے چلا رہے ہیں وہ قابل تحسین و قدر ہے۔ میں اُنکا نام نامی ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرنے کی مسرت و عزت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ خاکسار عبدالمجید خواجہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء

میں امتیاز حسین صاحب کی قومی خدمات سے بخوبی واقف ہوں۔ جسقدر وہ قومی خدمات بخوبی انجام دیتے ہیں اُسکے وہ خود آپ ہی نظیر ہیں۔

محمد نادر الحسن۔ میں بہت خوشی سے تائید کرتا ہوں۔ ابن احمد

متعلق نمبر (۱۰) مد اول میں نہایت خوشی سے مولوی نور الحسن خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس شاہجہانپور کا نام ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ یہ صاحب علی گڈھ کالج میں نہایت درجہ دلچسپی لیتے ہیں اور امید ہے کہ بعد سرکاری ملازمت ختم کرنے کے جو وقت کہ کچھ دور نہیں ہے کالج کے کاموں میں اپنا پورا وقت صرف فرمائینگے۔ اُنکا نام پارسال بھی ٹرسٹی شپ کے لئے پیش ہو چکا ہے۔

محرک۔ محمد اسحاق خاں آنریری سکرٹری کالج یکم دسمبر ۱۹۱۳ء

موید۔ مزمل اللہ خاں جائنٹ سکرٹری

متعلق نمبر (۱۱) مد اول میں مسٹر تصدق احمد خاں صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا۔ ضلع علی گڈھ کو ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ صاحب موصوف اپنے طالب علمی کے زمانہ میں نہایت ممتاز طالب علم رہے ہیں۔ کپتان۔ مانیٹر اور الفریڈ کے سرو سینٹ رہے ہیں اور کالج کے ہر شعبہ میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ آجکل علی گڈھ نرمل اسکول کے سکرٹری ہیں اور ہر قومی کام میں بڑا حصہ لیتے ہیں۔ کالج کے کاموں کے لئے لوکل ٹرسٹیز کی بہت ضرورت ہے اسلئے انکا انتخاب ہونا از بس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے ٹرسٹی صاحبان سے میری استدعا ہے کہ وہ ضرور تصدق احمد خاں صاحب شروانی کو ٹرسٹی منتخب فرمائینگے۔

محرک محمد سرفراز خاں یکم دسمبر ۱۹۱۳ء

موید عبد المجید خواجہ

متعلق نمبر (۱۲) مد اول میں مسٹر فائق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔
ایل۔ بی وکیل فیض آباد وسکریٹری لوکل کمیٹی کانفرنس کو عہدہ ٹرسٹی شپ
کے لئے پیش کرتا ہوں۔ محمد فائق صاحب کو پار سال اولڈ بوائز ایسوسی ایشن
نے اپنی طرف سے ایک سال کے لئے ٹرسٹی منتخب کیا تھا۔ محمد فائق صاحب
کالج کے ان اولڈ بوائز میں ہیں جنہوں نے زمانۂ طالب علمی میں انجمن الفرض
وسر سید میموریل فنڈ کی نہایت قیمتی وقابل قدر خدمات انجام دی تھیں اور
اب جب سے کالج چھوڑا ہے برابر قومی کاموں میں اپنا وقت صرف کر رہے ہیں
اور سب سے بڑی بات جسنے مجھکو انکے پیش کرنیکے لئے آمادہ کیا ہے وہ یہ ہے
کہ جسقدر کام وہ قوم کے لئے کرتے ہیں وہ خلوص سے کرتے ہیں اور قوم کو
اپنے احسانات کا ممنون بنانے کے لئے ڈھنڈورا نہیں پیٹتے۔ یہ ایسی خوبی
ہے جو آجکل بہت ہی کمیاب ہے۔ مجھکو امید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان مسٹر
محمد فائق صاحب کو منتخب فرمائینگے

محرک عبد اللہ۔ ۱۲ دسمبر ۱۳ء

موید محمد سرفراز خاں

متعلق نمبر (۱۳) مد اول آنریبل جناب مولوی محمد رفیع الدین صاحب
بیرسٹرایٹ لا پونا کے ایک بڑے مشہور و معروف شخص ہیں جنکے نام نامی سے
غالباً ہندوستان کے جملہ سربرآوردہ حضرات واقف ہیں۔ تعلیم کے حق میں
جو کچھ مولوی صاحب نے کوشش فرمائی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ ایسے
بزرگ کا ٹرسٹیوں کی جماعت میں شامل ہونا ہر آئینہ مقاصد کالج کے لئے مناسب
ہے۔ لہذا میں بہت خوشی سے انکا نام تجویز کرتا ہوں۔ محمد اسحاق خاں

میں نہایت خوشی سے اس تحریک کی تائید کرتا ہوں
عبد اللہ ٹرسٹی

متعلق نمبر ۱۴ امداول میں مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار کو جنکو کئی سال سے جناب نواب وقار الملک بہادر نے ٹرسٹی شپ کے لئے نامزد فرمایا تھا۔ اور اتفاق سے اسوقت تک انتخاب نہیں ہوا ٹرسٹی شپ کے لئے نامزد کرتا ہوں۔ وہ ایسے بزرگ ہیں جنکے سبب سے تعلیم کو پنجاب میں نفع پہنچا ہے اور انجمن حمایت اسلام کے بڑے رکن ہیں اور تعلیمی انجمنوں میں اور کانفرنس میں بڑا حصہ لیتے ہیں۔ اور حال میں جو خدمات انہوں نے یورپ میں اسلام کے فرمائے ہیں وہ بھی قابل قدر ہیں۔ ایسے بزرگ کا ٹرسٹی ہونا امید ہے کہ مفید ہو

محرک۔ وحید الدین۔ موید۔ محمد رزاق بخش قادری ۱۷ دسمبر ۱۹۱۱ء

متعلق نمبر ۱۵ امداول آنریبل سید عبد الرؤف صاحب بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد نے تحریک فرمائی ہے اور مسٹر ابن احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد نے تائید فرمائی ہے۔ خان بہادر عبد الحمید خانصاحب ڈپٹی کلکٹر و سابق طالب العلم کالج ٹرسٹی مقرر کئے جائیں۔ تحریک کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

خط بنام آنریری سکرٹری صاحب کالج از طرف آنریبل سید عبد الرؤف صاحب

میں خان بہادر عبد الحمید خانصاحب کے ٹرسٹی منتخب کئے جانے کی تحریک کرتا ہوں وہ کالج کے اولڈ بوائز میں اور ہمیشہ کالج تھا کیلئے اُسکے معاملات میں گرمی و عملی دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ اپنی طالب علمی کی حالت میں کالج کی اکثر انجمنوں میں نہایت ذمہ داری کے ساتھ عہدوں پر ممتاز تھے۔ اور بحیثیت خادم انجمن الفرض کی کالج کے واسطے دورہ کرکے بہت چندہ جمع کیا ہے اور اُنکا ٹرسٹی منتخب کیا جانا یقیناً کالج کے لئے نہایت مفید ہوگا۔ والسلام خاکسار سید عبد الرؤف ٹرسٹی

میں نہایت خوشی سے تائید کرتا ہوں۔ خان بہادر کی ذات اب بھی کالج کے لئے مفید ہے اور ہمیشہ رہی ہے اور بحیثیت ٹرسٹی کے وہ اور زیادہ مفید ثابت ہونگے۔

۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء ابن احمد۔ ٹرسٹی

کیفیت نسبت عدد دوم

استعفا آنریبل سر نواب امیر الدین احمد خانصاحب بہادر بالقابہ والئے لوہارو

جناب نواب فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر رستم جنگ کے سی ایس آئی والئے لوہارو ۱۸۹۹ء سے کالج کے ٹرسٹی ہیں اب آپ اپنے عہدہ ٹرسٹی شپ سے علحدہ ہونا چاہتے ہیں سالگذشتہ میں بھی نواب وقار الملک بہادر کے زمانہ میں آپ نے استعفا دینا چاہا تھا اب پھر جناب کا والا نامہ اسی بارہ میں آیا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

ایسے معزز اور ذی رتبہ بزرگانِ قوم کا اس قومی کالج سے پہلو تہی کرنا کالج کے لئے ایک افسوسناک امر ہے۔ اسی لئے سکرٹری صاحب سالق نے آپ سے معذرت فرمائی اور استعفا واپس کیا گیا۔ میں بھی جناب موصوف کا زمرہ ٹرسٹیان میں ہونا ٹرسٹیوں کے لئے فخر و مباہات اور مسرت و انبساط کا باعث سمجھتا ہوں۔ مگر مجبوراً تعمیل ارشاد میں جناب ممدوح کا خط ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ اور اُسکے جواب میں جو عریضہ دفتر آنریری سکرٹری سے بھیجا گیا ہے وہ بھی پیش کرتا ہوں۔

نقل استعفا نواب سرامیر الدین احمد خاں بہادر بالقابہ

حامداً ومصلیاً

نواب صاحب مشفق مہرگستر نواب محمد اسحاق خانصاحب آنریری سکرٹری کالج علی گڈھ سلامت۔

تسلیم۔ سالگذشتہ میں مینے قایمقام سکرٹری صاحب کی خدمت میں لکھا تھا کہ میں ٹرسٹی رہنا کالج کا نہیں چاہتا کچھ دنوں کے بعد صاحب موصوف نے مجھکو اطلاع دی کہ ٹرسٹی صاحبان کے اجلاس میں یہ معاملہ پیش کیا گیا اور آخر کار نامنظور ہوا۔

کمال افسوس کیساتھ میں آپکی خدمت میں اب اطلاع دیتا ہوں کہ میرے نام جو کاغذات مطبوعہ وغیرہ سلسلہ وار کالج سے بحیثیت ایک ٹرسٹی ہونیکے جاری ہوتی ہیں انکو اس خط کے پہونچنے کے بعد بند کیا جائے یہ درست امر نہیں کہ کالج کے اخراجات سٹامپ میں ایسے ایک شخص کے نام سے مصدقہ ڈاک جاری ہے جسکی جانب سے دماغی اور دوسری کسی قسم کی امداد کالج کی نہوسکی راقم کو اور دنیا کی مکروہات و معاملات کی آغشتگی سے مہلت کہاں ہے کہ ٹرسٹی ہونیکی حیثیت دارالعلوم کیخدمت ادا کرسکوں اسلئے میں اس خدمت کے ایفا نکرسکنیکی وجہ سے ٹرسٹی شپ کالج سے دست بردار ہوتا ہوں ازراہ عنایت میری اس تحریر کو جلسہ میں ٹرسٹی صاحبان کی پیش فرماویں۔ والسلام

ایم۔ امیر الدین احمد والئے لوہارو

۴ اپریل ۱۹۱۳ء

نقل خط آنریری سکرٹری صاحب کالج موسومہ جناب نواب سرامیر الدین احمد خاں بہادر بالقابہ

جناب نواب صاحب مشفق و کرم گستر نواب سر محمد امیر الدین خانصاحب بہادر فخر الدولہ دلاور الملک والئے لوہارو دام مجدکم

السلام علیکم - عنایت نامہ مورخہ یکم ماہ حال وصول ہو کر باعث مشکوری ہوا۔ کالج کی ٹرسٹی شپ سے برداشتگی خاطر معلوم ہو کر افسوس ہوا اور بہت زیادہ افسوس اس بات کا ہوا کہ جو صاحب اس قومی درسگاہ کو مالی اور دماغی ہر قسم کی مدد دے سکتے ہیں وہ اپنے تعلق کو بھی کالج کے ساتھ قایم رکھنا پسند نہیں کرتے میرا دل یہ ضرور چاہتا ہے کہ میں بھی آپ سے ایک مرتبہ درخواست کروں کہ آپ اپنے اس ارادہ کو ملتوی فرما دیں۔ مگر مضمون عنایت نامہ سے معلوم ہو سکتے کہ آپنے مستحکم ارادہ کالج کی ٹرسٹی شپ سے علیحدگی اختیار کرنیکا کر لیا ہے تو کیا امید ہو سکتی ہے کہ میری آخری استدعا قبول ہو گی۔ بہرحال اسقدر عرض کرنا ضروری ہے کہ آپ کا استعفا دینا باعث افسردگی کے ہو گا بہ تعمیل ارشاد کاغذات کالج کی خدمت والامیں روانگی کو آیندہ جلسہ ٹرسٹیان تک ملتوی کیا جاویگا۔ اور اگر جناب نے میری درخواست قبول نہ فرمائی تو آپکا عنایت نامہ بھی واسطے فیصلہ ٹرسٹی صاحبان کی اجلاس میں پیش کیا جاویگا والسلام۔

خاکسار محمد اسحاق خاں

آنریری سکرٹری کالج

اپریل ۱۳ ۱۹ء

کیفیت نسبت مد سوم

مکرر انتخاب عالیجناب پریسیڈنٹ صاحب بہادر ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ

جنوری ۱۹۱۴ء پر عالیجناب پریسیڈنٹ صاحب ٹرسٹیان یعنی نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خاں بہادر کے ۔سی ۔آئی ۔ای ۔سی ۔ایس آئی کے ۔سی ۔وی ۔او کی میعاد دو سالہ ختم ہوتے ہی جناب ممدوح کے جو احسانات کالج پر ہیں اور جو امداد مالی اور دوسرے قسم کی جناب ممدوح سے کالج کو برابر اور مسلسل ملتی رہتی ہے ۔اُس سے تقریباً ہر شخص آگاہ ہے جو کالج کے حالات سے کماحقہ واقف ہے ۔اور وہ محتاج بیان نہیں ہے ۔اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ جناب نواب صاحب بہادر موصوف ۔۔۔ پھر جماعت ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ کے پریسیڈنٹ آیندہ دو سال یکم فروری ۱۹۱۴ء لغایت جنوری ۱۹۱۶ء منتخب کئے جائیں ۔ہماری طرف سے یہ ناچیز مگر بہترین اعتراف ہے اُن قدیمی اور موجودہ احسانات کا جو جناب ممدوح دولتِ سے کالج پر فرما رہے ہیں۔

کیفیت نسبت مد چہارم

اجازت فراہمی روپیہ برائے تعمیر و سامان اسکول جدید بذریعہ قرض و ڈبنچر حسب سفارش سنڈیکیٹ

اسکول جدید و بورڈنگ ہوس اور اُسکے فرنیچر وغیرہ کے لئے مبلغ چھ لاکھ ستّر ہزار پانسو روپیہ کا تخمینہ ہے۔ منجملہ اُسکے غالباً نصف کے قریب رقم گورنمنٹ سے ملیگی بشرطیکہ نصف کا ہم انتظام کرلیں۔

گورنمنٹ سے مبلغ ۸۰۰۰۰ نقد مل چکے ہیں اور مبلغ ایک لاکھ اور منظور ہو چکا ہے۔ ریاست نان پارہ سے تیس ہزار وصول ہو چکے ہیں اور بیس ہزار روپیہ کا مزید وعدہ ہے اگر اسکو بھی شامل کرلیں تو بھی مبلغ دو لاکھ [illegible] ہزار روپیہ کا انتظام کالج کو کرنا چاہئے جسکی تفصیل میری رپورٹ اور کاغذات ماسبق میں درج ہے جو ستمبر کے مہینے میں بطلب رائے ممبران کے پیش کئے گئے۔ اور جو آپ کے ملاحظہ سے گذر چکے ہیں۔

سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۴ اکتوبر کے فقرہ ۳۵ میں تجویز کیا ہے کہ "اس روپیہ کا انتظام بذریعہ قرض کے یا رفتہ رفتہ یونیورسٹی فنڈ سے بموجب تجویز فاؤنڈیشن کمیٹی کے یا ڈبنچر کے ذریعے سے حاصل کیا جاوے اور گورنمنٹ سے درخواست کیجاوے کہ وہ کسی جگہ سے اپنی مہربانی سے قرضہ دلادے جسکے لئے کافی ضمانت پیش کیجا سکتی ہے"

اسکول کی موجودہ عمارت سب پرانی ہے اور کالج و اسکول کا علیحدہ علیحدہ ہونا بعض مصلحتوں سے ضروری ہے (جسکے لئے اراضی حاصل کرنے کی درخواست گورنمنٹ میں دیجا چکی ہے) اُسکے لئے روپیہ کا انتظام

ٹرسٹی صاحبان کو کرنا ضروری ہے۔ گذشتہ دو سال میں مطالبوں
جو چندہ کی بھرمار رہی ہے اُس پر خیال کرکے اس قدر رقم کثیر کا بذریعہ
چندہ کے وصول ہونا نہایت مشکل اور خلاف قیاس ہے اس لئے
اسکے واسطے بجز اسکے کہ قرض لیا جاوے اور کوئی صورت نہیں ہے۔
مہاجنوں سے سودی روپیہ لینا (جسکا ملنا نہایت مشکل ہے) کچھ مناسب
نہیں معلوم ہوتا البتہ اگر گورنمنٹ کے ذریعہ سے مل سکے تو بہت مناسب
ہے ورنہ بذریعہ ڈبینچر کے روپیہ جمع کرنا چاہئے جیسا کہ سابق
میں ماریسن کورٹ کی تعمیر وغیرہ کے لئے کیا جا چکا ہے۔ اور یہ
روپیہ اُس امداد سے رفتہ رفتہ ادا ہو سکتا ہے جو یونیورسٹی فنڈ
کی آمدنی سے ملنا متوقع ہے۔

کیفیت نسبت نمبر پنجم

انتخاب ۴۰ ٹرسٹیان برائے ممبری مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن
مسلم یونیورسٹی فاؤنڈیشن کمیٹی منعقدہ ۲۶ جولائی کے فقرہ
۱۱ میں یہ امر طے ہوا ہے کہ ہمارے کالج کے موجودہ ٹرسٹی صاحبان
میں سے ۴۰ حضرات مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی ممبری کے لئے انتخاب
کئے جائیں چنانچہ یہ امر اجلاس سنڈیکیٹ ۲۷ اکتوبر میں پیش ہوا اور
مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن ۳۸ سنڈیکیٹ ۲۷ اکتوبر

"سالانہ اجلاس کے ایجنڈے کے ساتھ جملہ ٹرسٹیان کی فہرست بھیجکر
رائے طلب کی جاوے۔ جن چالیس حضرات کے نام پر سب سے
زیادہ ووٹ موصول ہوں وہ ایسوسی ایشن کے ممبر مقرر کئے
جائیں"

پس فہرست ٹرسٹیان کاغذ نمبر ۴ میں منسلک کیجاتی ہیں منجملہ
۱۰۴ ٹرسٹیان کے صرف چالیس حضرات کے نام انتخاب فرمائے جائیں

کیفیت نسبت پارٹ ششم | کمیٹی تحقیقات شکایات مندرجہ شیعہ

پمفلٹ کی ممبری سے جناب میر عاشق علی صاحب کا استعفا و کورم وغیرہ

---

۲۶ و ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء کی جنرل میٹنگ میں ایک کمیٹی اُن شکایات کے
تحقیقات کرنے کیلئے قائم کی گئی جو شیعہ پمفلٹ میں درج ہیں اس کمیٹی
میں چھ ممبر تھے تین سنی اور تین شیعہ اسوقت تک کالج میں تعطیل کلاں
کے پیش آجانے اور مسٹر محمد علی صاحب آکسن کے جو اس کمیٹی کے ممبر ہیں
ولایت چلے جانے کی وجہ سے اور نواب نصیر حسین خاں صاحب خیال کی علالت
طبع کی وجہ سے اس کا اجلاس نہو سکا اب یہ امر تقریباً طے ہو گیا تھا کہ کمیٹی کے
اجلاس کے لئے مابین ۱۰ اور ۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء کے کوئی تاریخ مقرر کیجائے
کہ جناب میر عاشق علی صاحب نے اس کمیٹی کی ممبری سے استعفا دیدیا۔
چونکہ کمیٹی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اپنے ممبروں میں کچھ تغیر تبدیل کر سکے
اور نہ یہ طے کیا گیا کہ کورم کیا ہوگا اور چونکہ یہ کمیٹی اجلاس ٹرسٹیان سے مقرر
کی گئی ہے اس لئے میر عاشق علی صاحب کے بجاے دوسرے شخص کا
تقرر بھی اجلاس ٹرسٹیان سے ہی ہونا چاہئے نیز آئندہ کے لئے کمیٹی
کو اختیار دیا جائے کہ کوئی ممبر شریک نہ ہوسکے یا کسی وجہ سے موجود نہو
یا شرکت سے انکار کرے تو کثرت رائے ممبران موجودہ دوسرا اُسکی جگہ مقرر کیا
جاسکے اور کام نہ رکے اور کارروائی جاری کرنیکے لئے کم از کم ضروری
مقدار حاضرین کی بطور کورم کے مقرر کر دیا جاے۔

کیفیت نسبت مد نمبر ۸

منظوری الصعہ بابت ضروریات سائنس اسکول عنا اسکول بورڈنگ

سنڈیکیٹ ۲۹ جون نے بمطابق تحریر ہیڈ ماسٹر صاحب کے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے۔

نقل رزولیوشن عنہ ۵

مبلغ الصعہ واسطے تیاری سامان فرنیچر وغیرہ کے اور ایک ماسٹر کا تقرر بمشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار منظور کیا جاتا ہے۔ اور آنریری سکرٹری صاحب تیاری سامان میں جسقدر کفایت ممکن ہو وہ عمل میں آدیں اور رقم بالا سائنس کے متعلق جو ڈپارٹ ہو اس سے ادا کیا جائے"

اسکول بورڈنگ کلاس میں سائنس کے اس روپیہ کی منظوری کی ضرورت شدید تھی جو سنڈیکیٹ نے منظور کئے ہیں اور قابل منظوری ہیں۔ اسکے بغیر اس خاص امتحان کی منظوری اور اس درجہ کا افیلیئشن یونیورسٹی ممکن نہ تھا۔ ایک ہزار روپیہ تک سنڈیکیٹ کو خود اختیار ہے۔ مگر چونکہ آٹھ سو روپیہ کی زاید منظوری چاہیئے اسلئے ٹرسٹی صاحبان کے عام جلسہ کی منظوری ضروری ہے۔

کیفیت نسبت مد ہشتم

منظوری دو ہزار روپیہ برائے اخراجات مرمت اُس نقصان کے جو طوفان ہوا سے ہوا۔

سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۹ جون میں جناب محمد سرفراز خانصاحب سکرٹری تعمیرات کی رپورٹ پر بذریعہ رزولیوشن مندرجہ ذیل مبلغ دو ہزار روپیہ اسلئے منظور کئے گئے کہ طوفان ہوا سے جو نقصان تعمیرات کو پہونچا ہے اُسکی مرمت میں صرف کئے جائیں۔ اسبارہ میں سنڈیکیٹ نے اپنا اطمینان کرکے یہ منظوری دی ہے جو اخری منظوری کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ یہ ایک غیر معمولی طوفان تھا جس سے بہت نقصان ہوا۔

نقل رزولیوشن ۵۲ سنڈیکیٹ ۲۹ جون

مبلغ دو ہزار روپے واسطے درستی اُن نقصانات کے جو طوفان ہوا سے کالج کی عمارات کو پہونچا ہے منظور ہیں۔

لیکن یہ درستی یہ مصارف منظور شدہ مرمت فنڈ سے ادا کئے جائیں جب دس ہزار روپیہ مرمت فنڈ کا ختم ہو جائے اور ضرورت باقی رہے تب اس زاید رقم منظور شدہ امروزہ سے انتظام کیا جاو

"تقرر یورپین پروفیسران جدید"	کیفیت نسبت مد نہم

میسرز گولڈی و ہاربر و ہیروپیس کے بجائے تین یورپین پروفیسر مسٹر ٹول صاحب پرنسپل
رخصتی و ممبران کمیٹی منعقدہ لندن نے انتخاب کرکے بھیجے ہیں اور سنڈیکیٹ نے اپنے
اجلاس منعقدہ ۲۶ اکتوبر میں انکے تقرر کی سفارش کی ہے جنکی نقل ذیل میں درج ہے

رزولیوشن نمبر ۹

مندرجہ ذیل تین یورپین پروفیسر جنکو پرنسپل صاحب اور کمیٹی مقیم لندن نے منتخب
کرکے بھیجا ہے عہدہ پروفیسری مدرسۃ العلوم پر بمشاہرہ چار سو روپیہ ماہوار کی تاریخ
حاضری مدرسۃ العلوم سے مقرر کئے گئے۔ بہ امید منظوری ٹرسٹیان کالج۔

۱- مسٹر آر اے منی صاحب ۲- مسٹر اے ٹی گیج صاحب

۳- جی ڈبلو فرگوسن صاحب

بجٹ میٹنگ منعقدہ ۲۶ و ۲۷ جولائی ۱۳ء کے رزولیوشن ۶ میں ان سب ہی کے
تقرر کی منظوری ہو چکی ہے۔ مسٹر منی صاحب کیمبرج کے گریجویٹ ہیں دوسرے درجہ میں
ہسٹری کی ڈگری لی ہے ٹینس فٹ بال ہاکی وغیرہ کھیلتے ہیں۔ مسٹر گیج صاحب بھی کیمبرج
کے ہسٹری میں بی۔ اے ہیں اور کرکٹ وغیرہ کھیلتے ہیں۔ تعلیم دینے کا بھی انکو تجربہ ہے
کیونکہ دو برس تک ٹیچر رہے ہیں اور انگریزی کی بھی تعلیم اچھی طرح دے سکتے ہیں۔
مسٹر فرگسن صاحب سینٹ اینڈ رونز یونیورسٹی کے پولیٹیکل اکانومی میں ایم۔ اے
ہیں اور بعد کو آکسفورڈ کی بھی ڈگری حاصل کر لی ہے اور انگریزی میں بھی قابل
شخص ہیں۔ ان کی سندیں اعلیٰ درجہ کی ہیں۔

اُمید ہے کہ ان تینوں صاحبوں کا تقرر منظور فرمایا جائیگا۔

کیفیت نسبت مد دہم

الف - مستقلی و ترقی مسٹر ایس او پیروسیس صاحب

سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳۰ نومبر ۱۹۱۲ء میں مسٹر ایس او پیروسیس صاحب کو انکی حسن کارگذاری کے صلے میں بوجہ کبر سنی کے امتحان اردو سے مستثنے کر کے انکے اصلی عہدہ پروفیسری پر چھ ماہ کے لئے اُن کو کالج میں واپس کر دیا ہے اور مبلغ پچاس روپیہ ترقی کی سفارش کی ہے رزولیوشن ذیل میں درج ہے -

رزولیوشن ۳ سنڈیکیٹ ۳۰ نومبر ۱۹۱۲ء

۳ - کاغذات متعلق تقرر ہیڈ ماسٹر و واپسی مسٹر پیروسیس صاحب پیش ہو کر قرار پایا کہ

الف - مسٹر ایچ لائس صاحب سررشتہ چھ مہینے کے لئے قائمقام ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے اور مسٹر ایس او پیروسیس صاحب اسی مدت یعنی چھ ماہ کے لئے عہدہ پروفیسری پر واپس کئے گئے -

ب - مسٹر ایس او پیروسیس صاحب کو حسب سفارش پرنسپل صاحب و آنریری سکرٹری صاحب کالج کی بوجہ اُنکے حسن کارگذاری اور کبر سنی کے امتحان اردو سے بطور اسپشل کیس کے (جو آیندہ کو نظیر نہ ہوگا) مستثنے کیا جاتا ہے اور مبلغ پچاس روپیہ ماہوار ترقی کی اُس روز سے سفارش کیجاتی ہے جب سے وہ پروفیسری کا کام دوبارہ شروع کرتے ہیں اور یہ کہ وہ اپنے عہدہ ملازمت کالج پر مستقل کئے جائیں - یعنی اُنکو کل معہ اضافہ کے مبلغ ۱۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی "

کیفیت نسبت مد دہم ب منظوری ترقی پچاس روپیہ ماہوار در تنخواہ مولوی سید علی نقی صاحب ۱۰ سال سے امتحان قانون کا نتیجہ غیر معمولی طور پر عمدہ رہا ہے اور ویسے بھی چند سال سے برابر نتیجہ اچھا ہوتا رہا ہے۔ اسلئے سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۶ر اکتوبر میں مولوی سید علی نقی صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب پروفیسران قانون کی تنخواہوں میں پچاس پچاس روپیہ ماہوار کا اضافہ کیا ہے مولوی عبد الخالق صاحب کا اضافہ سنڈیکیٹ کے اختیارات میں بوجہ اسکے کہ اُنکی تنخواہ صرف ۱۰۰ روپیہ ماہوار تھی داخل تھا لہذا مولوی سید علی نقی صاحب کا اضافہ منظوری کے لئے پیش کیا جاتا ہے جنکی تنخواہ ۲۰۰ ماہوار تھی اور اب ماصہ ۲۵۰ ہوگی۔

نقل رزولیوشن ۱۵ سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۶ر اکتوبر ۱۳ء

"بلحاظ حُسن کارگذاری و عمدہ نتائج امتحان کے یکم نومبر ۱۳ء سے مولوی سید علی نقی صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب پروفیسرانکی تنخواہوں میں پچاس پچاس روپیہ ماہوار کی ترقی کیجاتی ہے"

کیفیت نسبت مد یازدہم منظوری الصہ برائے مرمت ماریسن روڈ و سڑک مابین ظہور گیٹ و فیض گیٹ - یہ دونوں سڑکیں نہایت مرمت طلب ہوگئی تھی سکرٹری تعمیرات کی رپورٹ پر سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۶ر اکتوبر کے ۲۳ رزولیوشن میں حسب ذیل قرار دیا کہ "سڑکیں مرمت طلب زیادہ ہیں اُنکی مرمت کے لئے الصہ منظور کئے جاتے ہیں مگر اب بوجہ خشکی کے مرمت کا موقعہ نہیں ہے اسمیں سے صرف اُسیقدر روپیہ اب لیا جائے جتنا خرید کنکر کے لئے ضروری ہو اور باقی روپیہ بعد منظوری آنریری سکرٹری صاحب کالج کے مرمت کیوقت دیا جائے"

اسید ہے کہ ٹرسٹیان کالج بھی اپنی آخری منظوری اُنہیں شرائط کے ساتھ عطا کرینگے یہ رقم بھی ایکہزار سے زیادہ کی ہے لہذا عام جلسہ ٹرسٹی صاحبان کی منظوری آخری حسب قاعدہ ضروری ہے۔

کیفیت نسبت مد دوازدہم | تبدیل نوٹوں کا اختیار

بنگال بنک آگرہ نے اپنی چٹھی مورخہ ۷ ار اکتوبر میں خواہش کی ہے کہ ایک رزولیوشن اجلاس ٹرسٹیان سے ایسا پاس ہونا چاہئے جکی رو سے آنریری سکرٹری صاحب کالج پرامیسری نوٹوں وغیرہ کو منتقل اور تبدیل کر سکیں سنڈیکٹ نے بھی اپنے اجلاس منعقدہ ۳۰ ر نومبر ۱۹۱۳ع کے رزولیوشن ۵ میں اسکی سفارش کی ہے۔ پہلے روپیہ فکسڈ ڈپازٹ میں رکھا جاتا تھا مگر جب سے بنگال بنک نے اسکا منافع ۳ فیصدی کر دیا ہے یہ زیادہ مفید سمجھا گیا ہے کہ بجائے فکسڈ ڈپازٹ کے پرامیسری نوٹ خرید سے جائیں جنہیں گورنمنٹ ۳½ فیصدی منافع دیتی ہے۔ بعض وقت ضروری اخراجات کے لئے نقد روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر ان نوٹوں کا روپیہ کرنیکے لئے نوٹوں پر دستخط کرنا پڑتا ہے یا منافع وصول کرنے کے لئے بنک کو مجاز کرنا پڑتا ہے اُسکے لئے کوئی قاعدہ قوانین میں بالتصریح نہیں ہے لہذا بنک کی خواہش ہے کہ ایک عام رزولیوشن ٹرسٹی صاحبان پاس کردیں یہ محض معمولی کارروائی ہے جو امید ہے کہ منظور کیجائیگی

کیفیت نسبت مد سیزدہم | منظوری اسٹمیٹ برائے فرنیچر وغیرہ

منٹو سرکل ہوسٹلز جدید اس مد کی بابت سنڈیکٹ نے اپنے اجلاس ۳۰ ر نومبر میں حسب ذیل تجویز کیا ہے اور ضرورت کی طرف سے ہر طرح سے اطمینان کر لیا ہے۔ منظوری آخری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

رزولیوشن سنڈیکیٹ منعقدہ

(۸) آنریری سکرٹری صاحب نے فرمایا کہ منٹو سرکل کے جو بلاک تیار ہوئے ہیں اُن میں فرنیچر یعنی میز و تپائیوں و لیمپ وغیرہ کی ضرورت ہے جنکا قبل اسکے کہ طلبا رہنے کے جائیں تیار ہونا ضروری ہے اور

اُس کے متعلق تمام کاغذات معہ رپورٹ سکرٹری صاحب ڈائننگ ہال پیش ہوکر قرار پایا کہ :-

(الف) چاروں منٹو سرکل کے بورڈنگ کے فرنیچر (کرسیاں میزیں وغیرہ) برتن روشنی کے سامان وغیرہ کے لئے اور نیز ڈائنگ ہال وغیرہ کے متعلق ضروریات تعمیر ہنوز اُسکے لئے مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ منظور کیا جاتا ہے بہ اُمید منظوری ٹرسٹی صاحبان - اور قرار پایا کہ اُس کا صرف بمشورہ ممبر صاحب ڈائننگ ہال کے عمل میں آنا چاہیئے -

---

اسکے متعلق اسلئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ جو جدید بورڈنگ کالج سے فاصلہ پر نئے تیار ہوئے ہیں اُن کو بہمہ وجوہ تمام سامان باورچی خانہ و ڈائننگ ہال سے جب تک مرتب نہ کیا جائے طلبا اُس میں قیام نہیں کرسکتے تھے - لہذا نہایت احتیاط سے تخمینہ بنایا گیا اور بہ اُمید منظوری ٹرسٹی صاحبان سنڈیکیٹ نے کام شروع کردیا ہے - اُمید ہے کہ منظور فرمایا جائیگا -

کیفیت نسبت مد چہاردہم

منظوری [illegible] برائے سامان سائنس لیبوریٹری کالج

اس رقم کی بابت سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس ۱۰ ۳۰ نومبر میں طے کیا ہے

رزولیوشن سنڈیکیٹ

مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ واسطے خرید سامان فزکس کے اور ڈھائی ہزار روپیہ واسطے سامان کیمسٹری کے اور سات سو روپیہ واسطے سامان بیالوجی کے جملہ [illegible] مثل سالہائے ماسبق کے سائنس اسکول فنڈ سے منظور کئے جاتے ہیں۔"

گذشتہ سالوں میں بھی اسیقدر سامان روزانہ تجربات وغیرہ کے لئے منگایا جاتا رہا ہے اور کمیٹی سائنس نے اسکی ضرورت کو محسوس کرکے سفارش کی ہے لہذا منظوری کے قابل ہے۔ اِس رقم کا بار براہ راست بجٹ پر نہیں پڑتا بلکہ سائنس کے آلات وغیرہ سائنس فنڈ سے خریدے جاتے ہیں جسکے لئے روپیہ موجود ہے۔ اُمید ہے کہ منظور فرمایا جائیگا۔

کیفیت نسبت مد پانزدہم

علی گڈھ کے قلعہ میں جو بیڑیا کالونی آباد ہے اُسکے متعلق طلبا کی حدبندی

---

۲۳ ر نومبر سنہ ۲۳ء کو جو جھگڑا پیدا ہو جانے والا تھا اُسکی کیفیت لجنا انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۲۶ ر نومبر سنہ ۲۳ء میں شائع کر دی گئی تھی اور یہاں بھی نقل کر دیجاتی ہے

پہ مسئلہ سنڈیکیٹ منعقدہ ۳۰ ر نومبر میں معہ پرنسپل صاحب کے خط کے جو حدبندی طلبا کے بارہ میں تھا پیش ہوا اور سنڈیکیٹ نے عارضی طور پر اس حدبندی کی منظوری کے لئے ٹرسٹی صاحبان سے سفارش کی ہے اُمید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان منظور فرمائینگے نقل تحریر پرنسپل صاحب معہ آنریری سکرٹری کالج و جناب مجسٹریٹ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع علی گڈھ واسطے ملاحظہ کے پیش کیجاتی ہے۔

اسی سلسلہ میں نہایت خوشی کے ساتھ میں آپکو بھی اطلاع دیتا ہوں کہ آنریری سکرٹری کالج و جوائنٹ سکرٹری کالج اور قایم مقام پرنسپل صاحب حال میں جناب کلکٹر صاحب بہادر کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور مشکلات کالج کو اُنکے سامنے پیش کیا جسکو جناب ممدوح نے نہایت مہربانی اور ہمدردی کے ساتھ سُنا اور جب ہم نے اُن سے درخواست کی کہ اس بیڑیا کالونی کو کالج کے قریب سے ہٹوا دیا تو صاحب ممدوح نے مہربانی آمیز توجہ کا وعدہ فرمایا اور کہا کہ بعد مشورہ کمشنر صاحب مکتی فوج کے جنکے زیر نگرانی یہ کالونی قائم ہوئی ہے کوئی رائے قرار پائیگی۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں صاحب مجسٹریٹ ممدوح ہماری اعانت فرمائینگے۔

نقل نوٹ مندرجہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۲۶ نومبر ۱۹۱۳ء

۲۴ نومبر روز یکشنبہ کو مغرب کے وقت اسٹوبرکل کے قریب ایک پُر خطر واقعہ پیش آیا تھا مگر بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اسکول کے چار طلبا قلعہ کی طرف چلے گئے تھے جہاں جرایم پیشہ ہابوڑے "مکتی فوج" کے زیر نگرانی آباد کئے گئے ہیں۔ وہاں ان طلبا اور ہابوڑوں کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا اور ان دو کو ہابوڑے پکڑ کر اپنے سپرنٹنڈنٹ صاحب (نگراں انگریز) کے پاس لے گئے جوان لڑکوں کو پرنسپل صاحب کے پاس لیکر چلے۔ اسٹوبرکل کے قریب بہت سے لڑکے ہاکی و فٹ بال کھیل رہے تھے۔ اُن میں یہ لڑکے مل کر غائب ہو گئے اور سپرنٹنڈنٹ مذکور اور دوسرے لڑکوں میں کچھ گفتگو ہونے لگی۔ اتنے میں پرنسپل صاحب کو خبر ہوئی اور وہ آکر سپرنٹنڈنٹ کو اپنے بنگلہ پر لیگئے۔ لیکن کسی نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کی میم صاحبہ کو یہ اطلاع دی کہ اُنکے شوہر کو (جو دراصل پرنسپل صاحب کے یہاں بیٹھے ہوئے تھے) کالج کے طالب علموں نے زخمی کر دیا ہے۔ ادھر طلبا میں معلوم نہیں کیسے یہ خبر مشہور ہو گئی کہ دو لڑکوں کو ہابوڑوں نے مار کر قلعہ میں قید کر رکھا ہے۔ جانبین کی اس غلط فہمی کی بنا پر اُدھر سے میم صاحبہ اپنے تیس چالیس ہابوڑوں کو لیکر کالج کی طرف بڑھیں، اُدھر طلبا نکل نکل کر جمع ہو رہے تھے کہ قلعہ کی طرف جائیں۔ ان دونوں جماعتوں کا مقابلہ سخت ہوتا، مگر حُسن اتفاق سے جناب صاحبزادے آفتاب احمد خانصاحب موقع پر عین وقت پر پہنچ گئے اور ایک طرف یہ کہکر کہ ان کے شوہر پرنسپل صاحب کے پاس خیریت سے ہیں میم صاحبہ کو اطمینان دلا کر واپس کیا۔ دوسری طرف طلبا کو روکا اور اس طرح بات کو زیادہ نہ بڑھنے دیا۔ اسکے بعد جناب نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب اور پرنسپل صاحب اور پروفیسر صاحبان اور کالج کے اکثر افسران موقع پر پہنچ گئے اور طلبا کو

رو گئے اور اطمینان دلانے میں مصروف ہوئے۔ اسی عرصہ میں حکام ضلع بھی موقع پر پہونچ گئے۔ اسکے بعد نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب و صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب و شیخ عبداللہ صاحب و پرنسپل صاحب قلعہ میں گئے کہ وہاں بچشم خود اطمینان کرلیں کہ کوئی طالب علم نظر بند تو نہیں۔ جناب آنریری سکرٹری صاحب بہادر بھی موقع پر پہونچ گئے۔ اور بعد تحقیقات کے طلبا کا اطمینان کر دیا کہ خبر غلط تھی۔ اصل بنا ے واقعہ کی تحقیقات صاحب مجسٹریٹ بہادر نے باضابطہ کی اور بفضلہ تعالی یہ ثابت ہو گیا کہ عام طلبار نے باوجود سخت اضطراب اور بے چینی اور جوش کے نہایت تحمل سے کام لیا اور اپنے پروفیسرون اور پرنسپل صاحب کے احکام کی پوری تعمیل کی اور دائرہ اعتدال سے باہر نہیں ہوئے۔ تحقیقات کے وقت جناب آنریری سکرٹری صاحب بہادر، جناب نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب، صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب، پرنسپل صاحب، مسٹر ڈی کلف صاحب، مسٹر رینل صاحب و اختر عادل صاحب پروفیسران کالج موجود تھے۔ اور ان میں سے جن صاحبوں نے جو کچھ بچشم خود دیکھا تھا وہ بیان کیا جو تحریر میں آیا۔ دوسری طرف سے سپرنٹنڈنٹ صاحب گنتی فوج اور ان کی میم صاحبہ اور تین باڈیگارڈوں اور ایک انجینیر صاحب ضلع کے بیانات بھی قلمبند ہوئے۔

نقل خط پرنسپل صاحب

ایم ۔ اے ۔ او کالج
علی گڈھ
۲۸ر نومبر ۱۹۱۱ء

مائی ڈیر نواب صاحب ۔ میں نے ٹیوٹر صاحبان کی ایک کمیٹی میں اُس حد کی تعیین کا سوال پیش کیا کہ جسکے متعلق یہ تجویز درپیش ہے کہ طلبار کو قلعہ کی جانب اُس سے آگے نہ جانا چاہیئے ۔ کمیٹی میں اصحاب ذیل شریک تھے ۔

(۱) مسٹر ڈینکلف (۲) مسٹر پرویس (۳) مسٹر ریشل (۴) مسٹر آکٹرلونی (۵) مسٹر مولن (۶) ڈاکٹر ولی محمد (۷) ڈاکٹر نثار احمد (۸) مسٹر گیج (۹) مسٹر فرگوسن (۱۰) مسٹر لائس ہیڈ ماسٹر (۱۱) میر ولایت حسین صاحب پراکٹر ۔ ان میں سے ہر ایک کی یہ راے تھی کہ تعیین حد سے مشکلات رفع نہیں ہوسکتیں ۔ بیڑیہ قوم کے مرد اور عورت دونوں کے دونوں اپنی مجرمانہ عادت کے لئے بدنام ہیں اور ایک ایسی قوم کی نوآبادی کے نہایت ہی قریب تیرہ سو نوجوانوں کی موجودگی مستقل طور پر اندیشہ کا باعث رہیگی ۔ صدر بورڈنگ ہاوس اور ڈفرن سرکل کے درمیان میں بیڑیہ قوم کے مردوں کا طالب علموں کے گرد منڈلانا متعدد مرتبہ ہمارے علم میں آچکا ہے ۔ نیز یہ کہ اُن کی عورتیں ڈفرن سرکل کی طرف سے آنے والے طالب علموں کے راستہ میں حائل ہوئیں اور گداگری کے

بہانے سے دور تک اُن کے پیچھے پڑی رہیں۔

اس خیال سے کہ قریب مستقبل میں کوئی فساد ہونے پائے کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ طلبا کو قلعہ کے قریب کے مقامات پر جانے کی ممانعت کی جاوے۔ کمیٹی کو اسبات کا پورا یقین ہے کہ اس قاعدہ کے علدرآمد میں سخت دقت پیش آئے گی کیونکہ مقامات ممنوعہ ایک وسیع رقبہ پر مشتمل ہیں۔ علاوہ بریں یا تو قلعہ کی جانب یا الوپ شہر سڑک بس یہی مقامات قرب و جوار میں ایسے ہیں کہ جہاں طلبا ہوا کھانے کے لئے جانے کے عادی ہیں۔

اگر بیڑیوں کو بھی اسی قسم کی شرائط کا پابند کیا گیا تو یہ حد بندی ایک مہمل کارروائی ثابت ہوگی۔ اُن کو اجازت نہ دیجاوے کہ وہ کالج کی سمت معینہ حد کو عبور کر سکیں۔ بیڑیوں کو غالباً گاہے گاہے شہر یا اسٹیشن جانے کی ضرورت ہوا کریگی۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ ایسا کرنے کے لئے اُنکے پاس کمتی فوج کے کپتان کا ایک "اسپیشل پاس" ہونا چاہیئے اور اُن کے ہمراہ ہمیشہ ایک پولس چوکیدار ہونا چاہیے۔ ٹیوٹر صاحبان نہایت زور سے اپنی یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ اگر اُسی قسم کی قیود جیسی کہ خود انہوں نے تجویز کی ہیں بیڑیوں پر عاید نہ کی گئیں تو یہ حد بندی بے سود ثابت ہوگی۔

ٹیوٹر صاحبان یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ احاطہ کالج کے کسی حصہ میں کسی بیڑیہ مرد۔ عورت یا بچہ کو مزدوری پر کام کرنے کی اجازت نہ دیجاوے۔

آپکا دوست صادق

(دستخط) ضیاء الدین احمد قائم مقام پرنسپل

ترجمہ خط صاحب آنریری سکرٹری موسومہ مسٹر میرس صاحب کلکٹر

ڈیر مسٹر میرس۔ حسب الارشاد جناب ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب قائم مقام پرنسپل کالج نے بمشورہ ٹیوٹر صاحبان اُس حد کا تعین کردیا ہے جس سے آگے طلباء نہ جاسکینگے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کے اُس خط کو جو میرے نام تھا اور جس میں صاحب موصوف نے مجوزہ حدود کو بیان کیا تھا کالج سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کیا اور کافی غور کے بعد سنڈیکیٹ کی یہ رائے قرار پائی کہ قائم مقام پرنسپل صاحب کے مذکورہ بالا خط کی ایک نقل آپ کی تلطف آمیز توجہ کے لئے ارسال خدمت کیجاوے اور فقرات نمبر ۳ و ۴ کی طرف جناب کو خاص طور پر توجہ دلائی جاوے نیز یہ کہ میں جناب کو اس امر سے بھی مطلع کروں کہ سنڈیکیٹ اسبات کی مجاز نہیں کہ مجوزہ حدبندی کو مستقل طور پر منظور کرسکے کیونکہ یہ حق محض بورڈ آف ٹرسٹیز کو حاصل ہے جسکے سامنے یہ معاملہ وقت آنے پر پیش کیا جاویگا۔

مجھ سے اسبات کی بھی خواہش کی گئی ہے کہ جناب سے اُن بیانات کی نقول کے لئے بھی درخواست کروں جو دوران تحقیقات میں جناب نے قلمبند کئے ہوں اور میں نہایت ممنون ہوگا اگر جناب مذکورہ بالا نقول کا مجھکو دیئے جانے کے لئے حکم فرمائینگے۔

آپکا صادق

۴ دسمبر ۱۹۱۳ء — محمد اسحاق خان

Copy of the letter of the Honorary Secretary to Mr Marris Collector.

Dear Mr Marris,

As requested by you, in consultation with Tutorial Staff fixed boundary lines beyond which the College students should not go.

His letter to my address giving a description of the suggested boundary lines was placed by me before the Syndicate of the College, which after duly considering all the aspects of the case, desires me to send you a copy of the offg. principal's letter in question for favorable consideration with special reference to paras 3 & 4 thereof & to point out to you that the Syndicate is not competent to accept the suggested boundary lines permenently as this power rests entirely with the board of Trustees before which the matter will be laid in due course.

Pr. T. in within 104 Principal of the College &c.

I am also desired to request you to be good enough to supply me with copies of statements recorded by you in the course of your enquiry & I should be obliged if you should order the same to be given to me.

Yours sincerely
Mohamed Ishaq Khan

ترجمہ خط مسٹر میرس صاحب کلکٹر موسومہ صاحب آنریری سکرٹری

ڈیر نواب صاحب۔ بیرکوں کے متعلق حال میں جو آپنے خط بھیجا ہی اُسکا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھکو اس امر کی اطلاع ہو گئی ہے کہ حد بندی کا سوال کوئی معمولی ڈسپلن کا سوال نہیں ہی جسے پرنسپل طے کرسکے بلکہ ایسا سوال ہی کہ جس کا فیصلہ بورڈ آف ٹرسٹز پر اٹھا رکھا ہی۔

مجوزہ حد بندی سے پھر بھی اتنی گنجائش رہتی ہی کہ طلبا رقلعہ سے اس طرف دو فرلانگ تک جاسکیں۔ میرے خیال میں حفاظت کیلئے یہ فاصلہ کافی نہیں ہی۔

میں نے گورنمنٹ کو یہ تجویز بھیجی ہی کہ بیرکوں کو احاطہ کالج سے علیحدہ رکھا جاوے۔ مگر میں نہیں خیال کرتا کہ اسبات کی ضرورت ہوگی کہ جب کبھی اُنمیں سے کوئی باہر جاوے تو اُس کے ہمراہ ایک چوکیدار بھی ہو۔

جو بیانات مینے اپنے مکان پر قلمبند کئے تھے۔ وہ میرے پاس نہیں ہیں۔ اسلئے میں انکی نقلیں آپکے پاس بھیجنے سے معذور ہوں۔ آپکا صادق۔ میرس

۹ دسمبر ۱۹۱۳ء

Copy of the letter of Mr Marris
to the Honorary Secretary

Dear Nawab Sahib

I thank you for your recent letter about the Barias.

I note that the question of bounds is not regarded as an ordinary Metter of discipline to be settled by the Principal but that it is reserved for decision by the Board of Trustees.

The suggested bounds would allow the boys to approach within practically two furlong of the Fort area. I think thate this is not a sufficient distance for Safety.

I have proposed to Govern-
-ment that the Bariahs should be kept out of the College area

but I do not think a Chaukidar's escort is required whenever any of them goes out.

The statement taken at my house are not with me & so I can not furnish you with a copy of them.

Yours sincerely

9. 12. 13. Sd/:- Mr Morris

کیفیت نسبت مد نمبر دہم
تعمیر ٹرسٹی ہوس

آنریری سکرٹری نے اپنے ایک کانفڈنشل خط میں ٹرسٹی صاحبان کو کالج میں اکثر تشریف لانے اور جلسوں میں زیادہ شریک ہونیکے بابت عرض کیا تھا اُس کے جواب میں نواب مرزا سعید الدین احمد صاحب نے اپنے عدم تشریف آوری کا جو عذر کیا ہے وہ اُن کے والانامہ مندرجہ ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خط سنڈیکیٹ کے اجلاس منعقدہ ۲۶،۲۵ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں پیش کیا گیا اور تجویز ہوا کہ:-

یہ خط ٹرسٹی صاحبان کی خدمت میں مطلب رائے بھیجا جاوے۔ ٹرسٹیان موجودہ اجلاس اس سے متفق ہیں اور بہتر ہوا کہ یہ مکان ڈینچرز کے ذریعہ سے تیار کیا جاوے۔

نقل خط مرزا سعید الدین احمد صاحب

عرف احمد سعید صاحب طالب

بھائی صاحب معظم و مکرم۔ سلام علیکم۔ گو یہ نیاز نامہ آپ کی کانفڈنشل خط کا جو مورخہ ۱۵ اگست ماہ حال کا ہی جواب ہی مگر پرائیویٹ ہی۔ واقعی جب سے میرے دلی دوست کنور عبد الغفور خان صاحب کا انتقال ہوا ہی تب سے غالباً میرا علی گڑہ جانا کسی تقریب میں بھی نہیں ہوا۔ وہ میرے دلی اور بے تکلف دوست تھے جب کسی کالج کی تقریب میں جاتا تھا وہیں فروکش ہوتا تھا۔ آپ غور فرمائیے۔ علیگڈہ ایسا تو بڑا اسٹیشن نہیں جہاں متعدد ہوٹلیں ہوں۔ سوار مسافر کے واسطے ہر وقت میسر آسکے۔ اور کالج کی طرف سے کوئی ایسی عمارت مخصوص نہیں جو ٹرسٹیوں کی قیام آرام کے لئے ہر وقت کھلی ہو۔ پھر بیچارے ٹرسٹی کیا کر سکتے ہیں اور کیونکر بار بار مہمان ناخواندہ بنکر اپنے احباب اور لوکل ٹرسٹیز کے گھر رہنا دیسکتے ہیں۔ ایک عام مثل مشہور ہی۔ ایک دن کا مہمان دو دن کا مہمان تیسرے دن کا بے ایمان۔ مگر میری اور اپنی خصوصیت کا احتمال اس وقت اس مثال پر نہ فرمائینگے۔ مجھے خوب یاد پڑتا ہی کہ ٹرسٹیوں کی ایسی ہی غیر حاضری کی شکایت پر ایکبار میں نے نواب محسن الملک مرحوم سے اسکی بابت ذکر کیا تھا اور اپنی رائے کی ایک اسکیم زبانی اُنسے کہی تھی جس کا اُنھوں نے جواب دیا تھا کہ میں اس پر غور کرونگا۔ مگر پھر اُس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ میں بھی خاموش ہو رہا۔ مختصراً وہ اسکیم گزارش کرتا ہوں۔ اُس وقت کل ستر ٹرسٹی تھے میں نے کہا تھا کہ فی ٹرسٹی سو روپیہ لیکر سات ہزار میں ایک بنگلہ احاطہ کالج میں ایسا بنا لیا جاوے کہ جس میں ایک مرتبہ چار ٹرسٹی اوتر سکیں۔ اور اُس کی ماہوار خرچ کے لئے ایک روپیہ ماہوار فی ٹرسٹی لیا جائے اُن ستر روپیہ ماہوار میں ایک خانساماں۔ ایک خدمتگار۔ سقہ۔ حلال خور۔ چوکیدار

رکھا جائے جو کچھ پس انداز ہو وہ مرمت وغیرہ کے لئے رہے تو اس میں یہ آسانی ہوگی کہ جس ٹرسٹی کا جس وقت جی چاہیگا۔ اور اُسے فرصت ہوگی وہ کالج کو اپنی نظر سے آکر دیکھہ جایا کریگا۔ اور کسی نہ کسی جانب کالج میں بھی بے تکلف شریک ہوسکیگا۔ نہ کسی پر بار ہوگا نہ کوئی شرم و لحاظ کریگا۔ اور اب تو بفضلہ تعالیٰ سو سے زیادہ ٹرسٹی ہیں اگر اب اسکیم بعد غور و خوض و ترمیم مناسب صورت پذیر ہو تو زیادہ رقم جمع ہوسکتی ہے اور زیادہ آنیوالوں کی قیام کے لئے عمارت بن سکتی ہے۔ فرنیچر وغیرہ بھی آسکتا ہے۔ ملازموں میں باغبان سپر وغیرہ ایزاد کئے جاسکتے ہیں۔ خیر جو کچھ میرا مافی الضمیر تھا وہ میں نے اب پھر آپ سے بیان کر دیا اور خاص مجھکو تو آپکے وہاں ہوتے اب ایسے امور کے متعلق ضرورت نہیں۔ میرا تو وہاں گھر موجود ہے۔ مگر عام سہولت اس میں ہوگی جو کچھ گزارش ہوا۔ سواری کی ایسی حالت میں کسی کو تکلیف نہوگی۔ احاطۂ کالج میں یہ عمارت ہوگی جو ٹرسٹی وہاں پر قیام پذیر ہونگے وہ دن میں چار چار پھیرے کالج کے کرسکیں گے اور اکثر حاضر باشی ٹرسٹیوں کی رہیگی آپ خود غور فرمائیں اور جن حضرات کو مناسب سمجھیں یہ نیاز نامہ دکھائیں فقط والسلام

کررد ھلی میں طبیعت خراب رہتی تھی اسلئے ایک مہینے سے بنظر تبدیل آب و ہوا یہاں آیا ہوا ہوں ہفتے عشرہ میں انشاء اللہ واپس جاؤنگا۔

از مہرولی۔ عرف قطب صاحب۔ جمعہ مبارک ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء

(احقر العباد)

مرزا سعید الدین احمد عرف احمد سعید طالب۔

کیفیت نسبت مد منفقہ ہم

متعلق رقوم امانت بذمہ کالج

کیفیت کے سلسلہ میں ٹرسٹی صاحبان کی خدمتمیں کالج کی مالی حالت جو ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء کو تھی پیش کرتا ہوں اگرچہ ہر سال کالج کا بیلینس شیٹ طبع ہو کر ٹرسٹی صاحبان کی خدمتمیں روانہ کیا جاتا تھا مگر مروج الوقت اصول حساب کتاب سے جو شخص ناواقف ہو وہ کالج کی مالی حالت کا اندازہ ٹھیک طور پر نہیں کرسکتا تھا اسلئے اس سال میں نے کوشش کر کے کالج کی مالی حالت کا نقشہ اس طور سے مرتب کیا ہے جس سے ہر شخص بطور خود جانسکے کہ مدرستہ العلوم کے واسطے جس کے ہم ٹرسٹی ہیں کسقدر روپیہ کا انتظام کرنا ہی۔ (۲) میں نے اپنے عہدہ کا چارج لینے کے بعد اس امر سے پوری واقفیت حاصل کرنیکے لئے جملہ حسابات کالج کا معائنہ کیا اور اُن امانتوں کے نقشے دفتر رجسٹرار صاحب سے تیار کرائے جو بجٹ میں شاید نہیں ہوتے ہیں۔ ان حسابات کا تیار کرانا کوئی آسان کام نہ تھا اور بعد دشواری بسیار مفصل نقشہ جات دفتر رجسٹرار صاحب سے کئی مرتبہ تیار کرائے گئے جنمیں کچھ نہ کچھ غلطی پائی گئی بالآخر جولائی میں ایک صحیح نقشہ مولوی منظور احمد صاحب قائممقام رجسٹرار نے بہت محنت سے تیار کیا اور اُسکی جانچ میں نے آڈیٹر صاحبان سے کرائی جو اتفاق وقت سے اُس وقت کالج کے حسابات کی جانچ کر رہے تھے چنانچہ اُنھوں نے اپنی تحریر مورخہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۳ء میں اس کی صحت کا اطمینان دلایا ہی اس چٹھی کے ذیل میں نقل کیجاتی ہے۔ ”ایم اے او کالج علیگڈھ ۲۵ جولائی سنہ ۱۳ء

بخدمت نواب محمد اسحاق خاں صاحب۔ جناب والا۔ میں نے تمام امانت ہائے کالج کے حسابات کی آمدنی و خرچ کے بیلنس شیٹ (گوشوارہ کالج) کے ساتھ جانچ کی اور اُنکو درست پایا۔ مجھے اُمید ہی کہ یہ نقشہ جات تمام اطلاعیں جنکی آپکو ضرورت ہو دینگے“

آپکا نیازمند (دستخط) جکرس جی انشورنہ چارٹرڈ اکاونٹنٹ۔

۱۳۔ ان نقشوں سے پایا جاتا ہے کہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء کو کالج کے ہاتھ میں
۱۱-۴-۳۰۶۷۳۵ جملہ امانت ہائے خاص کی بابت ہونا چاہئیے لیکن فی الحقیقت
کالج کے پاس صرف ۸-۷-۵۰۸۱۱۲ تھے جس میں سے ۴-۳۳-۱۷۰۳۳ فکسڈ
ڈپارٹ میں جمع تھے اور باقی ۴-۱۳-۱۶۱۰۴۱ مختلف بنکوں میں زیر کرنٹ ڈپازٹ
تھے۔ اس لئے اصل اماتوں میں ۳-۱۳-۹۷۶۲۵۳ کی کمی تھی جس میں سے
۸-۰-۸۵۳۱۴ جو بطور پیشگی کے دیگر اخراجات کالج کے لئے اندرون سال دیئے
گئے تھے وہ اپریل و مئی میں وصول ہوگی۔ پس اصل رقم جس کا کالج کو انتظام کرنا

ہے ۷-۱۲-۹۳۴۴۸۲ ہے۔

وہ رقوم جن کے واپسی کی کالج کو امید ہے حسب نقشہ نمبر ۳۔ (الف)
۱۰-۱۱-۹۸۸۳۲ ہوتی ہیں اس کے علاوہ مطابق نقشہ نمبر (۴) ۱۰-۶-۴۶۳۱۱۱ کی
رقوم کالج میں ایسی ہیں جو کسی خاص غرض سے کالج کو نہیں دی گئی ہیں اور وہ اس
کمی میں صرف ہو سکتی ہیں ان تمام رقوم کا جمع خرچ ہو جانیکے بعد ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء
تک کے اخراجات کے متعلق وہ رقم جس کا ٹرسٹی صاحبان کو انتظام کرنا ہے
۱۱-۹-۳-۱۴۹۲۰ ہے۔ یکم اپریل سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء کیلئے اسکے علاوہ ۰-۰-۱۵۱۲۸۱ روپیہ
کی رقم جدید منظوریوں کے لئے درکار ہے۔ اس حساب کو آسانی سے سمجھنے کے لئے میں نے
تمام حسابات کو مندرجہ ذیل مدات میں تقسیم کیا ہے۔

مد اوّل میں وہ رقوم ہیں جو ہمارے پاس ڈپازٹ میں بمد امانت ہونی چاہئیے تھیں۔
مد دوم میں وہ رقوم شامل ہیں جو ہمارے پاس محفوظ ہیں۔
مد سوم میں وہ رقوم ہیں جو ہمارے حساب میں خرچ ہو چکیں اور جنکی تقسیم مندرجہ
ذیل دو حصوں میں کیگئی ہے۔
(الف) جنکی وصولی کی امید ہے اور کالج کو کچھ انتظام نہیں کرنا ہے۔

(ب) جن کا کالج کو انتظام خاص طور پر کرنا ہے۔

مد چہارم میں وہ رقوم ہیں جو کسی خاص غرض سے نہیں دی گئیں اور وہ اس کمی میں صرف ہو سکتی ہیں۔

۴۔ اسی سلسلہ میں چند رقوم یہاں علیحدہ دکھائی جاتی ہیں جو عرصہ سے کالج کے پاس بغیر کسی خاص وجہ کے زیر امانت ہیں۔ انکی باقاعدہ ضبطی ہو کر داخل حسابات ہو جانا چاہیئے کیونکہ ان میں سے سب تین سال سے بہت زیادہ زمانہ کی ہیں اور جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) مینیجر ڈمراون اسٹیٹ	۲۰۰ — ۰ — ۰
(۲) سید محمد رضا صاحب	۹۲ — ۰ — ۰
(۳) عبد الغنی صاحب	۶ — ۲ — ۰
میزان	۲۹۸ — ۲ — ۰

یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ رقوم کس غرض کے لئے بمد امانت جمع ہوئی تھیں ناحق سال بسال ان کا کھاتہ علیحدہ کھولا جاتا ہے۔ ان کو کالج کے فلوٹنگ اکاونٹ میں بجٹ کے اخراجات کے متعلق داخل کر دینا چاہیئے۔

۵- نقشہ نمبر (۱) رقوم ڈپازٹ (امانت)

۱- نام معہ رقم مدات جو پانچ سو یا پانچسو سے زائد ہیں یا خاص عطیات ہیں

نمبر	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	پرنس آف ویلز سائنس اسکول	۲۶۹۷	۰	۱	
۲	سرسید میموریل فنڈ	۱۵۰۸۹	۱۲	۹	
۳	عربک فنڈ	۲۹۲۲۸	۷	۱۰	
۴	فلوٹنگ کیپٹل (زر ریزرو فنڈ)	۴۴۷۸۰	۱۴	۴	
۵	فنڈ انعام و تمغہ	۵۵۰	۰	۴	
۶	فنڈ وظیفہ	۲۴۸۹	۱۰	۶	
۷	عطیہ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل	۲۳۶۲۷	۶	۱۱	
۸	عطیہ گورنمنٹ برائے اسکول انجنیری	۱۰۰۰۰۰	۰	۰	
۹	〃 〃 برائے کتب و آلات انجنیری	۴۴۳	۳	۰	
۱۰	〃 〃 برائے کتب ریاضی	۷۰۰	۰	۰	
۱۱	〃 〃 برائے آلات ریاضی	۲۰۰	۰	۰	
۱۲	〃 〃 اسکول لیونگ	۵۴۴	۱۴	۰	
۱۳	لا فنڈ	۴۵۰۷	۷	۱۱	
۱۴	دینیات فنڈ	۱۳۱۱	۱۰	۳	
۱۵	مہمانداری فنڈ	۸۵۳	۱۳	۶	

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱۶	انسٹیٹیوٹ پریس	۳۰۴۸	۱۲	۱	
۱۷	کمی منفعت ممتاز بورڈنگ ہوس	۱۸۱۱	۱۴	۶	
۱۸	اولڈ بوائز فنڈ	۱۰۳۸۵	۱۳	۶	
۱۹	ڈیوٹی فنڈ	۹۸۳۴	۱۳	۷	
۲۰	کانفرنس فنڈ	۲۴۸۱۴	۲۰	۶	
۲۱	ایم اے او کالج کلب	۸۱۴	۵	۱	
۲۲	بورڈنگ ہاؤس	۳۴۲۵	۸	۴	
۲۳	متفرق امانتیں	۳۲۳۱	۴	۰	(۱) اسمیں نواب صاحب کے دو ہزار روپیہ ہیں جو
۲۴	کرزن ہاسپٹل فنڈ	۵۸۵۱	۱	۷	ڈپارٹمنٹ کی بقایا میں منتقل ہونا چاہیے
۲۵	سنو ہنسر کل نمبر ۲	۱۱۲۱	۸	۳	(۲) نواب محسن الملک مرحوم کی ایک گاڑی
۲۶	" " نمبر ۴	۲۶۲۱	۱۲	۱۱	دو سو روپیہ میں فروخت ہوئی اسکا روپیہ
۲۷	مسجد فنڈ	۲۲۳۷	۶	۸	کالج میں امانت رکھا گیا تھا وہ تعمیر مقبرہ میں
۲۸	سوئمنگ اپریس فنڈ	۴۶۰۰	۱۵	۴	دینا چاہیے
۲۹	محسن الملک فنڈ	۳۳۲۴۴	۱۰	۸	(۳) ۳۲۷ روپیہ ۳ ر ۷ بہ امانت محسن الملک فنڈ میں
۳۰	مولوی سمیع اللہ خان فنڈ	۲۵۵۵	۰	۰	جس میں سے تعمیر مقبرہ کے متعلق باقی رقم
۳۱	فنڈ برائے رنگسازی مسجد	۸۳۰۵	۳	۰	منتقل کرنا چاہیے اور باقی محسن الملک فنڈ میں
۳۲	کرنل سید اللہ خان ہوسٹل	۵۰۰۰۰	۰	۰	
۳۳	فرنیچر فنڈ برائے کالج و اسکول وغیرہ	۳۲۲۴	۱۵	۴	
۳۴	فنڈ برائے عمارت اسکول	۵۵۵۳۱	۴	۰	نان ریکرنگ گرانٹ ۲۰۰۰۰ گورنمنٹ گرانٹ ۲۰۰۰۰ منافع بر فکسڈ ڈپازٹ ۱۵۵۳۱-۴
۳۵	کمرہ ہائے سر سید کورٹ	۱۲۰۰۰	۰	۰	

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۳۶	ساوا اسٹاف نزل	۱۰۰۰	۰	۰	
۳۷	بچت عمارت فنڈ قدیم	۳۲۰۶۵	۱	۳	
۳۸	مختلف رقوم داونی	۱۹۱۴۸	۹	۱۱	اسمیں سترہ ہزار روپیہ تنخواہ ہونگی مد کے ہیں جو اپریل
	میزان	۵،۳۳،۱۰۶	۶	۱۱	میں ادا ہوئیں باقی متفرق رقوم ہیں۔
۳۹	دیگر امانتہائے کالج جنکی تعداد پانچسو سے کم ہے (مجموعی) (ضمیمہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو)	۴۴۹۵	۱۲	۰	
	کل میزان امانتہائے کالج	۵،۳۷،۶۰۳	۴	۱۱	

یہ محض تفصیل امانتوں کی ہے جس سے کالج کی امانتوں کی مفصل کیفیت ظاہر ہوگی یعنی ان رقوم کا کالج امین ہے۔ مگر اسقدر رقم نقد موجود نہیں ہے۔ جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

۴ — نقشہ نمبر (۲) میزان رقوم مندرجہ بالا یعنی ۱۱ - ۴ - ۵،۳۷،۶۰۳ روپیہ میں سے مندرجہ ذیل رقوم ہمارے پاس موجود ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	فکسڈ ڈپازٹ میں	۱،۶۰،۷۳۳	۱۰	۴	
۲	مختلف بنکوں میں	۴۱،۰۷۱	۱۳	۴	
	میزان	۲،۱۱،۸۰۵	۷	۸	

اسکے علاوہ مجموعی رقوم جو دوران سال میں خرچ ہوگئی ہیں مگر بعد میں وصول ہوگئیں انکی میزان ۸ - ۰ - ۴۱،۳۵۸ روپیہ ہے اس طور سے منجملہ رقوم مندرجہ بالا کے ہمارے پاس نقد ۴ - ۸ - ۲،۵۳،۱۶۳ موجود تھے پس مقدار اس روپیہ کی جسکا انتظام ہمکو کرنا ہے ۷ - ۱۲ - ۲۸۴۳۹ ہے جس کی تفصیل نقشہ نمبر ۳ میں درج ہے۔

۷۔ نقشہ نمبر ۳ (الف) مدات جو قابل وصول ہیں اور جن کا کالج کو انتظام نہیں کرنا ہے۔

(۲۳۸۸۹ - ۱۱ - ۱۰)

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	گرل اسکول	۵۲۱۱	۲	۳	یہ رقم گرل اسکول سے واپس آئیگی۔
۲	ممتاز بورڈنگ ہوس	۱۶۹۴	۷	۱	اس رقم میں سال بسال کرایہ کی فیس اس بورڈنگ کے حساب میں جمع کیجاتی ہے۔
۳	مقبرہ نواب محسن الملک	۲۲۱	۱۵	۶	گاڑی کی قیمت ۲۰۰ روپیہ منہا کرکے باقی رقم مبلغ ۲۳۷ روپیہ ہیں سے جو بعد محسن الملک فنڈ جمع سے ادا ہونی چاہیے۔
۴	وظیفہ تعلیم یورپ	۴۳۵۶	۱	۴	یہ رقم سر آغا خاں کی گرانٹ سے واپس ہوگی جو سال بسال وصول ہوتا ہے
۵	کرایہ کوٹھی مولوی سمیع اللہ خاں	۱۰۷۵	۰	۰	یہ رقم ریاست بھوپال سے کرایہ کی بابت وصول ہوگی۔
۶	کمرہ ہائے پختہ سرسید کورٹ	۱۲۴۱	۳	۸	اس خرچ کیلئے خاص قوم امانت موجود ہیں انہیں سے انکا جمع خرچ ہوجانا چاہیے۔
۷	رہن جعفر منزل	۱۰۰۰۰	۰	۰	یہ زر رہن ہے جو بوقت فک الرہن وصول ہوگا اور ۰-۲-۵۱۸۳ کے قریب وصول ہوچکا ہے

نقشہ نمبر ۳ (ب) مدات جنکا کالج کو اب انتظام کرنا ہی ۹ - ۰ — ۲۶۰۵۵۰

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	مرمت مکان مولوی سمیع اللہ خان صاحب - اسکی بابت کوئی تجویز مناسب ہونا چاہئے۔	۴۰۱۱	۹	۵	یہ رقم کالج نے بلحاظ آسایش صاحبزادہ صاحب حمید اللہ خان صاحب صرف کی تھی۔
۲	صاحب باغ	۱۱۷۴۲	۱۰	۴	یہ رقم صاحب باغ کی پورانی عمارت کو قابل رہایش طلبا بنانیکی غرض سے صرف ہو چکی ہے۔
۳	مشتاق منزل	۱۱۲۴۵	۱	۷	یہ عمارت مسجد کے قریب ایک لکچر روم تیار ہوا ہی بنام نہاد مشتاق منزل
۴	عمارت اسکول	۳۲۷	۰	۳	
۵	مکان محرر صیغہ تعمیرات	۴۲۷	۱۴	۹	
۶	گودام	۳۲۰۷	۱۲	۱۰	متعلق سامان صیغہ جائداد کالج
۷	مکان معلم صاحبزادہ نواب وقار الملک بہادر	۹۲	۵	۹	
۸	کوٹھی ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب	۹۹۶۵	۲	۳	یہ عمارت جاری ہی۔
۹	مکانات ہندوستانی اسٹاف	۱۶۰۲۶	۱۱	۰	
۱۰	ماڈل بلڈنگ	۵۶۴	۱۴	۹	
۱۱	اسٹامنٹ ہاؤس	۲۹۸۰	۴	۴	
۱۲	انگلش اسٹاف کوارٹر	۱۱۶۴۵	۷	۸	

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱۳	پاخانے جدید	۳۰۱۱	۵	۸	
۱۴	لکچر روم جدید	۱۶۴۹۶	۱۴	۱۱	
۱۵	سائنس لیبوریٹری اسکول	۶۰	۴	۰	
۱۶	توسیع یونین کلب	۹۴۹۴	۱۳	۸	اس مد میں ۹-۸-۹۹۹۹ عہ وصول ہو چکے تھے جنکی تفصیل یہ ہے ہز ہائنس نواب صاحب رامپور کے دس ہزار اور باقی متفرق چندے اور کل خرچ ۵-۶-۱۹۴۹۴ عہ لہذا ۸-۱۳-۹۴۹۴ کا انتظام کرنا ہے
۱۷	نشو سرکل نمبر ۱	۲۹۰۸۱	۱۴	۹	یہ روپیہ غلطیوں سے زائد صرف ہوا ہے
۱۸	" " نمبر ۲	۲۹۶۳۳	۸	۱	
۱۹	حصول اراضی	۳۹۸۵۰	۱۳	۷	اس مد میں ابھی اب کسی سے روپیہ آنے کی امید نہیں ہے۔
۲۰	استقبال پرنس آف ویلز	۵۵۵۶	۱۵	۸	یہ رقم تشریف آوری پرنس آف ویلز والیر صاحب کابل کے موقع پر صرف ہوئی اور اب تک یہ حساب صاف نہیں ہوا آڈیٹر بھی کئی سال سے اسکے صاف ہونیکی شکایت کرتے ہیں اسکا انتظام ضروری ہے
۲۱	امیر صاحب کابل	۴۸۰۹	۱۰	۰	
۲۲	چکی چونہ	۳۳۷۶	۱۱	۲	یہ مدات صیغہ تعمیرات سے متعلق ہیں ابتک کوئی قابل اطمینان صورت تصفیہ کی پیدا نہیں ہوئی کوشش جاری ہے شاید کوئی قابل اطمینان صورت نکل آئے
۲۳	بلڈنگ سٹاک	۱۳۴۵۰	۱۵	۰	

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۲۴	صرف خرید مکان مولوی زین العابدین صاحب مرحوم	۷۰۱	۴	۶	کل میزان ۶ - ۱۳ - ۴۴۰۸۰ ہوا
۲۵	صرف تعمیر منٹو سرکل نمبر ا	۲۵۰۰۰	۰	۰	[illegible]
۲۶	صرف خرید ارتلڈ ہوس از ڈیوٹی	۷۲۳۱	۱۱	۱۱	
۲۷	صرف وقف فنڈ پیروی مقدمہ	۲۰۰	۰	۰	
۲۸	ورکنگ اخراجات	۳۴۷	۱۳	۲	
	میزان الف و ب	۲۸۴۴۳۹	۱۲	۷	

۹ - نقشہ نمبر ۴ - مندرجہ ذیل ایسی رقوم ہیں جو کسی خاص غرض سے نہیں دی گئی تھیں اور وہ اس کمی میں صرف آسکتی ہیں -

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	(الف) عمارتوں میں (فنڈ قدیم)	۳۶۸۶۵	۱	۳	
	(ب) ،، عطیہ کرنل عبید [illegible]	۵۰۰۰	۰	۰	
		۸۶۸۶۵	۱	۳	
۲	دیگر اخراجات میں				
	عطیہ ہز مجسٹی امیر صاحب	۲۳۶۲۷	۶	۱۱	
	ٹرسٹیز وفاداری فنڈ	۸۵۳	۱۳	۹	
		۲۴۴۸۱	۵	۶	

کل میزان ایسی رقوم کی ۱۱۱۳۴۲ - ۲ - ۱۰ ہوتی تھی جسکا جمع خرچ ہونیکے بعد بھی ۱۴۹۲۰۳ - ۹ - ۱۱ کا اور انتظام ہونا ضروری ہوگا مگر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ گذشتہ سال کی سنڈیکیٹ و بورڈ آف ٹرسٹیان نے قریب ۱۲۸۱۵ روپیہ کے بلڈنگ وغیرہ کے واسطے مزید منظور کئے ہیں - اسلئے رقوم جنکا کھو امانتوں کو پورا کرنیکیلیے واپس کرنا لازمی ہوگا ۲۱۰۴۸۴ - ۹ - ۱۱ ہوگی اس رقم کے متعلق تصفیہ فرمایا جاوے کہ کس طرح یہ بہم پہنچائی جاوینگی - خلاصہ ان اعداد کا ایک جگہ آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں

ضمیمہ نمبر ۲

رقوم جنکی منظوری سنڈیکیٹ نے بعد ۳۱ مارچ ۱۳ء لغایت ۳۱ دسمبر ۱۳ء متفرق اجلاس میں دی ہیں اور جنکا انتظام بھی کالج کو کرنا ضروری ہے

نمبر شمار	تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ	کیفیت
۱	برائے فرنیچر وغیرہ ہنٹو سرکل	۰	۰	۲۵۰۰	
۲	شیڈ برائے گاڑی گوڈہ	۰	۰	۵۵۰	
۳	صاحب باغ	۰	۰	۵۸۰	
۴	کنواں کوٹھی لاٹس صاحب	۰	۰	۵۰۰	
۵	شاگرد پیشہ جعفر منزل	۰	۰	۲۰۰۰	
۶	سائنس اسکول	۰	۰	۱۵۰۰	
۷	چاروں ہنٹو سرکلوں کے پچھلے حصے درست کرنے اور تمام ضروریات پورا کرنے کے لیے کالج فنڈ سے منظور کیے گئے	۰	۰	۴۰۰۰۰	
۸	مرمت سڑک	۰	۰	۱۲۳۰	
۹	نقل فیصلہ ہائی کورٹ بمقدمہ رام دیال	۰	۰	۱۲۸	
۱۰	قیمت مکان امیرالدین ٹھیکہ دار	۰	۰	۱۵۰	
۱۱	برائے نقشہ کالج ہال	۰	۰	۱۵۰	
۱۲	پانی ہنٹو سرکل	۰	۰	۵۰۸	
۱۳	مکان ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب	۰	۰	۱۴۸۵	
	میزان	۰	۰	۵۱۲۸۱	

کیفیت نسبت مدات اٹھارہ و انیس

ان دونوں مدوں کے کاغذات اندراج ایجنڈا سالانہ جلسہ کے لئے میرے پاس بہت تنگ وقت میں پہونچے چونکہ وقت بہت کم رہگیا ہے اور ایجنڈے کا چھپنا اور اجرا ملتوی نہیں ہوسکتا لہذا اس تحریک کو میں بغیر اپنے نوٹ کے درج ایجنڈا کرتا ہوں۔ اگر ضرورت معلوم ہوئی تو عنقریب اپنا نوٹ اسکے متعلق باضابطہ پیش کرنے کی عزت حاصل کرونگا۔

متعلقہ مد ہیژدہم

خطوط حاجی محمد صالح خان صاحب شروانی ٹرسٹی مدرسۃ العلوم علیگڈہ

بعالی خدمت جناب آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم

جناب والا۔ السلام علیکم۔ آج دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ایجنڈا سالانہ میٹنگ ٹرسٹیان کا مطبع میں چھپنے کے واسطے جارہا ہے۔ مجھے چند رزولیوشن پیش کرنے ہیں جنکو بسبب خرابی طبیعت نہیں لکھ سکا تھا۔ آج جلدی میں لکھکر پیش کرتا ہوں۔ معاف فرمائیے مسودہ ہی بھیجے دیتا ہوں صاف کرانے میں دیر ہوگی اسکو ایجنڈا سالانہ میں درج فرماکر مشکور فرمائیں۔

آپکا صادق

(خاکسار)

صالح شروانی ٹرسٹی ۱۷ دسمبر ۱۹۱۳ء

مراسلہ نمبر ۲ - تحریکات حاجی محمد صالح خانصاحب ٹرسٹی
متعلقہ مد نمبر دوم

بعالی خدمت جناب ٹرسٹی صاحبان مدرسۃ العلوم علیگڈھ

مخدومی - السلام علیکم

بنظر صواب دید کالج میں جناب کے سامنے چند رزولیوشن پیش کرنیکی عزت حاصل کرتا ہوں۔ مجھکو جناب کی توجہ سے امید ہے کہ خاص طور پر غور فرماکر فیصلہ فرمایا جائیگا۔ اور مجھکو قوی امید ہے کہ جناب ان رزولیوشن سے اتفاق فرماوینگے۔ میں اسوقت زیادہ تشریح خواستی کی ضرورت نہیں خیال کرتا۔ اگر مجبوراً ضرورت ہوئی تو آیندہ مفصل رائے پیش کرونگا۔

نوٹ متعلق رزولیوشن نمبر (۵)

مدرسۃ العلوم میں تعطیل کلاں کالج کی پندرہ جولائی سے پندرہ اکتوبر تک اور اسکول کی شروع اگست سے پندرہ اکتوبر تک ہمیشہ ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ امتحان اکثر مارچ یا شروع اپریل میں ہوتے ہیں۔ اور نتیجۂ امتحان جون میں نکلتا ہے۔ پس یہ زمانہ طلبا نتیجۂ امتحان کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ اور نتیجہ نکلنے کے بعد داخل ہونے دیر نہیں ہوتی کہ کالج کی تعطیل کلاں تین ماہ کی ہوجاتی ہے۔ اس طرح قریب سات ماہ تعطیل رہتی ہے۔ علاوہ اس کے محرم کی تعطیل ۱۲ یوم کی تعطیل بڑے دن کی۔ اور تعطیلیں اس کے علاوہ ہیں۔ پس اس حالت میں غور فرمایا جاوے کہ پڑھائی کے کسقدر روز ہوئے۔ قدرتاً فروری میں تیاری امتحان کے واسطے

چھٹی ہو جاتی ہے۔

نوٹ متعلق رزولیوشن نمبر (۶)

بجٹ میٹنگ ایسے وقت میں ہمیشہ ہوتی ہے کہ ایک کثیر حصہ روپیہ کا صرف ہو جاتا ہے باہر سے جو ٹرسٹی صاحب بجٹ پر اعتراض کرتے ہیں وہ اس بنا پر قابل توجہ نہیں خیال کئے جاتے کہ بڑا حصہ بجٹ کا صرف ہو چکا ہے۔ نیز پراکسیاں تمام مخالف آراکی گلو تراشی کر دیتے ہیں۔ اور یہ ہی اصلی باعث ڈفی سٹ کا ہے۔ جبتک کہ ٹرسٹی صاحب کافی توجہ بجٹ پر نہیں فرماوینگے یہ ہی ابتریاں ہوتی رہینگی!۔

نوٹ متعلق رزولیوشن نمبر (۱۶)

سال گزشتہ ہی پراکسی سسٹم کے خراب نتائج پر میں نے روشنی ڈالی تھی۔ اب اس سال کا تجربہ پھر مجھکو مجبور کرتا ہے کہ میں دوبارہ جناب کی توجہ مبذول کروں۔ سال گزشتہ میں کافی بحث کر چکا ہوں اس وقت زیادہ عرض کرنا فضول معلوم ہوتا ہے۔ یہ جناب خیال فرماسکتے ہیں کہ پراکسی سسٹم کے وجود سے نہ میرا ذاتی نقصان ہے۔ نہ عدم موجودگی سے میرا کوئی نفع ہوگا۔ جسطرح دوسرے ٹرسٹی پراکسی سسٹم سے نفع اٹھاتے ہیں میں بھی نفع حاصل کرسکتا اور پراکسی منگانیکی کوشش کرسکتا ہوں لیکن ان حضرات سے جو اکثر میٹنگ میں شامل ہوتے ہیں پوشیدہ نہیں ہے کہ پراکسیاں کس طرح حاصل کی جاتی ہیں اور پراکسیاں صحیح فیصلہ کا کس طرح خون کرتی ہیں بہرحال میرا کام رزولیوشن پیش کرنیکا ہے۔ فیصلہ جناب کے اختیار میں ہے۔ یہ تو مجھکو یقین ہے کہ جبتک پراکسی ٹرسٹی صاحبان بھیجنا بند نہ فرمائینگے پراکسی سسٹم کا رفع دفع ہونا محال ہے۔ دستخط (محمد) صالح شروانی ٹرسٹی۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء

رزولیوشن نمبر (۱)

عہدہ داران کالج و اسکول کا فرض ہوگا کہ قانون ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ جو اس وقت تک نافذ ہو چکے ہیں یا آیندہ نافذ ہوں اُنکی پوری پابندی کریں۔ بحالت خلاف ورزی اپنے عہدے سے علیحدہ خیال کئے جاینگے:۔

رزولیوشن نمبر (۲)

آنریری سکرٹری۔ جوائنٹ سکرٹری اور ہر ایک ٹرسٹی کا فرض ہوگا کہ جب کسی عہدہ دار کو خلاف ورزی قانون کا مرتکب پاویں تو سنڈیکیٹ میں معاملہ کو پیش کریں۔ سنڈیکیٹ کا فرض ہوگا کہ بعد جواب لینے کے شکایت کئے ثابت ہونے پر اُس عہدہ دار کو جس کے متعلق شکایت کیگئی ہے۔ عہدہ سے معطل کردے۔ اور اس کے بعد جو اجلاس ٹرسٹیان اول منعقد ہو اُسمیں آخر فیصلے کے واسطے پیش کریں۔ آخری فیصلہ کا ٹرسٹیز باڈی کو جو اجلاس میں شریک ہونگے اختیار ہوگا:۔

رزولیوشن نمبر (۳)

جس عہدہ دار کی شکایت کیگئی ہے اور جسکو سنڈیکیٹ نے معطل کیا ہو۔ ٹرسٹیز کے سامنے اپیل کا حق ہوگا:۔

رزولیوشن نمبر (۴)

رزولیوشن نمبر ا و ۲ و ۳ کا اثر آنریری سکرٹری و جائنٹ سکرٹری و ٹرسٹیز پر بھی عاید ہوگا:۔

رزولیوشن نمبر (۵)

بعد اختتام سالانہ امتحان تعطیل کلاں ہوا کریگی جس طرح سے گورنمنٹ کالج و اسکولوں میں ہوا کرتی ہیں :-

رزولیوشن نمبر (۶)

میں تحریک کرتا ہوں کہ بجٹ میٹنگ کا اجلاس لازمی اپریل میں ہونا چاہئیے :-

رزولیوشن نمبر (۷)

جملہ تحریکیں یا کاغذات بکیفیت آنریری سکرٹری کو یا کسی اور ٹرسٹی کو سالانہ میٹنگ یا بجٹ میٹنگ یا اور کسی میٹنگ کے متعلق ٹرسٹیوں کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں وہ ایجنڈے کے ساتھ روانہ کی جائینگی جو تحریریں بعد کو روانہ کی جائینگی وہ خلاف قانون ہونگی اور میٹنگ میں اُن بیرون میعاد تحریرات پر کوئی بحث نہ ہوسکیگی۔ نہ پیش کی جاسکینگی :-

رزولیوشن نمبر (۸)

اگر آنریری سکرٹری ذاتی ضرورت یا کالج کے اغراض سے علیگڈھ سے باہر جائے تو اُس زمانہ میں جبتک آنریری سکرٹری باہر رہے جائنٹ سکرٹری کے پاس چارج کالج کا رہیگا

رزولیوشن نمبر (۹)

دفعہ ۱۲ حرف (الف) و (ب) میں بجائے فائنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ ہونا چاہئیے :-

رزولیوشن نمبر (۱۰)

دفعہ ۱۲۸ میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ پڑھنا چاہیے۔ اور یہ حق سنڈیکیٹ کو اس وقت بھی حاصل ہے۔

رزولیوشن نمبر (۱۱)

بموجب قاعدہ ۱۳۲ حرف (د) سکرٹری کا فرض ہوگا کہ اکتوبر کے مہینے میں جسقدر جگہ ٹرسٹیوں کی خالی ہوں اور جسقدر امیدواران ٹرسٹی شپ کے نام دفتر آنریری سکرٹری میں اُس وقت تک آگئے ہوں سب کی ایک فہرست مرتب کرکے ٹرسٹیوں کے پاس بھیجدے اور یہ بھی اطلاع دے کہ آیا میٹنگ کا ایجنڈا کس تاریخ جاری ہوگا۔ ٹرسٹیوں کا فرض ہوگا کہ اپنی آرائے یا کوئی رزولیوشن جن کو پیش کرنا مناسب خیال کرتے ہوں یا جن امیدواران ٹرسٹی شپ کے نام ایجنڈے میں درج ہونیکے واسطے مناسب خیال فرمائیں ایسے وقت پر روانہ فرمائیں کہ تاریخ مقررہ روانگی ایجنڈہ سے ۱۵ یوم پیشتر دفتر آنریری سکرٹری میں پہونچ جائیں۔ اسی طرح بجٹ میٹنگ و دیگر میٹنگ کے بھی تقرر تاریخ کی اطلاع آنریری سکرٹری کو تاریخ روانگی ایجنڈہ میٹنگ سے ایک ماہ قبل ٹرسٹیوں کو دینا لازمی ہوگی۔

رزولیوشن نمبر (۱۲)

کمیٹی ڈائرکٹران تعلیم السنہ مختلفہ بموجب قاعدہ ۹۹ قائم ہونا لازمی ہے جس کا اسوقت وجود نہیں ہے میں تحریک کرتا ہوں کہ مقرر کی جائے۔

رزولیوشن نمبر (۱۳)

در ترمیم قانون سنڈیکیٹ دفعہ $\frac{۳۶}{۳}$ اگر کسی پروفیسر کی جگہ خالی ہو تو آنریری سکرٹری

بعد مشورہ پرنسپل و انجوکیشن ممبر جس امیدوار کو چاہے سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرے۔ سنڈیکیٹ اگر اتفاق کرے تو آخری منظوری کے واسطے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کریگی۔ اور اگر سنڈیکیٹ مناسب خیال کریگی تو اور کوئی طریقہ بضوابط دیدعمل میں لائیگی۔

رزولیوشن نمبر (۱۴)

(ترمیم دفعہ ۳/۲۱ قانون سنڈیکیٹ) اگر وہ شخص جو اسطرح نامزد کیا گیا ہے ہندوستان میں موجود نہو اور نیز بنظر فوائد کالج اُس کا جلد آنا ضروری ہو خواہ پرنسپل کے واسطے نامزد کیا گیا ہو خواہ پروفیسری کے واسطے۔ ایسی حالت میں سنڈیکیٹ کی نامزدگی ایسی خیال کی جائیگی کہ ٹرسٹیوں نے اُس کا تقرر منظور کر لیا ہے۔

رزولیوشن نمبر (۱۵)

ٹیچنگ اسٹاف کی رخصت۔ الاونس ایام رخصت۔ قائم مقامی۔ تبدیلی۔ قائم مقامی۔ سفرخرچ۔ معطلی۔ برطرفی۔ استعفیٰ۔ پنشن۔ کرایہ مکانات کے قواعد جاری ہونے چاہئیں۔ جو کہ گورنمنٹ میں اس وقت نافذ ہیں۔

رزولیوشن نمبر (۱۶)

میں تحریک کرتا ہوں کہ کوئی ترمیم قانون ٹرسٹیان سے ثابت کیا جائے۔

۱۹ مراسلہ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب متعلقہ رزولیوشن نمبر ۱۲

بعالیخدمت جناب والا آنریری سکرٹری صاحب کالج علیگڈہ۔

جناب والا تسلیم۔ یکم جنوری آیندہ کے جلسے کے لئے جو ایجنڈا جاری ہوا ہے اُس کی

مد سوم ضمن (ج) پر غور کرنیکے سلسلہ میں جو میری رائے قرار پائی ہے۔ اُس کے لحاظ سے میں ذیل کی تحریک آیندہ سالانہ اجلاس ٹرسٹیان میں پیش کرنیکی غرض سے جناب کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جناب اسکو سالانہ جلسہ کے اجنڈے میں شامل فرماکر ممنون فرمائینگے:۔

دفعہ ۵۴ اسکیم سنڈیکیٹ پاس شدہ اجلاس سالانہ ٹرسٹیان مدرستہ العلوم علیگڈھ منعقدہ ۳۰ و ۳۱ جنوری و یکم فروری ۱۹۰۸ء ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

دفعہ ۵۴ سوائے اُن صورتوں کے جہاں اُنہیں بالتصریح بیان کیا گیا ہو۔ ہر ایک کارروائی یا تجویز سنڈیکیٹ کی بہ منظوری ٹرسٹیان کالج ہوگی۔ ٹرسٹیان کو اختیار ہوگا کہ ان تجاویز کو منظور کریں یا ترمیم کریں یا نامنظور کریں یا سنڈیکیٹ کو واسطے نظر ثانی کے واپس کریں۔"

اس دفعہ کے مطابق سنڈیکیٹ کے تمام فیصلے ٹرسٹیوں کی رائے کے مطیع ہیں جسکے معنی یہ ہیں کہ سوائے ان امور کے جنکی نسبت بالتصریح سنڈیکیٹ کو آخری فیصلہ کرنیکا اختیار دیا گیا ہو ہر ایک معاملہ میں سنڈیکیٹ کا فیصلہ بغیر منظوری ٹرسٹیان کالج نافذ اور ناطق نہیں ہوسکتا۔ یا سنڈیکیٹ کے کسی قاعدہ میں اس اختیار کی کہیں تصریح نہیں کی گئی اور نہ کسی امر کے متعلق سنڈیکیٹ کا فیصلہ ناطق قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے دفعہ ۵۴ کے منشا کے مطابق سنڈیکیٹ کا کوئی فیصلہ بھی بغیر ٹرسٹیوں کی منظوری کے نافذ اور ناطق نہیں ہونا چاہئیے۔ مگر اس وقت تک جو عملدرآمد رہا ہے اُس کے مطابق سنڈیکیٹ کا کوئی فیصلہ ٹرسٹیوں کی منظوری کے لئے ملتوی نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ اگر ایسا ہو تو کام میں حرج واقع ہو لیکن جو منشا دفعہ ۵۴ کا ہے اس پر عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے اب ضرورت اس کی ہے کہ سنڈیکیٹ کے قواعد میں ایسی اصلاح کی جائے اور دفعہ ۵۴ کی منشا کی اس طرح توضیح کیجائے کہ جو مقصد اس قاعدہ سے تھا وہ پورا ہو اور کام میں عملاً دقت

پیش آئے اس کا طریقہ یہ ہے کہ سنڈیکیٹ کے کام پر غور ہو کر یہ قرار دیا جائے کہ کونسے امور ایسے ہیں کہ جنکے لئے ٹرسٹیوں کی منظوری لازمی ہے۔ اگر ایسا کر دیا گیا تو جو عملی وقت آنریری سکرٹری کو پیش آتی ہے وہ رفع ہو جاویگی۔ اسلئے میں تحریک کرتا ہوں کہ آیندہ سالانہ جلسہ میں آنریری سکرٹری صاحب سے خواہش کی جائے کہ موجودہ قواعد سنڈیکیٹ میں دفعہ ۶ کی منشا کے لحاظ سے اور نیز گزشتہ تجربہ کی بنا پر جس اصلاح کی ضرورت ہو اس کے متعلق وہ اسکیم طیار کرکے سالانہ اجلاس کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر ٹرسٹیان کالج کے پاس بھیجدیں اور سالانہ جلسہ کو اس اسکیم پر غور کرکے اور اُس کے متعلق فیصلہ کرنیکے لئے ملتوی کیا جاوے اور بجٹ پاس ہونیکے وقت جلسہ ملتویہ سالانہ کا بھی اجلاس کرکے اس معاملہ کو طے کیا جاوے

(خاکسار)

دستخط آفتاب احمد خاں۔

۲۰ دسمبر ۱۹۱۳ء

مطبوعہ احمدی پریس علی گڈھ

ضمیمہ کاغذ نمبر ۳ اجنڈا سالانہ

جلسہ منعقدہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع

کیفیت یعنی یادداشت آنریری سکرٹری کالج متعلق مد ہیڈ دھم

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۱) : اس رزولیوشن کے اول حصہ سے کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا - لیکن آخری فقرہ اس کا بہت خطرناک ہی — خلاف ورزی قانون خفیف بھی ہوسکتی ہی - اُس میں اور اہم خلاف ورزی میں کوئی تفریق نہیں کی گئی ہی — سب کی ایک ہی اور انتہائی سزا رکھی گئی ہی جو مناسب نہیں ہی - اگر ذرا ذراسی بات میں عہدہ سے علحدگی ہونے لگی تو کالج کی ملازمت کی طرف سے سخت بے اطمینانی اور بد دلی پیدا ہوجائیگی جو مضر ہی اور وہ شعر جو نادر شاہ کے روبرو پڑھا گیا تھا صادق آئیگا :

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

اس وجہ سے افسوس ہی کہ میں بحالت موجودہ اس قاعدہ کی تائید نہیں کرسکتا ॰

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۲) : اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہی سوائے اس کے کہ دفعات مندرجہ ذیل کے ہوتے ہوئے اس کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - اور قواعد کی تبدیلی صرف ایسی صورتمیں مستحسن ہوگی

ہے کہ موجودہ قواعد میں کوئی خرابی یا کمی ہو — دفعہ ۱۵۱ کی رو سے موجودہ قانون معاہدہ ہے درمیان ٹرسٹیان کالج و ملازمان کالج کے اور معاہدہ کی خلاف ورزی مستلزم سزا ہوتی ہے — دفعات ۲۲۹ و ۲۳۰ میں یورپین عہدہ داروں اور دفعات ۲۴۶و۲۴۷ میں ہندوستانی عہدہ داروں کے لیے طریقہ کارروائی دیا ہوا ہے اور دفعات ۷۸/۲۴ و ۷۸/۲۷ میں سنڈیکیٹ کے اختیارات اس بارہ میں دیئے ہوئے ہیں اور میرے خیال میں موجودہ حالت کے لیے یہ کافی معلوم ہوتے ہیں — جب تک ان کی تبدیلی کے لیے کوئی خاص وجہ معلوم نہ ہو میں تائید کرنے سے قاصر ہوں ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۳) : دفعہ ۷۸/۲۴ میں اپیل کا حق اُن کو دیا گیا ہے جن کو موقوف کرنا سنڈیکیٹ کے اختیار میں ہے — لیکن معطلی کا اپیل میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کیونکر ہوسکتا ہے — بعد معطلی کے ہمیشہ جرم کی تحقیقات ہوتی ہے اور صفائی یا سزا عمل میں آتی ہے — اور اگر سزا ٹرسٹیان کالج کی بڑی جماعت سے ہوتی ہے تو اپیل کہاں ہوگا — البتہ سنڈیکیٹ کے فیصلہ کا اپیل ممکن ہے اور اُس کے لیے قاعدہ موجود ہے — مزید قواعد کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۴) : جب میں نے مندرجہ بالا رزولیوشنوں کی تائید نہیں کی ہے تو یہ بھی لازماً بغیر میری تائید کے ہوگا ، بالخصوص جبکہ یہ آنریری کام کرنے والوں کی بابت ہے — اگر اس قسم کا قانون پاس ہوا تو [illegible] عزت شخص کام کرنے کی عزت حاصل نہ کرسکے گا — مجھے جز سے سخت اختلاف ہے ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۶

رزولیوشن نمبر (۵) : اس تجویز سے مجھے پورا اتفاق ہے ، صرف اس ترمیم کے ساتھ کہ اس کا نفاذ بعد پانی کی نکاسی (Drainage) کے انتظام کے ہو ، یعنی اُس وقت اس کا عملدر آمد ہو جبکہ ملیریا بخار کا اندیشہ کم ہو جائے — سالہا سال سے یہ خیال چلا آرہا ہے کہ برسات میں علی گڑھ کی آب و ہوا خراب زیادہ ہوتی ہے اور طلبہ کے بہت بیمار پڑنے کا اندیشہ ہے — مجھ سے زیادہ جن لوگوں کو یہاں کا تجربہ ہے وہ

اسی رائے پر قائم ہوں — اس وجہ سے بغیر اس کا انتظام کئے ہوئے ایسی
سخت ذمہ داری لینی مناسب نہیں ہے — میں نے حال میں
مسٹر تھیو ڈور ماریسن صاحب سے اس ہی معاملہ میں مشورہ کیا تھا، مگر ان
کی رائے اس تبدیلی وقت تعطیل کی بابت بوجوہ بالا قطعاً خلاف ہے ۔

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۹

رزولیوشن نمبر (۴) : یہ تجویز بادی النظر میں نہایت مستحسن
ہے مگر عملاً اس پر کاربند ہونا اس وقت تک ناممکن ہے جب
تک کہ ہم کو بجٹ کے لئے آخر مارچ تک کے حقیقی اخراجات و
آمدنی کے اعداد کا لینا ضروری ہے جس کے لئے حساب 15 اپریل
تک کھلا رہتا ہے — اس کے بعد میزانوں وغیرہ میں اپریل کا مہینہ ختم
ہو جاتا ہے — لہذا مئی میں بجٹ تیار ہو کر سب سنڈیکیٹ و فنانس کمیٹی
میں پیش ہوتا ہے اور طبع ہو کر جلد سے جلد جون میں ٹرسٹی صاحبان
کے پاس جا سکتا ہے اور جولائی میں جلسہ ہو سکتا ہے — چنانچہ
امسال ایسا ہی ہوا — اگر بہت جلدی کی جائے تو شاید دو چار ہفتہ
اور قبل جلسہ بجٹ میٹنگ منعقد ہو سکے — ہاں اگر حقیقی اخراجات
و حقیقی آمدنی کی مدات نکال دی جائیں تو محض تخمینہ جب
چاہے جب تیار ہو سکتا ہے، اور بجٹ میٹنگ مارچ میں ہو جانا
ممکن ہے — مگر وہ اعداد بہت زیادہ غیر واقعی ہونگے ۔

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۶

رزولیوشن نمبر (۷) : میری رائے میں آنریری سکرٹری کو اور
دوسرے ٹرسٹیوں کو اس قدر پابند کردینا مناسب نہیں ہے —
بعض اوقات بعد اجرائے ایجنڈا کے کوئی تحریر شائع کرنی
ضروری ہوتی ہے — چنانچہ مثال کے طور پر یہی تجاویز جناب
حاجی محمد صالح خاں صاحب کی پیش کرتا ہوں جو وہ بوجہ
ناسازی مزاج کے قبل سے نہ روانہ فرما سکے اور نہایت آخیر وقت
میں میرے پاس پہونچیں جب کہ میں اپنی یادداشت کے
لئے ان کو روک نہیں سکتا تھا، ورنہ سالانہ جلسہ کے انعقاد کی
آخری تاریخ کے لحاظ سے ایجنڈا وقت پر جاری نہ ہو سکتا — نیز
خود جناب حاجی صاحب موصوف ان تجاویز کے ساتھ اپنی تفصیلی

یادداشت نہ شامل فرما سکے اور حسب ضرورت ان کو پیش کرنے کی اپنے عنایت نامہ میں اطلاع دیتے ہیں — ایسی قسم کی ضرورتیں ہمیشہ پیدا ہو جاتی ہیں — لہذا کوئی سخت پابندی مناسب نہیں ہے ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۶

رزولیوشن نمبر (۸) : اس تجویز کے متعلق بھی میں یہی عرض کروں گا کہ دفعہ ۴۶ ۱ میں آنریری سکرٹری اور جائنٹ سکرٹری کے تعلقات اور تقسیم کام اور فرائض کی پوری تشریح ہے قاعدہ کوئی خاص ضرورت اُس کی تبدیلی کی نہ دکھائی جائے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کیونکر اُس میں ترمیم کی جائے — کالج کے روز مرہ کے کام جن کے رکنے سے ہرج کار کا اندیشہ ہوتا ہے وہ پورے طور سے جائنٹ سکرٹری صاحب کے چارج میں کردیئے جاتے ہیں — البتہ جو کام باہر رہکر بھی آنریری سکرٹری انجام دے سکتے ہیں اُن کو خود جائنٹ سکرٹری صاحب بھی آنریری سکرٹری کے سامنے پیش ہونے کا حکم دیدیتے ہیں اور کام میں کبھی دقت یا کسی قسم کا مناقشہ درمیان ان دونوں اعلی عہدہ داروں کے نہیں پیدا ہوا تو پھر کیوں بے ضرورت قاعدہ تبدیل ہو ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۶

رزولیوشن نمبر (۹) : چونکہ یہہ تجاویز جناب حاجی صاحب نے جاری میں تحریر فرمائی ہیں اس لئے دفعات ۷۸/۱۴ و ۷۸/۱۲ قواعد سنڈیکیٹ کی نظر انداز ہوگئی ہیں جس میں بجائے فنانس کمیٹی کے یہہ اختیارات اب بھی سنڈیکیٹ کردیئے گئے ہیں — لہذا یہہ تحصیل حاصل ہے ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۶

رزولیوشن نمبر (۱۰) : جناب حاجی صاحب کو اس میں بھی تھوڑا سا مغالطہ ہوا ہے — دفعہ ۷۸/۱۵ میں سنڈیکیٹ کو بجائے ٹرسٹیوں کے اس قسم کے اخراجات جدید منظور کرنے کا اختیار دیا گیا ہے — فنانس کمیٹی کی سفارش اب بھی قایم رہتی ہے — اور چونکہ بجٹ بنانا فنانس کمیٹی کا کام ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ بجٹ کے بھی جو زاید رقوم منظور ہوں وہ فنانس کمیٹی کی سفارش سے ہوں — البتہ چونکہ ایسے

اخراجات فوری ہوتے ہیں - لہذا سنڈیکیٹ منظوری دیدیتا ہے اور پھر
کو ٹرسٹیوں سے منظوری لیلی جاتی ہے، ورنہ ہرج کار کا اندیشہ ہے -
میرے خیال میں دفعہ ۷۸/۱۵ میں جو ترمیم دفعہ ۱۳۸ کی ہے وہ
ٹھیک ہے اور غالباً حاجی صاحب کا بھی اس سے اتفاق ہے - مزید
ترمیم ضروری نہیں ہے *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۷

رزولیوشن نمبر (۱۱): بموجب قاعدہ ۱۳۲ حرف (و) کے ٹرسٹی صاحبوں کے
عہدوں کے خالی ہونے کی اطلاع اجلاس میں دینی ضروری ہے نہ کہ اس قدر
قبل سے بذریعہ تحریر کے جیسا کہ جناب حاجی صاحب تجویز فرماتے ہیں -
قانون کی رو سے سالانہ جلسہ دسمبر یا جنوری میں ہونا ضروری ہے اور
علی العموم جنوری میں ہوتا ہے، لہذا ٹرسٹی صاحبان کو اپنی تجاویز
نومبر کے مہینہ میں بھیجدینی چاہئیں - اور بجٹ میٹنگ کے لئے
بعد مارچ کے جلد سے جلد کرنے کا قاعدہ ہے، لہذا اس کے لئے تجاویز
فروری میں آجانا چاہئیں - بجائے اس کے کہ ٹرسٹی صاحبان تھوڑی
سی زحمت اپنے اوپر گوارا فرمائیں ایسی کوئی تجویز کردینا جس سے
آنریری سکرٹری کا کام بہت بڑھ جائے مناسب نہیں معلوم ہوتا - میں
اس تجویز کی تائید کرنے سے قاصر ہوں *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۷

رزولیوشن نمبر (۱۲): مجھے اس تجویز سے کامل اتفاق ہے اور یہ
میں مسئلہ سنڈیکیٹ آیندہ میں پیش کرنے والا ہوں *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۷

رزولیوشن نمبر (۱۳): دفعہ ۷/۸ ۱۳ میں عہدہ داروں کے نامزد کرنے کا قاعدہ
ہے - ترمیم میں جناب حاجی صاحب خود امیدواروں کو سنڈیکیٹ کے سامنے
پیش کرنے کی تجویز فرماتے ہیں جو بعض حالتوں میں ناممکن ہوگا؛ کیونکہ
وہ انگلستان میں ہونگے اور محض رونمائی کے لئے ان کو ہندوستان
بلانا طول امل ہے - اگر یہ مراد جناب حاجی صاحب کی نہیں تھی
تو پھر ترمیم بے ضرورت ہوئی جاتی ہے، کیونکہ اب بھی عمل یہی ہے -
کہ پرنسپل صاحب کے پاس درخواستیں جمع ہوتی ہیں، وہ سب

پر اپنی راے لکھکر آنریری سکرٹری کے سامنے پیش کرتے ھیں جو ایجوکیشن ممبر سے راے لیتے ھیں (اگرچہ قواعد میں ایجوکیشن ممبر کی راے لازمی نہیں ھے) - اور اگر وہ اور آنریری سکرٹری متفق ھو جاویں تو ایک یا چند نام سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرتے ھیں - اگر سنڈیکیٹ نے منظور کیا تو آخری منظوری کے لیے ٹرسٹی صاحبان کے سامنے یہہ معاملہ پیش ھوتا ھے - اور اس کے لیے قاعدہ ۸۷/۳ کافی ھے - قواعد میں کسی ممبر انچارج صیغہ جات کو کوئی خاص اختیار نہیں دیئے گئے ھیں - لہذا کسی خاص ترمیم کی ضرورت نہیں معلوم ھوتی *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۸

رزولیوشن نمبر (۱۴) : میرے خیال میں یہہ تجویز نئی جناب حاجی صاحب کی تحصیل حاصل ھے - دفعہ ۸۷/۳ میں نہ آخری اختیار سنڈیکیٹ ھی کو دیاگیا ھے - البتہ قبل سنڈیکیٹ میں آنے کے بصورت پرنسپل کے عہدہ کے آنریری سکرٹری و پریسیڈنٹ کا اتفاق کرنا اور بصورت دیگر پروفیسران کے عہدہ کے آنریری سکرٹری و پرنسپل کا اتفاق کرنا شرط ھے - اور میرے خیال میں یہہ شرط مناسب ھے - تبدیلی کی کوئی وجہ نہیں معلوم ھوتی *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۸

رزولیوشن نمبر (۱۵) : جہاں تک مجھے معلوم ھے اُن اُمور کے متعلق جو قواعد اس وقت کالج میں نافذ و موجود ھیں وہ گورنمنٹ کے ھی قواعد سے اخذ کیئے گئے ھیں - البتہ ھماری خاص ضروریات کے لحاظ سے اور کفایت کو مد نظر رکھکر کچھہ کچھہ ترمیم کے ساتھہ یہہ قواعد بنائے گئے ھیں - اگر بجنسہ گورنمنٹ کے قواعد رکھے گئے تو ھمارا خرچ زیادہ پڑے گا - چنانچہ اسی کا اندازہ کرنے کے لیئے پنشن کی اسکیم کا مشورہ کرنے کی تجویز ھوچکی ھے تاکہ دیکھا جائے کہ بونس دینے میں کفایت ھے یا پنشن میں - رخصت کے متعلق سرکاری قواعد کی روسے ھرسال ایک مہینہ کی پریولیج لیو کا حق ھوتا ھے - اس طرح پر تین برس میں تین ماہ کی پریولیج لیو اور تین ماہ کی تعطیل کلاں ملاکر چھہ ماہ کے لیئے یوروپین پروفیسران ولایت جاسکیں گے اور اُن کو پوری تنخواہ دینی ھوگی — حالانکہ اس وقت صوم لیو میں ھم اُن کو تین ماہ کے

لهذا صرف ۳/۴ تنخواه دیتے هیں — اس کے علاوه گیاره سال پر ایک سال
کي فرلو کا حق نصف تنخواه پر هوگا — وقس علی هذا — لهذا جب
تک مفصل اسکیم سامنے نهو اور هر پهلو سے نه دیکها جائے که کن
قواعد میں همارا فائده هے ، میں لاعلمي کي حالت میں ایسي رائے
نه دونگا جس سے آئنده معلوم هوکه همارا مالي نقصان هوا — اگر
کسي خاص قاعده میں سقم هے تو جناب حاجي صاحب مهرباني
فرما کر اس کو بالتفصیل پیش فرمائیں — موجوده صورت میں اس
تجویز کي تائید میں نهیں کرسکتا *

کاغذ نمبر ۳ صفحه ۵۸

رزولیوشن نمبر (۱۹) : پارسال جناب نواب خان بهادر محمد
مزمل الله خان صاحب نے بحیثیت قایم مقام آنریري سکرٹري کے اس
باره میں کافي طور پر اس تجویز سے اختلاف کے وجوه دکها دئے تهے اور
اس کي بنا پر یهه تجویز نا منظور هوئي تهي — امسال میں بهي
کوئي وجه اپنے معزز همعصر کي رائے کے خلاف چلنے کي نهیں پاتا جو
دیرینه تجربه کي بنا پر انهوں نے قایم فرمائي تهي — اگر پراکسي سسٹم
موقوف هوا تو ترمیم قواعد تو بالکل غیر ممکن هو جائیگي — کیونکه
اس میں ۲/۳ تعداد ٹرسٹیان کا متفق هونا لازم هے یعني کم از کم ۷۲
ٹرسٹي صاحبان کا متفق آرا هونا اور یهه صرف پراکسي کے ذریعه سے
ممکن هے — کیونکه ۸۰ ٹرسٹي صاحبان کا شریک جلسه هو سکنا ایک وقت
میں عملاً بهت مشکل هے — اصولاً تو چاهے سو کے سو ٹرسٹیوں کا حاضر
هونا فرض کرلیا جائے مگر انسانوں کي ضروریات اور موقعات کا لحاظ رکهکر
عملاً ایسا هونا قریب قریب نا ممکن کے هے — کم از کم تجربه ایسا هي
ظاهر کرتا هے *

محمد اسحاق خان عفي عنه
آنریري سکرٹري کالج

۷ جنوري سنه ۱۹۱۴ ع

یادداشت آنریری سکرٹری متعلق مد نوزدہم

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کے پیش کردہ رزولیوشن سے مجھے اتفاق ہے ، صرف اس قدر ترمیم کے ساتھ کہ عمل اسکیم تو بعد کو حسب اُن کی تجویز کے میں پیش کروں گا ، مگر وہ دو امور جو میں نے یکم جنوری کے جلسہ میں پیش کئے تھے اور ترمیم قواعد قرار دے کر وہ ملتوی ہوگئے اُن پر اسی جلسہ ۳۱ جنوری میں غور و خوض ہو جائے اور وہ حسب ذیل ہیں :—

ترمیم نمبر (۱) اگر سکرٹری کی کوئی تحریک سنڈیکیٹ سے مسترد ہو جائے تو اُن کو اختیار ہو کہ بورڈ آف ٹرسٹیز میں بطور اپیل کے اُس معاملہ کو پیش کریں اور تا فیصلہ ٹرسٹیان سنڈیکیٹ کی تجویز پر عمل نہ ہو *

(نوٹ) اس مد کے متعلق نواب وقار الملک بہادر نے جو اپنی رائے یکم جنوری کے جلسہ کے واسطے تحریر فرمائی تھی اور وہ مجھکو بعد کو موصول ہوئی اور اُس جلسہ میں پیش نہ ہوسکی ، ذیل میں درج کرتا ہوں :—

نواب وقار الملک بہادر تحریر فرماتے ہیں کہ " آنریری سکرٹری صاحب کو سب سے زیادہ مشکل یہہ ہے کہ اگر اُن کی مرضی کے خلاف سنڈیکیٹ سے فیصلہ ہو جائے اور وہ اُس کو کالج اور قوم کے حق میں مضر خیال کریں تو اس وقت اُس کے واسطے چارہ کار کیا ہے — میری صاف رائے اس باب میں یہہ ہے کہ اُس حالت میں آنریری سکرٹری کو اختیار ہوگا کہ سنڈیکیٹ کے فیصلہ کو ملتوی کرکے بعجلت ممکنہ اُس معاملہ کو ٹرسٹیوں کے سینٹ کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش کردے — میرا خود ہی بعض اوقات اس پر عمل تھا اور اس کے بدون کوئی آنریری سکرٹری اس قدر بڑی ذمہ داری کو جو قوم نے اُس کے سپرد کی ہے انجام نہیں دے سکتا ، اور یقین ہے کہ ایسے واقعات عملاً زیادہ پیش نہ آیا کریں گے " *

ترمیم نمبر (۲) اصولاً بورڈنگ ہاؤس کے صیغہ کا انتظام براہ راست خاص زیرنگرانی آنریری سکرٹری کالج کے رہنا چاہئیے *

متذکرہ بالا ترمیمات نمبر (۱) و (۲) کے متعلق جو کچھ میں اینوئل میٹنگ کی کمیٹی میں لکھ چکا ہوں وہ مکرر ذیل میں درج کرتا ہوں ۔ اسکے علاوہ اگر ضرورت ہوئی تو جلسہ کے وقت اور زیادہ وضاحت کے ساتھ اس کے متعلق عرض کرونگا ۔

کمیٹی متعلق نمبر (۱) : اس سے میرا مقصد سنڈیکیٹ کو بیکار کرنے کا نہیں ہے اور نہ آنریری سکرٹری کالج کے لئے کوئی اختیار ضرورت سے بڑھ کر یا حد سے زیادہ وسیع چاہتا ہوں — میرا مقصد اس سے صرف اُن تجاویز کی اپیل سے ہے جو محض پارٹی فیلنگ کی وجہ سے خفیف میجارٹی سے سنڈیکیٹ میں پاس ہوں – میں خود ہرگز پسند نہ کرونگا کہ اُن تجاویز کی اپیل کروں جو حق پسندی کے ساتھ بڑی میجارٹی سے منظور ہوں — اگر شاذونادر ایسی تجاویز کی اپیل کرنی بھی پڑے جس کا حق مجھکو اب بھی حاصل ہے تو اس آخرالذکر صورت میں قبل فیصلہ ٹرسٹیان میں سنڈیکیٹ کی تجویز کے خلاف عمل جاری کرنا کسی طرح پسند نہ کرونگا — اور نہ میرا یہہ خیال ہے کہ اس مجوزہ اختیار کے مل جانے پر میں ہی اُس تجویز کا اپیل کرونگا جو سنڈیکیٹ میری منشاء کے خلاف پاس کردے — ہرگز نہیں – بلکہ بنظر احتیاط میں ٹرسٹی صاحبوں سے جو اختیار طلب کر رہا ہوں وہ صرف اس غرض سے ہے کہ اگر کوئی تجویز کسی اہم معاملہ میں ایسی پاس ہوجائے جس کو میں اپنی نیک نیتی سے محض ذاتی مخالفت پر مبنی سمجھوں اور بر بنائے نفع کالج اُس کا اپیل کرنا ضروری خیال کروں تو بہ حالت اشد ضرورت اپنی رائے کے مطابق عمل جاری کرسکوں — نیز میری یہہ بھی خواہش نہیں ہے کہ اس طرح میں کوئی بڑی رقم جس کو سنڈیکیٹ نے نامنظور کردیا ہو خرچ کرڈالنے کا مجاز ہوجاؤں — ہرگز نہیں – ایسی ذمہ داری میں خود اپنے اوپر لینا نہیں چاہتا — البتہ چھوٹی رقموں کے لئے جو بوقت اشد ضرورت کے خرچ کرنی پڑیں اُن کے واسطے یقیناً آنریری سکرٹری کالج کے اختیار عارضی پر بھروسہ کرنا لازم ہے — اس قسم کا اختیار بموجب دفعہ ۸/۱۴ ۷/۵ کے آنریری سکرٹری کالج کو بہ ماتحتی سنڈیکیٹ اب بھی حاصل ہے — وہی اختیار متذکرہ بالا خاص صورت میں بہ ماتحتی ٹرسٹیان کالج اپیل کی حالت میں بھی حاصل ہونا چاہیئے — یہہ بھی صرف

رہے کہ ہر حالت میں آنریری سکرٹری کو سنڈیکیٹ کی تجاویز کے خلاف اپیل کرنے کے وجوہ ٹرسٹیوں کے سامنے مفصل پیش کرنے ہونگے اور ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ کالج کے مفاد کے لحاظ سے جب تک بہت قوی وجوہ اُس کے پاس نہ ہونگے ' آنریری سکرٹری کبھی ایسی بات پیش نہ کرے گا جس میں ذرا بھی اندیشہ ہو کہ ٹرسٹی صاحبان اُس سے اتفاق نہ فرمائیں گے اور اپیل کو نامنظور کردیں گے — یہہ تجویز جو میں نے پیش کی ہی اُس سے کسی قاعدہ کی ترمیم لازم نہیں آتی ' کیوں کہ دفعہ ۷۸ کی رو سے ٹرسٹیوں کو سنڈیکیٹ کی تمام تجاویز مسترد کردینے کا اختیار ہی — اور کہیں کسی قاعدہ میں یہہ نہیں لکھا ہی کہ جس وقت سنڈیکیٹ کی کوئی تجویز پاس ہو تو اسی وقت اس پر عمل کرنا بھی لازم ہی — لہذا محض ایک رزولیوشن کے ذریعہ سے میری تجویز منظور ہوسکتی ہی ❊

کیفیت متعلق نمبر (۲) :اس کے متعلق صرف اس قدر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بورڈنگ ھاوس کا کام میرے خیال میں اسی قسم کا ہی کہ جس سے آنریری سکرٹری کا تعلق ذاتی براہ راست ہونا چاہیئے — اس ذمہ داری کے لیئے میں سوائے درد سری کے کوئی ذاتی نفع نہیں ہی مگر آنریری سکرٹری کی تمام ذمہ داریوں کو مد نظر رکھکر ہر طرح یہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ یہہ صیغہ اُسی کے پاس رہے اور سوائے پرنسپل کالج کے اور کسی دوسرے صاحب کا اُس میں دخل نہ ہو — کیونکہ اس صورت میں خط و کتابت بہت بڑھ جائے گی اور کام میں طوالت اور دیر ہوگی ؛ اس وجہ سے کہ آنریری سکرٹری کا واسطہ تو ہر حالت میں قایم رہیگا — اور نیز آپس میں اختلاف آرا کا اندیشہ ہی جس سے پرنسپل صاحب کو دقت پیش آئے گی اور ڈسپلن پر برا اثر پڑیگا — تربیت کے متعلق جملہ خط و کتابت آنریری سکرٹری کالج سے طلبا کے والدین کرتے ہیں اور اُس کو اپنا اطمینان کرنا لازم ہوتا ہی جو وہ خود براہ راست پرنسپل صاحب سے کیا کرتا ہی جو بحالت علحدہ ممبر ہونے کے اُس کو لازمی طور سے اُن کی وساطت سے کام کرنا ہوگا اور ہر خفیف امر میں اُن کی معرفت کارروائی کرنی ہوگی۔ جس سے سوائے طوالت اور ہرج کے اور کوئی نتیجہ نیک نہیں پیدا ہوسکتا— اگر ٹرسٹی صاحبان کے نزدیک میری یہہ رائے صائب ہو تو میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ اس کو بطور اصول کے ہمیشہ کے لیئے طے فرمادیں کہ یہہ صیغہ براہ راست آنریری سکرٹری کے پاس رہیگا ❊

اپیل مطابق دفعہ ۷۸ قواعد سنڈیکیٹ

مذکورہ بالا ترمیم نمبر (۲) کے لیئے کہ بورڈنگ ہوس کا کام اصولاً آنریری سکرٹری کے پاس رہے موجودہ ٹرسٹیان کالج کی مجموعی تعداد کے ۲/۳ ووٹوں کا آنا قطعی فیصلہ کے لیئے ضروری ہے — اور ممکن ہے کہ اس قدر ووٹ بہم نہ ہوں ، اس لیئے بموجب قاعدہ ۷۸ قانون سنڈیکیٹ کے میں سنڈیکیٹ مورخہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع کی تجویز کا اپیل بھی پیش کرتا ہوں اور وہ حسب ذیل ہے :—

اپیل

اجلاس سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع نے بورڈنگ ہوس کا صیغہ جناب عبدالمجید خواجہ صاحب کے سپرد کیا ہے — اس تجویز کے خلاف میں ٹرسٹی صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس تجویز کو مسترد فرمائیں اور بورڈنگ ہوس کا چارج آنریری سکرٹری کالج کے ہی پاس رکھیں *

محمد اسحاق خاں عفی عنہ
آنریری سکرٹری کالج

انسٹیٹیوٹ پریس ، علی گڈہ۔

اختلافات و ترمیمات

متعلقہ

تحریکات مندرجہ اجنڈا اجلاس سالانہ ٹرسٹیان

مدرسۃ العلوم علی گڈھ

منعقدہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء بمقام علی گڈھ

۱۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء تک ٹرسٹی صاحبان کی جانب سے جسقدر تحریری رائیں بابت تحریکات مندرجہ فہرست کارروائی (اجنڈا) سالانہ میٹنگ کے وصول ہوئی ہیں بموجب دفعہ ۳۲ ضمن (۵) قوانین و قواعد ٹرسٹیان ملاحظہ کے لیے ارسال ہیں - اگر کوئی ٹرسٹی صاحبان اپنی رائے میں تبدیلی فرمانا چاہیں تو بواپسی ڈاک اپنی رائے سے مطلع فرمائیں -

جن ٹرسٹی صاحبوں نے ابتک اپنی تحریری رائیں ارسال نہیں فرمائیں ہیں اگر شریک اجلاس نہوسکیں تو حسب منشا دفعہ ۳۲ قوانین مذکور زاکسی ارسال فرماسکتے ہیں

(خاکسار) محمد اسحاق خاں

آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم

۱۸ - جنوری سنہ ۱۹۱۴ء

مد اول

انتخاب ٹرسٹیان

اس مد کی بابت جس جس قدر ووٹ آئے اُنکا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	نام	تعداد ووٹ
۱	مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور	۱۳
۲	آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال	۱۱
۳	سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ	۳
۴	مسٹر سلطان احمد صاحب بیرسٹر کلکتہ	۲
۵	مسٹر محمد علی صاحب جناح بیرسٹر بمبئی	۶
۶	ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری	۱۱
۷	سید مصطفیٰ حسین صاحب رضوی۔ اولڈ بوائے	۶
۸	ڈاکٹر ناظر حسین صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۷
۹	مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۴
۱۰	مولوی نور الحسن خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر	۵
۱۱	مسٹر تصدق احمد صاحب بی اے۔ بیرسٹر۔ علیگڈھ	۱
۱۲	مولوی محمد فائق صاحب وکیل فیض آباد	۴
۱۳	آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر۔ بمبئی	۱۳
۱۴	مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور	۸
۱۵	خان بہادر عبد المجید خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر	۴

مدد دوم

استعفا فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ والی لوہارو

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ افسوس کیساتھ منظور ہی۔ ۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ کوئی الشان خلاف مرضی ٹرسٹی نہیں ہوسکتا ہی۔ استعفا منظور کرنا لازم ہی۔ ۳۔ محمد یعقوب صاحب۔ افسوس کیساتھ استعفا منظور ہی ۴۔ قاضی عزیز الدین صاحب منظور ہی ۵۔ نواب غلام احمد خاں صاحب کلانی افسوس کیساتھ منظور کرلینا چاہی۔ ۶۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ ایسے بزرگ کی خدمات سے کالج کا محروم رہنا قابل افسوس معاملہ ہی۔ جناب موصوف بیحد شکریہ کے مستحق ہیں کہ جناب نے واقعی حالات کو ظاہر فرمادیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جب بھی اور جو بھی ٹرسٹی	۱۔ سید سجاد حیدر صاحب۔ بغیر کافی وجہ کے میری راے میں حضرت موصوف کا استعفا منظور نہ کرنا چاہئے آخر اس ناراضی کا باعث ہوگا ۲۔ مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی۔ ای۔ میری راے میں نواب صاحب بہادر سے پھر التجا کیجاے کہ استعفا واپس فرمائیں ۳۔ نواب مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ کسی طرح میرا دل نہیں چاہتا کہ میں ایسے نامور شخص کی استعفٰی کی منظوری دوں لہذا نواب محتشم الیہ سے ایکبار اور گذارش کیا چاہئے کہ وہ کالج سے ترک تعلق نہ فرمائیں ۴۔ ایچ ایم ملک صاحب۔ میری راے یہ ہی کہ جناب والی سے یہ عرض کیجاے کہ اسوقت میں آپ جیسے بزرگوں کا کالج کے ٹرسٹی شپ سے مستعفی ہونا مناسب

منظوری

صاحب کسی وجہ سے بھی کالج کی خدمت
نہ کرسکیں تو فرض اول ہے کہ ٹرسٹی شپ
سے کنارہ کشی اختیار فرمایئں اسواسطے
کہ ٹرسٹی شپ نام ہے خدمت گذاری کا
یہ اعزازی عہدہ نہیں ہے اور راستبازی
کے ساتھہ علیحدگی بھی ایک خدمت ہے

۷۔ مولوی نذیر احمد صاحب۔ چونکہ حضور
نواب صاحب بہادر نہایت اصرار
کے ساتھہ کنارہ کش ہونیکا ارادہ ظاہر
فرماتے ہیں اسلیئے نہایت افسوس
کے ساتھہ استعفا منظور کرنیکے سوائے
چارہ نہیں۔ الا امید ہے کہ حضور ممدوح
کالج کی فلاح وبہبودی کے ساتھہ اپنی
ہمدردی اور عنایت کو بدستور قائم
رکھیں گے۔

۸۔ مولوی احمد علیخاں صاحب منظور ہے۔

۹۔ شیخ غلام صادق صاحب۔ نہایت
افسوس سے منظور ہے۔

۱۰۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ افسوس
کے ساتھہ منظور ہے۔

نامنظوری

نہیں معلوم ہوتا لہذا جناب اپنی دنیوی
معاملات کی مصروفیت کی نسبت کالج
کے کاموں کو زیادہ اہم سمجھکر اسکے مفاد
کے لیے۔ دماغی ومالی مدد کرنے کی
کوشش وسعی کریں۔ یا ایسی درخواست
ٹرسٹی بورڈ کی جانب سے جائے تو خوب ہے

۵۔ نواب سید علی حسن خان صاحب۔ نواب
صاحب کا استعفا دینا نہایت افسوسناک
ہے جناب ممدوح کے قومی و اسلامی جذبات
سے ضرور امید کیجاسکے کہ وہ اپنے
مشاغل زندگی کی طویل فہرست کے
ایک گوشہ میں اپنے قومی کالج کے مشغلہ
کو جگہ دینے میں دریغ نفرماویں۔

ع۔ این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر

۶۔ کنور محمد اکرام علیخان۔ نہایت افسوس ہے
کہ ایسا حامیان قوم سرپرستی سے چشم پوشی
فرمانا چاہتے ہیں۔ میری رائے میں
حتی الامکان جناب ممدوح کو پھر توجہ دلانا
چاہیئے۔

نامنظوری	منظوری
	۱۱- مولوی محمد فایق صاحب - افسوس کے ساتھ منظور ہی-
	۱۲- مسٹر احسان الحق صاحب - افسوس کے ساتھ منظور ہی-

مد سوم

مکرر انتخاب آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علیخان بہادر کے- سی- وی او- بی- ایس- آئی- کے- سی- آئی- ای- برعہدہ پریسیڈنٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم من ابتداے فروری سنہ ۱۹۱۴ء لغایت آخر جنوری سنہ ۱۹۱۶ء

نامنظوری	منظوری
	۱- سید محمد باقر صاحب - بدل وجان منظور
	۲- مولوی نظام الدین حسن صاحب منظور
	۳- محمد یعقوب صاحب - نہایت خوشی کے ساتھ انتخاب نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علیخاں صاحب بہادر کا بعہدہ پریسیڈنٹ ٹرسٹیان منظور ہی
	۴- قاضی عزیز الدین صاحب - بسروچشم منظور ہی- نواب صاحب سے بہتر پریسیڈنٹ ٹرسٹیوں کو ملنا ممکن نہیں خدا اُنکو زندہ وسلامت رکھے-
	۵- حاجی محمد صالح خانصاحب - منظور

منظوری	نامنظوری
۶- سید سجاد حیدر صاحب - ضرور منظور ہے انکے احسانات کا یہی ایک ادنی اعتراف ہے۔	
۷- مولوی نذیر احمد صاحب - منظور	
۸- مولوی رحیم بخش صاحب - منظور	
۹- مولوی طفیل احمد صاحب - منظور	
۱۰- مولوی احمد علیخاں صاحب - نہایت خوشی سے منظور ہے۔	
۱۱- شیخ غلام صادق صاحب - نہایت خوشی سے منظور ہے۔	
۱۲- منشی نیاز محمد خاں صاحب - نہایت خوشی کے ساتھ منظور ہے۔	
۱۳- مرزا سعید الدین احمد خاں صاحب - منظور -	
۱۴- منشی محمد فائق صاحب - منظور -	
۱۵- ایچ - ایم - ماکس صاحب منظور ہے	
۱۶- نواب سید علی حسن صاحب - میں نہایت زور کیساتھ تائید کرتا ہوں کہ نواب صاحب بہادر دوبارہ ہمارے کالج کے پریسیڈنٹ انتخاب کیے جاویں	

نامنظوری	منظوری
	جناب ممدوح کے اکرامات کے اعتراف سے کسیطرح عہدہ برا نہیں ہو سکتے ۱۷- مسٹر احسان الحق صاحب بخوشی منظور ہی- ۱۸- کنور محمد اکرام علیخاں صاحب- منظور

مد چہارم

اجازت فراہمی روپیہ برائے تعمیر و سامان اسکول جدید معہ بورڈنگ ہوس بذریعہ قرض و ڈبنچر سسٹم کے

نامنظوری	منظوری
۱- مولوی نذیر احمد صاحب- اسکے متعلق جو اسکیم تیار کیجائے اُس کی منظوری ٹرسٹیان سے حاصل کرنا ضروری ہوگا تاکہ ٹرسٹیان کو بھی مالی ذمہ داری کی تفصیل معلوم ہو سکے- ۲- کنور محمد اکرام علیخاں صاحب- میں اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا-	۱- سید محمد باقر صاحب- منظور ۲- نواب سربلند جنگ مولوی محمد حمید اللہ خان صاحب- جو لوگ ڈبنچر خریدنی چاہیں وہ خرید سکتے ہیں- ۳- مولوی نظام الدین حسن صاحب منظور ۴- مولوی محمد یعقوب صاحب- اول بذریعہ ڈبنچر کے روپیہ کی فراہمی کیجائے اگر یہ طریقہ کامیاب ثابت نہو تب قرضہ لیا جاسے- ۵- قاضی عزیز الدین صاحب- منظور ہی ۶- نواب حسام احمد خاں صاحب کلکتہ- منظور

منظوری	نامنظوری
۷- سید سجاد حیدر صاحب - بذریعہ ڈبنچر سسٹم کے منظوری - میری راے میں ڈبنچر ترجیحاً ڈسٹینان کالج اور اولڈ بوائز کو دیئے جائیں - بشرطیکہ درخواستیں ضرورت سے زیادہ وصول ہوں - ۸- مولوی رحیم بخش صاحب - منظور - ۹- مولوی طفیل احمد صاحب - منظور **ترمیم** ۱۰- مولوی احمد علیخاں صاحب - اجازت فراہمی روپیہ سے انکار کسیکو نہیں ہوسکتا - علاوہ قرض و ڈبنچر سسٹم کے چندہ بھی اس عمارت کے لیئے فراہم کرنا ضرور ہی اور میں خود دو سو روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں جب چندہ سے روپیہ وصول نہو تو ڈبنچر کا طریقہ اختیار کیا جانا مناسب ہی - ۱۱- شیخ غلام صادق صاحب - منظور ہی ۱۲- منشی نیاز محمد خاں صاحب - اتفاق ہی ۱۳- مرزا سعید الدین احمد صاحب - منظور ہی - ۱۴- مولوی محمد فائق صاحب - منظور	

نامنظوری	منظوری
	(۱۵) ایچ - ایم - ملک صاحب - منظور ہے (۱۶) نواب سید علی حسن خان صاحب - منظور ہے مگر بشرط امید قومی ڈیپوٹیشن کو مقدم رکھنا زیادہ مناسب ہے - (۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب حسب سفارش سنڈیکیٹ منظور ہے - اولڈ بوائے ایسوسی ایشن سے درخواست کیجائے کہ ممبران ایسوسی ایشن بذریعہ ڈیپوٹیشن اس رقم کا ایک حصہ فراہم کریں -

پنجم

انتخاب ۴۰ ممبران برائے مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن

نامنظوری	منظوری
(۱) مولوی نظام الدین حسن صاحب - ہر ٹرسٹی بحیثیت عہدہ رکن یونیورسٹی ہونا چاہئے - بالفعل ۴۰ کا انتخاب کیا گیا - (۲) خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب میری رائے میں ٹرسٹیان کو مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے حکم کی تعمیل اُن کے سیلف رسپکٹ کے خلاف ہے ہمارا کالج ہے جسکے ہم ٹرسٹی ہیں اُسکو یونیورسٹی بنانے کی تجویز ہے کوئی وجہ نہیں ہے کہ سب ٹرسٹیان اسکے ممبر نہ ہوں -	(۱) ایچ ایم ملک صاحب - چونکہ بعض لیڈران قوم کے طبع شدہ کالج کے اجزاء سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ہماری خواہش کے مطابق ہمیں یونیورسٹی کا چارٹر نہیں دینا چاہتی تو یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے انتخاب کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی لیکن لیکن ووٹ طلب کئے گئے ہیں لہذا فہرست ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ کا خانہ منظوری پر کیا گیا -

ووٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ

نمبر	نام ٹرسٹی	پتہ	تعداد منظوری
۱	خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خان صاحب	الہ آباد	۳
۲	نواب وقار الدولہ وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب انتصار جنگ بہادر	امروہہ	۱۶
۳	آنریبل ممتاز الدولہ نواب سر محمد فیاض علیخاں صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ کے سی۔ آئی۔ ای۔ کے سی۔ وی۔ او۔	پہاسو	۱۱
۴	سید محمد میر صاحب وکیل۔	میرٹھ	۲
۵	خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب رئیس بھیکم پور۔	علی گڈھ	۱۴
۶	نواب مولوی عبد المجید صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ سی۔ آئی۔ ای۔	الہ آباد	۸
۷	سید محمد علی اسکوئر۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ سشن جج	مراد آباد	۹
۸	شمس العلماء مولوی سید امجد علی صاحب ایم اے	بانکی پور پٹنہ	۲
۹	نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی علی یار خان بہادر موتمن جنگ	حیدرآباد	۱۵
۱۰	میر عاشق علی صاحب رئیس	بلائی علیگڈھ	۲
۱۱	مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل وکیل	لکھنؤ	۶
۱۲	حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس	دتاولی علیگڈھ	۸

نمبر	نام ٹرسٹی	پتہ	تعداد منظوری
۱۳	مولوی حشمت اللہ اسکوائر سی ایس	فرخ آباد	۴
۱۴	شمس العلما مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی	پانی پت کرنال	۴
۱۵	صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب	علی گڈہ	۱۵
۱۶	مولوی علاء الحسن صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر	کانپور	۵
۱۷	آنریبل جسٹس خان بہادر مولوی محمد شاہ دین صاحب	لاہور	۱۵
۱۸	خواجہ سجاد حسین صاحب بی اے	جالندہر	۱۰
۱۹	خان بہادر مولوی سید اشرف الدین احمد صاحب	ہوگلی	۲
۲۰	صاحبزادہ سلطان احمد خاں اسکوائر	گوالیار	۶
۲۱	آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب	امرتسر	۵
۲۲	نواب زادہ نصر اللہ خاں اسکوائر	بمبئی	۳
۲۳	سید زین الدین صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر	علیگڈہ	۶
۲۴	محمد اسلم حیات خاں صاحب ایڈیشنل جج	گوجرانوالہ	۲
۲۵	میجر سید حسن صاحب بلگرامی	علی گڈہ	۱۳
۲۶	منشی نیاز محمد خاں صاحب بی اے پلیڈر	جالندہر	۴
۲۷	مولوی نذیر احمد صاحب بی اے - ایل ایل بی	سری نگر کشمیر	۳
۲۸	آنریبل جسٹس محمد رفیق صاحب	الہ آباد	۱۲
۲۹	مولوی محمد بدر الحسن صاحب	لکھنؤ	۴
۳۰	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس - بھیکم پور	علیگڈہ	۱۲
۳۱	آنریبل نواب فتح علیخاں بہادر قزلباش - سی - آئی - ای - رئیس	لاہور	۶

نمبر	نام ٹرسٹی	پتہ	نشان منظوری
۳۲	نواب مرزا سعید الدین احمد خان بہادر رئیس	دہلی	۲۰
۳۳	نواب محمد اسحاق خان صاحب بہادر سی ایس آنریری سکریٹری مدرسۃ العلوم	علیگڈھ	۱۶
۳۴	سید احمد علی صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر	اجین	۱
۳۵	سید محمد ہاشم صاحب بلگرامی بی اے	حیدرآباد	۱
۳۶	سید محمد باقر صاحب رضوی	مرادآباد	۰
۳۷	فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خان رستم جنگ کے سی آئی ای	لوہارو	۱
۳۸	نواب عبد السلام خان بہادر ریٹائرڈ سب جج	رامپور	۳
۳۹	مرزا کاظم حسین اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	لندن	۰
۴۰	حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب	دہلی	۱۲
۴۱	خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب	دہولپور	۳
۴۲	خان بہادر مولوی احمد علی خان صاحب	سچے پور	۴
۴۳	شیخ عبد القادر اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	لائل پور	۶
۴۴	شیخ عبد اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	علی گڈھ	۱۵
۴۵	آنریبل سر راجہ تصدق رسول خان صاحب کے سی ایس آئی جہانگیر آباد	بارہ بنکی	۰ ۹
۴۶	آنریبل سر راجہ محمد علی محمد خان صاحب کے سی آئی ای محمود آباد	سیتاپور	۱۵
۴۷	خان بہادر کرنل عبد المجید خان صاحب	پٹیالہ	۴

نمبر شمار	نام ٹرسٹی	پتہ	تعداد منظوری
۴۸	سید مہدی حسن اسکویڈ ڈپٹی کمشنر	جلپئیگوڑی	۳
۴۹	نصیر الملک خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب	کلکتہ	۸
۵۰	مسٹر غلام محمد منشی اسکویر بیرسٹر ایٹ لا	راجکوٹ	۷
۵۱	آنریبل نواب بہادر سر محمد سلیم اللہ خاں صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔	ڈہاکہ	۸
۵۲	خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب رئیس	میرٹھ	۵
۵۳	مولوی حاجی عبد اللہ جان صاحب وکیل	سہارنپور	۵
۵۴	مسٹر عبد اللہ یوسف علیصاحب آئی سی ایس	فتحپور	۱۰
۵۵	آنریبل خان بہادر میاں مولوی محمد شفیع صاحب	لاہور	۱۳
۵۶	مولوی سید طفیل احمد صاحب	رڑکی	۵
۵۷	سید نبی اللہ صاحب	لکھنؤ	۱۰
۵۸	خان بہادر سید جعفر حسین صاحب	بہوپال	۲
۵۹	نواب عبد الصمد خانصاحب رئیس چھتاری	بلندشہر	۲
۶۰	خلیفہ سید حامد حسین صاحب بی اے دیوان	پٹیالہ	۳
۶۱	آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای	بہاولپور	۲
۶۲	آنریبل خان بہادر نواب سید نواب علیصاحب چودہری	ڈہاکہ	۲
۶۳	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب	حیدرآباد	۵
۶۴	آنریبل سید محمد عبد الرؤف صاحب	الہ آباد	۸
۶۵	مولوی رزاق بخش صاحب قادری	علی گڈہ	۳
۶۶	آنریبل خان بہادر شیخ غلام قادر صاحب	امرتسر	۲

تعداد منظوری	پتہ	نام سرپرستی	نمبر
۴	مدراس	محمد یعقوب حسن صاحب کارومنڈل سی کے۔ جی۔ ایف	۶۷
۳	پٹنہ	نواب نصیر حسین صاحب خیال	۶۸
۸	ناگپور	خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب	۶۹
۱۲	کلکتہ	آنریبل جسٹس سید محمد شرف الدین صاحب	۷۰
۲	لکھنؤ	نواب سید علی حسن خاں صاحب صفی الدولہ حسام الملک لال باغ	۷۱
۲	پہاسو	کنور محمد اکرام علیخاں صاحب	۷۲
۲	رنگون	سیٹھ عبد الکریم عبد الشکور جمال صاحب	۷۳
۳	کدورہ	مولوی حبیب اللہ خاں صاحب۔ خان صاحب	۷۴
۷	دہلی	مسٹر محمد علی صاحب	۷۵
۲	ہوشیارپور	محمد زمان مہدی خاں صاحب	۷۶
۳	علی گڈھ	محمد سرفراز خاں صاحب	۷۷
۸	بھوپال	نواب حافظ کرنل محمد عبید اللہ خاں صاحب	۷۸
۱۲	بمبئی	آنریبل فاضل بھائی کریم بھائی صاحب	۷۹
۱	بلندشہر	کنور حافظ احمد سعید خاں صاحب	۸۰
۱	علیگڈھ	عامر مصطفیٰ خاں صاحب	۸۱
۹	بمبئی	آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ صاحب	۸۲
۱۱	کلکتہ	آنریبل جسٹس مولوی سید حسن امام صاحب	۸۳
۰	الہ آباد	نواب سربلند جنگ مولوی محمد حمید اللہ خاں صاحب	۸۴
۱	جبل پور	مولوی مصباح العثمان صاحب	۸۵

نمبر	نام رکن	پتہ	تعداد منظوری
۸۶	نواب غلام احمد خاں صاحب کلانچی	مدراس	۴
۸۷	خان بہادر مولوی وسیم احسن خاں صاحب	بھوپال	۱
۸۸	آنریبل لفٹننٹ ملک مبارز خاں صاحب	شاہ پور	۴
۸۹	عبد المجید خواجہ صاحب	علی گڑھ	۶
۹۰	قاسم علی جیراج بھائی پیر بھائی صاحب جے پی	پونہ	۱
۹۱	حاجی محمد صالح خاں صاحب	علیگڈھ	۲
۹۲	ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب	لاہور	۹
۹۳	سید راس مسعود صاحب	بانکی پور پٹنہ	۱۳
۹۴	امین احمد صاحب	الہ آباد	۴
۹۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر ریاست	خیر پور سندھ	۵
۹۶	مولوی سراج احمد صاحب ایم اے	ماندلہ	۳
۹۷	آنریبل جسٹس مولوی عبد الرحیم صاحب	مدراس	۱۲
۹۸	سید وزیر حسن صاحب بی اے ایل ایل بی	لکھنؤ	۸
۹۹	شوکت علی صاحب بی اے	علیگڈھ	۷
۱۰۰	محمد یعقوب صاحب	مراد آباد	۳
۱۰۱	میاں محمد احسان الحق صاحب	جالندھر	۶
۱۰۲	مولوی محمد فائق صاحب	فیض آباد	۰
۱۰۳	مولوی سید سجاد حیدر صاحب	دہرہ دون	۲

مد ششم

کمیٹی تحقیقات امور متعلقہ شیعہ پمفلٹ کو بجائے میر عاشق علی صاحب مستعفی یا کسی دوسرے غیر حاضر ممبر کے کسی دیگر ٹرسٹی کو ممبر منتخب کرنے اور کورم وغیرہ کی مقدار معین کرنے کا اختیار ہے

منظوری	نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب - منظور ہے (۲) محمد یعقوب صاحب - تجویز مندرجہ مد ششم منظور ہے - (۳) قاضی عزیز الدین صاحب منظور ہے (۴) سید سجاد حیدر صاحب - منظور ہے (۵) مولوی نذیر احمد صاحب - " (۶) مولوی رحیم بخش صاحب - اتفاق ہے (۷) مولوی طفیل احمد صاحب - منظور (۸) مولوی احمد علی خاں صاحب - منظور (۹) شیخ غلام صادق صاحب - منظور ہے (۱۰) منشی نیاز محمد خاں صاحب [illegible] (۱۱) مرزا سعید الدین احمد صاحب - منظور ہے (۱۲) مولوی محمد فائق صاحب - تجویز اول منظور ہے تجویز باقی کے متعلق کورم [illegible]	(۱) نواب سربلند جنگ مولوی حمید اللہ خان صاحب - ممبر ٹرسٹیوں کے مقرر کیے ہوئے ہونے چاہئیں خود کمیٹی کو اختیار دینا مناسب نہیں ہے - کورم میرے خیال میں منجملہ ۹ کے چار ہونا چاہئے - جن میں دو سنی اور دو شیعہ ضرور موجود ہوں - (۲) مولوی نظام الدین حسن صاحب - معتمد مدرسۃ العلوم کو اختیار دیا جائے کہ وہ خود ارکان کا تقرر اور نصاب کا تعین فرمائیں -

نامنظوری	منظوری
	(۱۳) ایچ ایم ملک صاحب - بجائے میر ہاشم علی صاحب - کسی غیر حاضر ممبر کے عوض کمیٹی تحقیقات امور شیعہ پبلک کو مجاز ہوگا کہ وہ ٹرسٹیوں میں سے کسیکو منتخب کرلیں مگر ان تحقیقات میں مذہبی تعلقات ہیں اسلیے تین اہل سنن اور تین اہل تشیع کی حاضری میں کل کارروائی کیجاوے لہذا چھ صاحبوں کا کورم ہو۔ (۱۴) نواب سید علی حسن صاحب - چونکہ نواب آنریری سکرٹری بہادر نے اپنی کیفیت میں اسمائے جدید ممبران مناسب حال کمیٹی بغرض انتخاب پیش نہیں کیے اسلیے میں جناب آنریبل مولوی غلام الثقلین صاحب کا نام پیش کرتا ہوں۔ میرے نزدیک سات معزز ممبروں کا کورم کافی ہے - تین سنی قائمقام اور تین شیعہ قائمقام اور ایک نواب آنریری سکرٹری صاحب بہادر جو دونوں فریق کے بالاتفاق معتمد علیہ ذمہ دار افسر ہیں۔ (۱۵) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب - میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ کمیٹی کو تعداد ممبر کا اختیار دیا جائے (۱۶) مسٹر احسان الحق صاحب - میر ہاشم علی

منظوری	نامنظوری
صاحب کے بجای ایک اور ممبر صاحب منتخب ہوں۔ چونکہ معاملہ ضروری ہے لہذا کم سے کم چار ممبران کا کورم ہوا گر کوئی ممبر صاحب شریک نہو سکیں تو کثرت رائے ممبران موجودہ سے کسی اور صاحب کا انتخاب عمل میں اوے۔	

مدہفتم

منظوری ۱۵۰۰ روپیہ براے خرید ضروریات سائنس براے جماعت اسکول لیونگ سارٹیفکیٹ

	منظوری	نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب۔	منظور	(۱) حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ یہ نہیں ظاہر فرمایا گیا کہ یہ رقم صرف کرنے کے بعد اجازت چاہی جاتی ہے یا کیا۔ آنریری سکرٹری صاحب براہ مہربانی ظاہر فرمائیں۔ سنڈیکیٹ کو ایکہزار سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت دینے کا حق نہیں تھا اور نہ ایکہزار سے زائد بغیر منظوری ٹرسٹی صاحبان خرچ کرنا جائز ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۴/۱۲ قانون سنڈیکیٹ۔ سنڈیکیٹ کو آیندہ اجتناب لازم ہے۔
(۲) نواب سربلند جنگ	"	
(۳) مولوی نظام الدین حسن صاحب	"	
(۴) مولوی محمد یعقوب صاحب	"	
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب	"	
(۶) نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی	"	
(۷) سید سجاد حیدر صاحب	"	
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب	"	
(۹) مولوی سید طفیل احمد صاحب	"	
(۱۰) مولوی احمد علیخاں صاحب	"	(۲) مولوی نذیر احمد صاحب۔ اس امر کے متعلق جو کیفیت آنریری سکرٹری صاحب کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس سے یہ
(۱۱) شیخ غلام صادق صاحب	"	
(۱۲) نیاز محمد خانصاحب۔	اتفاق ہے	

منظوری	نامنظوری
(۱۳) مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ منظور ہی	یہ واضح نہیں ہوتا ہی کہ بجٹ منظور شدہ سال رواں کے کس مد سے یہ رقم ادا کی جائیگی اور اُس میں کسقدر گنجائش ہی غالباً خارج از بجٹ کسی جدید رقم کی منظوری کے لیے یہ تجویز پیش نہیں کی گئی کیونکہ اس قسم کے معاملات بجٹ میٹنگ میں پیش ہونا چاہیے۔
(۱۴) مولوی محمد فائق صاحب "	
(۱۵) ایچ۔ ایم ملک صاحب "	
(۱۶) نواب سید علی حسن صاحب "	
سائنس ڈیپارٹمنٹ کی جو رقم ہو اُس سے ادا کیا جاے۔	
(۱۷) کنور محمد اکرام علیخاں۔ منظور ہی	
(۱۸) مسٹر احسان الحق صاحب "	

مد ہشتم

منظوری دو ہزار روپیہ برائے اخراجات مرمت اُس نقصان کے جو طوفان ہوا سی عمارت وغیرہ کو پہنچا

منظوری	نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب۔ منظور	(۱) حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ وہی رای ہے جو مد ہفتم کی بابت میں عرض کر چکا ہوں۔
(۲) نواب سر پلشید جنگ بہادر "	(۲) مولوی نذیر احمد صاحب۔ اسکے متعلق بھی صراحت ہونا چاہیے کہ یہ رقم کس خاص مد بجٹ سال رواں سے ادا کیا جائیگی۔
(۳) مولوی نظام الدین حسن صاحب "	
(۴) " محمد یعقوب صاحب "	
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب "	
(۶) نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی "	
(۷) سجاد حیدر صاحب "	
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب "	
(۹) مولوی طفیل احمد صاحب "	

منظوری		نامنظوری
(۳) مولوی نظام الدین حسن صاحب	منظور	سکے گئے ہیں۔ کیا دونوں صاحبان ہسٹری کے پروفیسر مقرر کیے جائینگے یا مختلف مضامین کے پروفیسر۔ اسکے متعلق اب صراحت فرمادیجائے۔ مختلف مضامین کے لیے ان پروفیسروں کو تقرر مستحسن ہونگے جنہوں نے خاص اس مضامین میں تکمیل تعلیم کی ہو۔ بغیر کسی وجہ موجہ کے ایک ہی مضمون میں ڈگری یافتہ ایک سے زائد پروفیسر کا تقرر مفید نہیں ہے۔
(۴) محمد یعقوب صاحب بہ تقرر	"	
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب	"	
(۶) نواب غلام احمد خاں صاحب	"	
(۷) حاجی محمد صالح خاں صاحب	"	
(۸) سجاد حیدر صاحب	"	
(۹) مولوی رحیم بخش صاحب	"	
(۱۰) مولوی طفیل احمد صاحب	"	
(۱۱) مولوی احمد علی خاں صاحب	"	
(۱۲) شیخ غلام صادق صاحب	"	
(۱۳) منشی نیاز محمد خاں صاحب - اتفاق ہے		
(۱۴) مرزا سعید الدین احمد صاحب	منظور ہے	
(۱۵) مولوی محمد فائق صاحب	"	
(۱۶) ایچ ایم ملک صاحب	"	
(۱۷) سید نواب علی حسن خاں صاحب	"	
(۱۸) کنور محمد اکرام علی خاں صاحب	"	
(۱۹) مسٹر احسان الحق صاحب	"	

مد دہم

(الف) منظوری مستقلی و ترقی ۵۰ روپیہ ماہوار در تنخواہ ایس آر پولیس صاحب ازلوم والپسی لیکچرار پروفیسری مدرسۃ العلوم

منظوری		نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب	منظور	(۱) مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ تقرر فی الوقت ہونا چاہیے۔ استقلال کی معقول وجہ نہیں ہے۔
(۲) مولوی حمید اللہ خاں صاحب	"	
(۳) مولوی محمد یعقوب صاحب تجویز مندرجہ ہذا نامنظور ہے		
(۴) قاضی عزیز الدین صاحب	منظور ہے	(۲) مولوی نذیر احمد صاحب۔ یہ ہر دو رقوم کس مد سے ادا کیجاویگی اور اس میں گنجایش کسقدر ہے۔ ان امور کی ازراہ کرم صراحت فرمائی جاوے۔
(۵) نواب غلام احمد خاں	"	
(۶) حاجی محمد صالح خان صاحب	"	
(۷) سجاد حیدر صاحب	"	
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب	"	(۳) مولوی احمد علیخاں صاحب۔ مسٹر ایس ایس اوپرد صاحب امتحان سے بھی مستثنی کیے جاتے ہیں اور پچاس روپیہ ماہوار کا اضافہ بھی دیا جاتا ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اضافہ کی کیا ضرورت ہے لہذا اسوقت کوئی رائے ظاہر نہیں کی جاسکتی۔
(۹) مولوی طفیل احمد صاحب	"	
(۱۰) شیخ غلام صادق صاحب	"	
(۱۱) شیخ نیاز محمد خاں صاحب۔ التوا ہے۔		
(۱۲) مرزا سعید الدین احمد صاحب	"	
(۱۳) مولوی محمد فائق صاحب	"	
(۱۴) ایچ ایم ملک صاحب		
(۱۵) نواب سید علی حسن صاحب۔ مستقلی و ترقی لیکچراری کسی قاعدہ اور گنجایش کی بنا پر عمل میں لائی جاوے منظور ہے		
(۱۶) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب	منظور	
(۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب	"	

—:—

مدو ہم

(ب) منظوری ترقی پچاس روپیہ ماہوار در تنخواہ مولوی سید علی نقی صاحب لائبریرین از یکم نومبر ۱۳ء

منظوری		نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب -	منظور	(۱) مولوی طفیل احمد صاحب - بجٹ میں چونکہ گنجائش کم ہے اسلیے سردست پچیس روپیہ ترقی دیجائے -
(۲) مولوی حمید اللہ خانصاحب	//	
(۳) مولوی نظام الدین صاحب	//	
(۴) محمد یعقوب صاحب	//	
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب	//	
(۶) نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی	//	
(۷) حاجی محمد صالح خاں صاحب	//	
(۸) سید سجاد حیدر صاحب	//	
(۹) مولوی رحیم بخش صاحب	//	
(۱۰) شیخ غلام صادق صاحب	//	
(۱۱) منشی نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ہے		
(۱۲) مرزا سعید الدین احمد صاحب	//	
(۱۳) مولوی محمد فائق صاحب	//	
(۱۴) ایچ - ایم - ملک صاحب	//	
(۱۵) نواب سید علی حسن صاحب - بشرح الف منظور ہے		
(۱۶) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب - منظور ہے		
(۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب	//	

مد پازدہم

منظوری ۲۳۰۰ روپیہ برائے مرمت ایلین روڈ و سڑک مابین ٹلو گیٹ و فیض گیٹ کالج

منظوری

نام	
(۱) سید محمد باقر صاحب	منظور
(۲) نواب سربلند جنگ مولوی حمید اللہ خاں صاحب	〃
(۳) مولوی نظام الدین صاحب	〃
(۴) محمد یعقوب صاحب	〃
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب	〃
(۶) سید سجاد حیدر صاحب	〃
(۷) مولوی رحیم بخش صاحب	〃
(۸) مولوی طفیل احمد صاحب	〃
(۹) مولوی احمد علیخاں صاحب	〃
(۱۰) شیخ غلام صادق صاحب	〃

(۱۱) منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ اتفاق

(۱۲) مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ حسب اندراج رپورٹ آنریری سکریٹری صاحب منظور ہے

(۱۳) مولوی محمد فائق صاحب 〃

(۱۴) ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب

(۱۵) نواب سید علی حسن صاحب۔ حسب شرائط سنڈیکیٹ مندرجہ رزولیوشن نمبر ۳ منظوری ہے

(۱۶) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب۔ منظور ہے

(۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب۔ منظور ہے اگر ہوسکے تو ان سڑکوں کے دونوں طرف فٹ پاتھ بنا دیئے جاویں جنکی سطح سڑک کی سطح سے قدر سے اونچی ہو۔

نامنظوری

(۱) حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ اکھاڑے سے زائد کی منظوری ہے۔ اسکے متعلق بھی وہی رائے ہے جو مد ہشتم کے متعلق عرض کر چکا ہوں۔ اخلاقی آئندہ میں روشنی ڈالی جاوے۔

(۲) مولوی نذیر احمد صاحب۔ اس مد کے متعلق بھی ازراہ کرم صراحت فرمادیجئے کہ کس بجٹ سے ادا ہوگی اور اس میں گنجائش کسقدر ہے۔

مد دوازدہم

آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم کو جو بموجب دفعہ ۱۱۹ قانون ٹرسٹیان کالج خاص کارپرداز عمدہ دار ہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ گورنمنٹ پرامیسری نوٹوں کو کالج کے مفاد کی غرض سے منتقل یا تبدیل کریں۔

منظوری

(۱) سید محمد باقر صاحب ۔ منظور ہیں
(۲) نواب سربلند جنگ بہادر۔ تبدیل کریں لیکن منتقل کے واسطے پہلے سے جلسہ میں منظوری حاصل کرنی چاہئے۔ عام اجازت منتقلی کی میں نہیں دیسکتا۔
(۳) محمد یعقوب صاحب تجویز مندرجہ ہذا منظور ہے۔
(۴) قاضی عزیز الدین صاحب خان بہادر منظور ہے۔
(۵) نواب غلام احمد خانصاحب کلامی منظور
(۶) سید سجاد حیدر صاحب منظور
(۷) مولوی نذیر احمد صاحب منظور
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے
(۹) مولوی طفیل احمد صاحب منظور۔

نامنظوری

۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب فروخت پرامیسری نوٹس کا اختیار معتمد کو اُس وقت ہونا چاہئیے کہ جب ٹرسٹیز منظور کریں۔ سب گورنمنٹ پرامیسری نوٹس عطیہ مستقل میں فروخت نہیں ہوسکتے۔

۲۔ حاجی محمد صالح خانصاحب۔ نامنظور۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۵۵ و ۵۶ قانون ٹرسٹیان سرمایہ دوامی کے منتقل کرنیکا حق نہیں ہے نہ آیندہ اس قسم کی ترمیم مناسب معلوم ہوتی ہے یہ رزولیوشن نہایت گول ہے۔ اس کے پاس ہوجانیکے یہ معنی ہیں کہ آنریری سکرٹری سرمایہ دوامی یا پرامیسری نوٹ کو خرچ بھی کرسکتا ہے اور یہ صورت نہایت مہلک کالج کے حق میں ثابت ہوگی۔

مد یازدہم

منظوری ۱۲۲۰۰ روپیہ برائے مرمت ایلین روڈ و سڑک مابین جلو گیٹ فیض گیٹ کالج

منظوری	
(۱) سید محمد باقر صاحب	منظور
(۲) نواب سر بلند جنگ مولوی حمید الدین صاحب	ایضاً
(۳) مولوی نظام الدین صاحب	"
(۴) محمد یعقوب صاحب	"
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب	"
(۶) سید سجاد حیدر صاحب	"
(۷) مولوی رحیم بخش صاحب	"
(۸) مولوی طفیل احمد صاحب	"
(۹) مولوی احمد علیخاں صاحب	"
(۱۰) شیخ غلام صادق صاحب	"
(۱۱) منشی نیاز محمد خاں صاحب - اتفاق	
(۱۲) مرزا سعید الدین احمد صاحب - حسب اندراج رپورٹ آنریری سکرٹری صاحب منظور ہے	
(۱۳) مولوی محمد فائق صاحب	"
(۱۴) ایچ - ایم - ملک صاحب	
(۱۵) نواب سید علی حسن صاحب - حسب شرائط سنڈیکیٹ مندرجہ رزولیوشن نمبر ۳ منظور ہے	
(۱۶) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب - منظور ہے	
(۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب - منظور ہے اگر ہو سکے تو ان سڑکوں کے دونوں طرف فٹ پاتھ بنا دیئے جاویں جنکی سطح سڑک کی سطح سے قدرے اونچی ہو -	

نامنظوری

(۱) حاجی محمد صالح خاں صاحب - اکثر ارسے زائد کی منظوری ہے - اسکے متعلق بھی وہی رائے ہے جو مد ہشتم کے متعلق عرض کر چکا ہوں - اختلافی ایجنڈہ میں روشنی ڈالی جاوے -

(۲) مولوی نذیر احمد صاحب - اس مد کے متعلق بھی ازراہ کرم صراحت فرما دیجائے کہ کس مد بجٹ سے ادا ہوگی اور اس میں گنجایش کسقدر ہے -

مد دوازدہم

آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم کو جو بموجب دفعہ ۱۱۹ قانون ٹرسٹیان کالج خاص کارپرداز عہدہ دار ہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ گورنمنٹ پرامیسری نوٹوں کو کالج کے مفاد کی غرض سے منتقل یا تبدیل کریں۔

منظوری

(۱) سید محمد باقر صاحب - منظور ہے
(۲) نواب سر بلند جنگ بہادر - تبدیل کریں لیکن منتقل کے واسطے پہلے سے جلسہ ہیں منظوری حاصل کرنی چاہئے - عام اجازت منتقلی کی میں نہیں دیسکتا۔
(۳) محمد یعقوب صاحب تجویز مندرجہ ہذا منظور ہے۔
(۴) قاضی عزیز الدین صاحب خان بہادر منظور ہے۔
(۵) نواب غلام احمد خانصاحب کلامی منظور
(۶) سید سجاد حیدر صاحب منظور
(۷) مولوی نذیر احمد صاحب منظور
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے
(۹) مولوی طفیل احمد صاحب منظور۔

نامنظوری

۱- مولوی نظام الدین حسن صاحب فروخت پرامیسری نوٹس کا اختیار معتمد کو اُس وقت ہونا چاہئیے کہ جب ٹرسٹیز منظور کریں - سب گورنمنٹ پرامیسری نوٹس عطیہ مستقل میں فروخت نہیں ہوسکتے۔

۲- حاجی محمد صلح خانصاحب - نامنظور - ملاحظہ ہو دفعہ ۵۴ و ۵۵ قانون ٹرسٹیان سرمایہ دوامی کے منتقل کرنیکا حق نہیں ہے نہ آئندہ اس قسم کی ترمیم مناسب معلوم ہوتی ہے یہ رزولیوشن نہایت گول ہے۔ اس کے پاس ہو جانیکے یہ معنی ہیں کہ آنریری سکرٹری سرمایہ دوامی یا پرامیسری نوٹ کو خرچ بھی کرسکتا ہے اور یہ صورت نہایت مہلک کالج کے حق میں ثابت ہوگی۔

منظوری	نامنظوری
(۱۰) مولوی احمد علی خان صاحب منظور (۱۱) شیخ غلام صادق صاحب منظور (۱۲) منشی نیاز محمد خان صاحب اتفاق ہے (۱۳) مرزا احمد سعید خان صاحب طالب منظور ہے (۱۴) مولوی محمد فائق صاحب منظور (۱۵) ایچ۔ ایم ملک صاحب منظور ہے (۱۶) نواب سید علی حسن صاحب۔ بپابندی دفعہ ۱۵ و ۵۲ قواعد و قوانین ٹرسٹیان منظور ہے۔ مگر اس قسم کی تبدیلیوں کی رپورٹ اور اس کی ضرورت اجلاس ٹرسٹیان میں پیش ہونی یقیناً ایک ضروری امر ہے (۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب منظور ہے۔	یہ میری رائے مستقل ہے اور اُمید ہے کہ تمام ٹرسٹی صاحبان مجھ سے اتفاق فرماوینگے کہ پرامیسری نوٹ یا سرمایہ دوامی کے خرچ کرنیکا حق کسی کو بھی نہیں ہونا چاہیئے اگر آنریری سکرٹری صاحب صرف یہ اجازت چاہتے ہیں کہ سرمایہ کو کسی ایسے سرمایہ میں منتقل فرمائیں کہ کسی حالت میں کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہو۔ اور نفع موجودہ صورت سے یقینی زائد ہو تو اجازت دیجا سکتی ہے۔ رزولیوشن اس طرح ہونا چاہیئے کہ آنریری سکرٹری کالج مدرسۃ العلوم کو اختیار دیا جاوے کہ وہ سنڈیکیٹ کی اجازت سے گورنمنٹ پرامیسری نوٹوں کو یقینی محفوظ کسی دوسرے سرمایہ میں جس میں نفع زیادہ ہونا یقینی ہو تبدیل فرما سکتے ہیں۔ وجوہات تبدیل مفصل سب سے پہلے میٹنگ ٹرسٹیان میں جو ایسا عمل کرنیکے بعد منعقد ہو پیش کرنا لازمی ہوگا۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

مد نمبر دہم

منظوری ڈہائی ہزار روپیہ برائے فرنیچر و سامان روشنی وغیرہ ضروریات چاروں متوسط کل ہوسٹلوں کی۔

منظوری	نامنظوری
۱ - سید محمد باقر صاحب منظور ۲ - نواب سر بلند جنگ بہادر منظور ۳ - مولوی نظام الدین صاحب حسب گنجائش موازنہ الف صما روپیہ منظور ۴ - محمد یعقوب صاحب رقم مندرجہ ہذا منظور ہے۔ ۵ - قاضی عزیز الدین صاحب منظور ۶ - نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی ۷ - سید سجاد حیدر صاحب منظور ۸ - مولوی رحیم بخش صاحب " ۹ - مولوی طفیل احمد صاحب " ۱۰ - مولوی احمد علی خاں صاحب منظور ہے ۱۱ - شیخ غلام صادق صاحب " ۱۲ - نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ۱۳ - مرزا سعید الدین احمد صاحب طالب منظور ہے	۱ - حاجی محمد صالح خاں صاحب اس مد کے متعلق بھی وہی رائے اور وہی سوال ہے جو مد ہفتم کے متعلق کر چکا ہوں۔ ۲ - مولوی نذیر احمد صاحب (بابت مد نمبر دہم و چہاردہم) ان ہر دو مدات کے متعلق بھی صراحت فرمائیے جاوے کہ کس مد بجٹ سے ادا ہونگے اور کسقدر گنجائش ہے۔

نامنظوری	منظوری
	۱۴ - مولوی محمد فائق صاحب منظور ہے ۱۵ - ایچ ایم ملک صاحب ۱۶ - نواب سید علی حسن صاحب بشرط گنجائش منظور ہے۔ ۱۷ - کنور اکرام علیخاں صاحب منظور ۱۸ - مسٹر احسان الحق صاحب۔ منظور ہے فرنیچر سادہ قسم کا اور بہت مضبوط ہو۔ جس کے بار بار مرمت کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

۱۴ مد چہاردہم

منظوری پانچہزار سات سو روپیہ برائے خرید سامان فزکس وکیمسٹری و بیالوجی۔

نامنظوری	منظوری
۱- حاجی محمد صالح خاں صاحب بہ شرح مد ہفتم ۲- مسٹر احسان الحق صاحب۔ غیر ضروری ہے۔ بلحاظ ضمن ۳۱ دفعہ ۸۰ کوڈ مسنڈیکیٹ	۱ - سید محمد باقر صاحب منظور ہے۔ ۲ - نواب سربلند جنگ بہادر منظور ۳ - مولوی نظام الدین صاحب حسب گنجائش موازنہ حصہ منظور ہے۔ ۴ - محمد یعقوب صاحب

منظوری	نامنظوری
۵ - قاضی عزیزالدین صاحب منظور ہے	
۶ - نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی "	
۷ - سید سجاد حیدر صاحب "	
۸ - مولوی رحیم بخش صاحب "	
۹ - مولوی طفیل احمد صاحب "	
۱۰ - مولوی احمد علی خاں صاحب "	
۱۱ - شیخ غلام صادق صاحب "	
۱۲ - نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ہے	
۱۳ - مرزا سعیدالدین احمد صاحب منظور ہے	
۱۴ - مولوی محمد فائق صاحب "	
۱۵ - ایچ۔ ایم ملک صاحب "	
۱۶ - نواب سید علی حسن خاں صاحب "	
۱۷ - کنور محمد اکرام علیخاں صاحب "	

مد پانزدہم

حدبندی برائے طلبائے کالج و اسکول بجانب قلعہ جس میں ہابوڑوں کی نوآبادی قائم ہے۔

منظوری	نامنظوری
۱ - سید محمد باقر صاحب منظور ہے ۲ - نواب سربلند جنگ بہادر۔ غالباً ہابوڑے اٹھا دیئے جائینگے اور حدبندی	۱- حاجی محمد صالح خاں صاحب حدبندی کا مسئلہ ٹرسٹیوں کے سامنے آنیکی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

منظوری	نامنظوری
کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ۳۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب منظور ہے ٹرسٹیز موجودہ نقشہ پیمائش موقع کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ اسکی صحت پر اطمینان ہو۔ ۴۔ محمد یعقوب صاحب مد ہذا کے آخر میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں جس کو معاہدہ کے اہمیت پر غور فرماکر ٹرسٹی صاحبان منظور فرمائینگے" اور گورنمنٹ صوبہ ہذا سے منجانب ٹرسٹیان کالج کے درخواست کی جاوے کہ وہ از راہ کرم بیڑیوں کی آبادی کو قلعہ علیگڈھ سے کسی دوسرے شہر کو منتقل فرمائے ۵۔ قاضی عزیز الدین صاحب منظور ہے لیکن اسکی کوشش ہونا چاہئے کہ ہابوڑہ کالونی قلعہ سے اٹھ جاوے ۶۔ نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی منظور ہے مگر ہابوڑوں کی نو آبادی کو قلعہ سے نکالکر کسی بعید مقام پر رکھوانے کی کوشش پوری طور سے کرنا بہت ضروری ہے	میں تحریک کرتا ہوں کہ آنریری سکریٹری صاحب جناب جوائنٹ سکریٹری صاحب جناب میجر سید حسن صاحب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب اور پرنسپل صاحب کے باہم مشورہ سے حد بندی کا مناسب وقت کر دیں۔ ۲۔ مولوی نذیر احمد صاحب کیفیت اور خط و کتابت مشمولہ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کیا حدود طلبا کیلئے مقرر کیگئی ہیں۔ حد بندی کے تقرر میں اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ طلبا کی ہوا خوری کیلئے کسی قسم کی دقت پیدا نہو۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہوا خوری کے لئے صرف ایک قلعہ کی جانب خیال ہو گیا بہتر ہوگا کہ منجانب ٹرسٹیان اس نو آبادی کو منتقل کرنیکی درخواست بحضور گورنمنٹ کی جاوے۔ ۳۔ مولوی احمد علی خاں صاحب۔ بجائے اسکے کہ ہابوڑوں کی ممانعت کیجائے کہ حدود سے باہر قدم نہ رکھیں طلبا سے کالج کا رکا جانا تجویز کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے جب حدود مقرر ہیں کہ ہابوڑہ قلعہ سے ہٹا دئے جائینگے تو یہ تجویز بالکل بے سود ہے۔ لہذا نامنظور۔

منظوری	نامنظوری
۷ - سید سجاد حیدر صاحب بطور عارضی انتظام کے منظور ہی جسقدر جلد ممکن ہو یہ قیود طالب علموں پر سے اُٹھا دیئے جائیں۔ طالب علموں کی ہواخوری کے دائرہ کا اسقدر محدود کرنا بہت مضر ہوگا ہمیشہ اُنکے سامنے ایک ہی منظر رہیگا اور یہ اُنکے تخلیہ پر کوئی اچھا اثر نہ ڈالیگا۔ اس کا علاج یہی ہے کہ گورنمنٹ از راہ مہربانی وبلحاظ ضروریات تعلیم بائیکاٹوں کو علیگڑھ سے علیحدہ کر دے۔ ۸ - مولوی رحیم بخش صاحب کرائی جائے۔ ۹ - مولوی طفیل احمد صاحب منظور ہے ۱۰ - شیخ غلام صادق صاحب ” ۱۱ - منشی نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ہے ۱۲ - مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے ۱۳ - مولوی محمد فائق صاحب ” ۱۴ - ایچ۔ ایم ملک صاحب کارروائی کیجاوے ۱۵ - نواب سید علی حسن صاحب۔ صاحب کلکٹر کی مہربانی اور نیز توجہ اور وعدہ سے (جیسا کہ کیفیت نوشتہ نواب آنریری سکرٹری میں دیتا میں مندرج ہے) اُمید ہے کہ اُٹھا دینا اس عرصہ میں منظور ہوگیا ہوگا یا	

منظوری	نامنظوری
یا بہت جلد منظور ہونیکی اُمید ہوگئی ہوگی اس صورت میں حدبندی بیکار ہے۔ بصورت دیگر ضرور حدبندی کی جاوے۔ بشرطیکہ بیٹرلون پر بھی یہ حدبندی کافی طور پر موثر ہو سکے۔ نیز یہ بھی دریافت طلب ہے کہ اُس کے مصارف کا کس فنڈ سے ادا ہونا مناسب ہوگا ۱۶ - کنور محمد اکرام علی خانصاحب منظور ۱۷ - مسٹر احسان الحق صاحب بڑے افسوس کا مقام ہے کہ گورنمنٹ نے ایک جرائم پیشہ قوم کی آبادی کو کالج کے اسقدر قریب رکھنا مناسب سمجھا ہے۔ ہمکو پورے زور کے ساتھ گورنمنٹ سے یہ استدعا کرنی چاہیے کہ یہ آبادی قلعہ سے ہٹادی جاوے۔ فی الحال یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ سے چارمیل کے فاصلہ پر یا کسی خاص سڑک کو حد فاصل مقرر کردیا جاوے۔ اور کالج کے طلباء اور بیٹرلون کو بغیر پاس کے اس حد سے گذرنے کی اجازت نہ ہو۔	

مد شانزدہم

منظوری تعمیر ٹرسٹیز ہوس بذریعہ ڈبنچرز کے

منظوری	نامنظوری
۱ - سید محمد باقر صاحب منظور ہے۔ ۲ - محمد یعقوب صاحب "	۱ - مولوی محمد حمید اللہ خاں صاحب میں اسکی رائے نہیں دیسکتا۔

منظوری

۲۔ نواب غلام احمد خان صاحب کلامی منظوری اور میں بخوشی تمام یکمشت یکصد روپیہ دونگا اور ماہوار ایک روپیہ بھی دیتا رہونگا۔ اس اسکیم کو پورے طور پر تیار کرنیکے بعد کارروائی شروع ہونی چاہئے۔

۴۔ مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے۔

۵۔ مولوی طفیل احمد صاحب منظور ہے

۶۔ شیخ غلام صادق صاحب۔ تجویز نہایت مستحسن ہے مجھے اس سے اتفاق ہے کہ ٹرسٹیان چندہ دیں اور ایک ٹرسٹیز ہوس تعمیر کیا جائے میری رائے میں لفظ ڈیبنچر جو استعمال کیا گیا ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ ٹرسٹی صاحبان چندہ دینگے نہ کہ قرضہ۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے کہ آٹھ دس ہزار روپیہ کے خرچ سے چند عالیشان کمرے تعمیر کئے جائیں جنمیں ایک وقت چھ یا سات ٹرسٹیوں سے زیادہ نہ رہ سکتے بلکہ یہ عمارت مختلف بارکوں کی شکل میں بنائی جاوے اور ہر ایک بارک کی اگرچہ چھت ایک ہی ہو مگر بارک کو ایک لکڑی کے تختوں سے جو [illegible] بلند ہوں کئی حصوں میں تقسیم کر دیئے جائیں

نامنظوری

۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب تخمینہ تعمیر پیش ہونا چاہئے۔ بلا منظوری تخمینہ قرض لینے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

۳۔ خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب گیسٹ ہاؤس (مہمان خانہ) موجود ہے کسی اور مکان کی ضرورت نہیں۔

۴۔ حاجی محمد صالح خان صاحب ڈبینچر کے یہ معنی ہیں کہ مشترکہ سرمایہ سے ایک مکان بنایا بنایا جاوے اور جو روپیہ لگائیں اُن کو نفع تقسیم کیا جائے چونکہ مفصل اسکیم پیش نہیں کی گئی رائے دینا مشکل ہے۔ براہ مہربانی جناب آنریری سکرٹری صاحب مفصل اسکیم پیش فرمائیں۔

۵۔ سید سجاد حیدر صاحب۔ میرے خیال میں غیر ضروری ہے۔ مختلف ذاتوں کے متعدد رسولی گھر کالج میں بننے کے میں مخالف ہوں کالج کلب موجود ہے اب اولڈ بوائز لاج بن گیا ہے۔ ان دونوں میں میرے خیال میں اتنی کافی جگہ ہو گی کہ ٹرسٹی صاحبان انمیں ٹھہر سکیں جب ٹرسٹی صاحبان اس قدر کثرت سے تشریف

منظوری	نامنظوری
۱۰۔ مسٹر احسان الحق صاحب - میرے خیال میں پہلے یہ تجویز ہو چکی ہے کہ ایک سائنٹسٹ صاحب اس کمیٹی کے تقرر روپیہ عطا فرمادیں اگر یہ تجویز مسترد ہو چکی ہے تو پھر بذریعہ ڈیپوٹیشن سٹی ہاؤس تیار کیا جاوے۔	صاحب ایکسو روپیہ تین سال پیشتر بھیجدیئے ہیں اور صاحبوں نے بھی بھیجے ہونگے اس کا کیا یہ عملدرآمد ہوا۔ اسکی خبر ہونا چاہیئے۔ پھر اس تحریک پر رائے دیجاویگی۔ ۱۰۔ کنور محمد اکرام علیخاں صاحب مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے

مد نقشہ ۴

(۱) مبلغ ۱۱ سو روپیہ کے قریب جو بطور امانت بغیر کسی خاص مقصد کے پڑی ہوئی ہیں اور جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴۳ کیفیت نسبت مد نقشہ ۴ (کاغذ نمبر ۲۶) میں ہے اسکو کالج کے عام حساب یعنی فلوٹنگ اکاؤنٹ میں شامل کر دیا جائے۔

(منظوری)	(نامنظوری)
۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور	

منظوری	نامنظوری
۲- مولوی حمید اللہ خانصاحب منظور ۳- مولوی نظام الدین صاحب مبلغ لعہ بابت حسابات رواں میں جمع کر دو۔ ۴- محمد یعقوب صاحب- تجویز ہذا منظور ہے۔ ۵- قاضی عزیز الدین صاحب " ۶- حاجی محمد صالح خاں صاحب - مد ہفتہ ہمہ۔ نمبر ۱- و ۲ و ۳ و ۴ کے متعلق یہ عرض ہے کہ امانتیں پوری کر دی جائیں لیکن جو امانت جس غرض سے ہے آیندہ اسی مد میں صرف کیجاوے اسی مد کے متعلق مفصل نوٹ علحدہ کاغذ پر پیش کرتا ہوں۔ ۷- سید سجاد حیدر صاحب- منظور ۸- مولوی رحیم بخش صاحب ضرور شامل کیا جاوے۔ ۹- مولوی رحیم بخش صاحب منظور ۱۰- مولوی احمد علیخاں صاحب " ۱۱- شیخ غلام صادق صاحب " ۱۲- منشی شباز محمد خاں صاحب اتفاق ہے ۱۳- مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے۔ ۱۴- مولوی محمد فائق صاحب- "	

نامنظوری	منظوری
	۱۵- ایچ ۔ یم بلک صاحب ۔ منظور ۔ ۱۶- نواب سید علی حسین صاحب ۔ اگر معطیوں سے غرض عطیہ دریافت ہونا ممکن نہو تو فلوٹنگ اکونٹ میں شامل کردیا جانا منظور ہے۔ ۱۷- کنور [illegible] الرحیم علیخاں [illegible] ۱۸- احسان [illegible] صاحبان [illegible] تجویز ہذا منظور ہیں

مد منفصلہ ہم

(۳) مبلغ ایک لاکھ سوا گیارہ ہزار روپیہ کے قریب کی وہ رقم جس کی تفصیل ابتدائی فقرہ نمبر ۹ کیفیت نسبت مد منفصلہ ہم (کاغذ نمبر ۳) میں ہے اامانتوں کے پورا کرنے کے لئے حسب تجویز آنریری سکرٹری صاحب کالج منتقل کردی جاوے۔

نامنظوری	منظوری
۱- نواب سید علی حسن صاحب ۔ ان رقوم میں عمارتوں کا فنڈ قدیم مبلغ ۳۶۸۶ ۶ ۵ روپیہ یک آنہ تین پائی مندرجہ نقشہ نمبر چار اور ٹرسٹیز مہمانداری فنڈ ۔ مبلغ آٹھہ سو ترپن روپیہ تیرہ آنہ چھہ پائی بھی شامل ہیں ۔ مجکو ان دونوں فنڈوں کی متعلق عذر و اختلاف ہے ۔ عمارت فنڈ کے متعلق عرض ہے کہ میں نے بزمانہ نواب محسن الملک مرحوم تین ہزار روپیہ برائے تعمیر دو کمرہ کے	۱- سید محمد باقر صاحب ۔ منظور ۲- نواب مولوی حبیب اللہ خاں صاحب منظور اور آئندہ امانتوں کا حساب علحدہ رہے۔ ۳- مولوی نظام الدین حسن صاحب مبلغ ۱۱۲۳۴۲-۹-۰ روپیہ عام امانت ہوں تو انسے تصفیہ حسابات کردیا جاوے۔ ۴- محمد یعقوب صاحب ۔ تجویز ہذا منظور ہے ۵- قاضی عزیز الدین صاحب " ۶- سجاد حیدر صاحب "

منظوری	نامنظوری
۷۔ مولوی رحیم بخش صاحب منتقل کیا جانا منظور ہے۔ ۸۔ مولوی طفیل احمد صاحب منظور۔ ۹۔ مولوی احمد علی خاں صاحب " ۱۰۔ شیخ غلام صادق صاحب منظور ہے جمع خرچ کر لیا جائے۔ ۱۱۔ مولوی محمد فائق صاحب منظور ۱۲۔ ایچ ایم ملک صاحب "	بورڈنگ ہاؤس بیادگار نواب زینت جہاں بیگم مرحومہ دختر خاکسار و دیگر بنام نواب برکت جہاں بیگم مرحومہ دختر ثانی خاکسار کالج میں ارسال کئے تھے میں جہاں تک خیال کرتا ہوں ہنوز وہ دونوں کمرے تعمیر نہیں ہوئے ممکن ہے کہ یہ رقم مندرجہ بالا بھی اس عمارات فنڈ میں شامل ہو گی یہ بھی ممکن ہے کہ دیگر معطی صاحبان کی رقوم کے ساتھ بھی یہی طریقہ برتا گیا ہو۔ پس میں ایسی رقوم کی بابت کچھ نامنظور کر سکتا ہوں کہ وہ دوسری مد میں منتقل کر دی جاویں۔ البتہ عطیہ عالیجناب کرنل عبید اللہ خاں صاحب بہادر و عطیہ اعلیٰ حضرت امیر کابل اگر بلا شرط ہے تو اس کو منتقل کر دینا منظور ہے۔ فنڈ دوم یعنی [illegible] فنڈ کو بھی میری رائے میں کسی طرح بجز اس صرف کے جس سے یہ چندہ دیا گیا ہے کسی دوسری مد میں منتقل کرنا قابل منظوری نہیں ہو سکتا ہے۔ ۳۔ کنور محمد اکرام اللہ خاں۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

مد ہفتدہم

(۳۳) امانتوں کی بقیہ رقم پورا کرنیکے لئے جو مبلغ دو لاکھ روپیہ کے قریب اور ضرورت ہو وہ سر سید میموریل فنڈ اور کالج کے رزرو فنڈ اور ضرورت ہو تو یونیورسٹی فنڈ کی آمدنی سے یا اور جس طرح ممکن ہو قرض لینے کا انتظام کیا جاوے۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور ۲۔ نواب محمد حمید اللہ خاں صاحب۔ الفاظ "اور ضرورت ہو تو یونیورسٹی فنڈ کی آمدنی سے" خارج کرنیکے بعد باقی رزولیوشن منظور کرتے ہیں۔ ۳۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب رقم امانت ۹-۱۱-۲۱۰۴۸۴ روپے واجب الادا ہیں اس کا تصفیہ کرنا ضرور ہے تاکہ امانت قائم رہے۔ جن مدات سے روپیہ مل سکے وہ ادا ہو۔ جس رقم کے قرض لینے کی حاجت ہو اس کی خاص منظوری لیجاوے۔ ۴۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ منظور ۵۔ سید سجاد حیدر صاحب " ۶۔ مولوی طفیل احمد صاحب " ۷۔ مولوی احمد علی خاں صاحب "	۱۔ کنور محمد اکرام علیخاں۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

نامنظوری	منظوری
	۸۔ شیخ غلام صادق صاحب۔ منظور ہے ۹۔ مولوی محمد فائق صاحب ۱۰۔ آنریبل ایچ۔ ایم ملک صاحب۔ یونیورسٹی فنڈ کے سوا مذکورہ بالا کے طریقے سے تجویز کی جاوے۔ ۱۱۔ نواب سید علی حسن صاحب منظور ہے اس رقم میں رقوم عمارت فنڈ و ٹرسٹیز مہانداری نقشہ کے بجائے رقم قرضہ اضافہ کر کے حسب تجویز بالا عملدرآمد کرنا چاہیئے

مدِ ششم

۴۔ اخراجات تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز بہادر و ہزمجسٹی امیر صاحب کابل اور مرمت کوٹھی مولوی سمیع اللہ خاں صاحب مرحوم (موسومہ بہ بھوپال ہوس) و عطیہ جناب نواب بہادر صاحب ڈھاکہ و تعمیر مقبرہ نواب محسن الملک مرحوم اور دیگر مدات مندرجہ نقشہ نمبر ۱ و ۲ کا تصفیہ جس طور سے آنریری سکرٹری صاحب کالج نے جابجا اپنی کیفیت میں نوٹ کر دیا ہے منظور کیا جاوے۔

نامنظوری	منظوری
۱۔ کنور محمد اکرام علی خاں صاحب۔ ۔ اخراجات تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز بہادر و ہزمجسٹی امیر صاحب [illegible]	۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور ہے ۲۔ نواب محمد حمید اللہ خاں صاحب بلند جنگ بھوپال ہوس نام بلا اجازت مالک نہیں رکھا

منظوری	نامنظوری
جاسکتا۔ مرمت کے متعلق معاہدہ ہوا ہے اُس پر عملدر ہونا چاہیئے۔ بقیہ تحریک منظور ہے۔	کابل کے متعلق سکرٹری صاحب کالج کو بمشورہ لوکل ٹرسٹیز انتظام فرمانا چاہیئے۔ باقی مرمت کوٹھی مولوی سمیع اللہ خاں صاحب مرحوم و عطیہ جناب نواب صاحب بہادر ڈہاکہ و تعمیر مقبرہ نواب محسن الملک مرحوم۔ سکرٹری صاحب موصوف کی تنہا تجویز کافی ہوگی۔
۳۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب رقوم مذکور کا تصفیہ کرنا لازم ہے۔ جب واقعی مصارف ہوں تو اُن کو عرصہ دراز تک زیر تصفیہ رکھنا قرین مصلحت نہیں ہے۔	
۴۔ خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب منظور ہے	
۵۔ سید سجاد حیدر صاحب منظور ہے	
۶۔ مولوی رحیم بخش صاحب منظور ہے۔	
۷۔ مولوی طفیل احمد صاحب "	
۸۔ مولوی احمد علیخاں صاحب "	
۹۔ شیخ غلام صادق صاحب "	
۱۰۔ مولوی محمد فائق صاحب "	
۱۱۔ ایچ۔ ایم ملک صاحب "	
۱۲۔ نواب سید علی حسن خانصاحب "	

ملا ہیزدہم

منظوری رزولیوشن ہا پیش کردہ حاجی محمد موسیٰ خانصاحب شروانی (۱) عہدہ داران کالج واسکول کا فرض ہوگا کہ قانون ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ جو اسوقت نافذ ہو چکے ہیں یا آیندہ نافذ ہوں اُنکی پوری پابندی کریں بحالت خلاف ورزی اپنے عہدہ سے علیحدہ خیال کئے جائیں

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب مولانا آنریری سکرٹری	۱۔ مولوی نواب حمید اللہ خانصاحب سربلند جنگ

منظوری	نامنظوری
جنٹ سکرٹری ٹرسٹیان کے باقی عہدداران کے واسطے منظور ہے۔ ۲۔ حاجی محمد صلح خانصاحب منظور ہے ۳۔ سید سجاد حیدر صاحب۔ یہ ایک بدیہی امر ہے بطور تصریح مزید کے یا بطور یاددہانی کے شاید رزولیوشن پیش کیا گیا ہے لہذا منظور ہے ۴۔ مرزا سعید الدین احمد خانصاحب منظور ہے	یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خود بخود کوئی عہدہ سے علیحدہ خیال کیا جائے۔ جبتک ٹرسٹی اسکو موقوف نکریں علیحدہ نہیں ہوسکتا میری رائے میں یہ تحریک واپس لئے جانیکے قابل ہے۔ ۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ پابندی قوانین نافذہ لازم ہے غرض بلا منظوری باضابطہ نہیں ہوسکتا۔ ۳۔ محمد یعقوب صاحب۔ اس رزولیوشن کے دو جزو ہیں اوّل پابندی قواعد۔ دوسرا بحالت خلاف ورزی عہدہ سے علیحدہ خیال کیا جانا۔ جزو اوّل سے مجھے پورا اتفاق ہے جزو ثانی سے اتفاق نہیں ہے۔ درصورت خلاف ورزی کے معاملہ ٹرسٹی صاحبان کے روبرو پیش کیا جاوے اور ہر صورت کے لحاظ سے وہ تجویز کرینگے کہ کیا کارروائی کرنا چاہیئے۔ ۴۔ خانبہادر قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور ۵۔ مولوی نذیر احمد صاحب۔ جملہ تحریکات مندرجہ مد ہذا نہایت اہم امور کے متعلق ہیں لیکن جناب آنریری سکرٹری صاحب کی رائے انکے ساتھ شامل نہیں ہے اور نہ صاحب ممدوح کی طرف سے کوئی کیفیت تحریر ہوئی جس سے موجودہ عملدرآمد اور اس کے حسن و قبح معلوم ہوسکیں ایسی صورت میں رائے قائم کرنا دشوار ہے امید کہ جناب آنریری سکرٹری صاحب ارقام فرمائینگے کہ ان تجاویز کے نافذ کرنے میں کسی قسم کی عملی دقت تو پیش نہیں آئیگی۔

نامنظوری	منظوری
۶۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب۔ ان تمام قواعد کو قانون ٹرسٹیان سے ملا کر دیکھنا چاہیئے اُس کے بعد ترمیم یا اضافہ کی شکل میں پیش کرنا مناسب ہے۔ علا نامنظور ہے۔ جو مناسب سزا ہو وہ دیجایا کرے۔ علٰحدگی کا حکم سخت ہے البتہ اگر مسلسل خلاف ورزی ہو تو علٰحدگی میں ہرج نہیں ہے۔	
۷۔ شیخ غلام صادق صاحب۔ اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ عہدہ داران کالج و اسکول قانون کے پابند ہیں اور قانون کا پابند رہنا اُنکا فرض ہے لیکن یہ الفاظ کہ "بحالت خلاف ورزی عہدہ سے علٰحدہ خیال کئے جائیں" بالکل مہمل ہیں ہر ایک عہدہ دار کے برخلاف جب وہ خلاف ورزی قانون کرے مناسب کارروائی کی جاسکتی ہے اس لئے یہ رزولیوشن نمبرا۔ بوجہ الفاظ صدر نامنظور ہے۔	
۸۔ منشی نیاز محمد خانصاحب۔ میری رائے میں اس مد کی ضرورت نہیں ہے اور ترمیم قانون لازم آتی ہے۔	
۹۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ اس طور پر ترمیم پیش کرتا ہوں "بحالت خلاف ورزی مستوجب بازپرس یا اپنے عہدہ سے علٰحدہ کئے جائینگے ہونگے" فائدہ اس ترمیم کا یہ ہے کہ مختلف حالات کے لحاظ سے ٹرسٹی صاحبان اپنا اختیار تمیزی برت سکیں گے ورنہ اگر کبھی معمولی کام میں بھی خلاف ورزی عہدہ داران سے خواہ وسہواً ہی کیوں نہ عمل	

(منظوری)	(نامنظوری)
	ہیں آنے پر وہ قطعاً برخاست ہو جاویگا سہو اور خطا انسان سے ضرور ہوا کرتی ہے مجوزہ سزا نہایت سخت ہے۔ ۱۰۔ نواب سید علی حسن خاں صاحب قانون ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ اس وقت تک جو نافذ ہو چکی ہیں اُنکے پوری پابندی کرنیکے متعلق اتفاق ہے۔ بحالت خلاف ورزی بجائے اپنے عہدہ کے علیحدہ کئے جانیکے یہ عبارت ہونا مناسب ہے۔ "اُنسے جواب ۔۔" ۱۱۔ کنور محمد اکرام اللہ خاں صاحب۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔ جو قاعدہ اس بارہ میں قانون ٹرسٹیان میں اب تک چلا آیا ہے وہ مناسب ہے۔

مد نمبر دہم

۳۔ آنریری سکرٹری، جوائنٹ سکرٹری اور ہر ایک ٹرسٹی کا فرض ہوگا کہ جب کسی عہدہ دار کو خلاف ورزی قانون کا مرتکب پائیں تو سنڈیکیٹ میں معاملہ کو پیش کریں۔ سنڈیکیٹ کا فرض ہوگا کہ بعد جواب لینے کے شکایت کے ثابت ہونے پر اس عہدہ دار کو جس کے متعلق شکایت کیگئی ہے عہدہ سے معطل کر دے اور اس کے بعد جو اجلاس ٹرسٹیان اوّل منعقد ہو اُسمیں آخر فیصلہ کے واسطے پیش کریں۔ آخری فیصلہ کا ٹرسٹیز کو جو اجلاس میں شریک ہونگے اختیار ہوگا۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے	۱۔ نواب سربلند جنگ مولوی حمید اللہ خاں صاحب قابل واپس لینے کے ہے اگر نہ لیا جاوے تو نامنظور
۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب "	۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ عام قواعد نافذ ہیں کسی خاص قاعدہ کی حاجت پائی نہیں جاتی۔
۳۔ نواب سید علی حسن خاں صاحب "	

منظوری	نامنظوری
	۳- شیخ محمد یعقوب صاحب۔ جس طرح پر کہ یہ رزولیوشن پیش کیا گیا ہے مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے اگر سب کمیٹی کو انتظامی امور میں بلا اطلاع کا حق دیدیا جائیگا تو کالج کا کام ایک دن بھی نہیں چلیگا۔ خلاف ورزی قواعد پر نوٹس لینے کا حق صرف آنریری سکریٹری کا ہونا چاہیے ۴- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور۔ ۵- سید سجاد حیدر صاحب۔ میں اس آخری فقرہ کے معنی نہیں سمجھا۔ ٹرسٹیز با وقعت ہیں کیا اس لئے ووٹ دینے سے قاصر ہوں۔ ۶- مولوی طفیل احمد صاحب۔ نامنظور ہے سزا جرم کی نوعیت پر منحصر ہونی چاہیے خفیف شکایت کے ثابت ہونے پر معطلی کیسے مناسب ہو سکتی ہے۔ ۷- شیخ غلام صادق صاحب۔ یہ تو مسلمہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی امر خلاف قانون کرے تو اس کی گرفت ہو سکتی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ پھر ایسے رزولیوشن کی ضرورت ہی کیا ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ گویا کسی کو کسی پر اعتبار نہیں ہے۔ اسلئے نامنظور ہے ۸- منشی نیاز محمد خاں صاحب بشرح مدا

منظوری	نامنظوری
	۹۔ یہاں مجال قال ہے جو چند حضرات ٹرسٹی (مرزا سعید الدین احمد صاحب) اجلاس میں شریک ہوں انکا فیصلہ ناطق کیسے ہو سکتا ہے۔ بلکہ حسب قانون ٹرسٹیان کثرت رائے پر فیصلہ منحصر ہونا چاہئے۔ اس میں آخری فقرہ کا مطلب جو میں سمجھا ہوں اس پر میں نے رائے دی ہے اور اگر میری فہم نے قصور کیا ہے تو اور بات ہے۔
	۱۰۔ مولوی محمد فائق صاحب "معطل کر دے" کی بجائے "معطل کیا جا سکتا ہے" ہونا چاہیے ترمیماً گزارش ہے
	۱۱۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

مد نمبر دہم

۳۰۔ جس عہدہ دار کی شکایت کی گئی ہو اور جس کو سند تکمیل سے معطل کیا ہو ٹرسٹیز کے سامنے اپیل کا حق ہوگا۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور ہے	۱۔ مولوی نظام الدین صاحب عام قانون ہے خاص قاعدہ کی حاجت نہیں ہے
۲۔ محمد یعقوب صاحب بیشک ہر حالتیں ہر معاملہ کا اپیل ٹرسٹی صاحبان کے اجلاس میں پیش ہو سکتا ہے	۲۔ قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور

نامنظوری	منظوری
۳۔ شیخ غلام صادق صاحب بوجوہات صدر نامنظور۔	۳۔ نواب سربلند جنگ بہادر اگر دوم منظور ہو جاوے تو یہ قاعدہ ضروری ہے اُس حالت میں منظور۔
۴۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب بشرح نمبر ۱۔ ۱۸۔	۴۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور ہے۔
۵۔ کنور اکرام علیخاں صاحب۔ نامنظور	۵۔ سید سجاد حیدر صاحب۔ بے شک میری رائے میں سنڈیکیٹ کو معطلی کی صرف سفارش کر دینے کا حق ہونا چاہیئے۔
	۶۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے۔
	۷۔ مولوی محمد فائق صاحب "
	۸۔ نواب سید علی حسن صاحب منظور ہے

مد نمبر دہم

۴۔ رزولیوشن نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا اثر آنریری سکرٹری و ٹرسٹیز پر بھی عائد ہوگا۔

نامنظوری	منظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب یہ نامنظور ہے۔	۱۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور ہے
۲۔ نواب سربلند جنگ بہادر۔ قابل واپس لینے کے ہے۔	۲۔ سید سجاد حیدر صاحب رزولیوشن نمبر ۱ کے متعلق سمجھے یا کسی اس پر بھی عائد سمجھے جائیں
۳۔ مولوی نظام الدین صاحب عام قانون ہر شخص سے متعلق ہے خاص قاعدہ عبث ہے۔	۳۔ نواب سید علی حسن خاں صاحب بشرح مندرجہ نمبر ۱ منظور ہے۔

نامنظوری	منظوری
۴- محمد یعقوب صاحب - مجھے ایسی تجویز سے قطعی اختلاف ہے تجویز منظور ہو گئی تو کوئی شخص کالج کا کوئی عہدہ قبول نہیں کریگا۔	
۵- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور۔	
۶- مولوی طفیل احمد صاحب "	
۷- شیخ غلام صادق صاحب بوجوہات صدر نامنظور	
۸- منشی نیاز محمد خاں صاحب شرح نمبر ۱ مد ۱۸	
۹- مرزا اسعید الدین احمد صاحب آنریری سکرٹری جوائنٹ سکرٹری ٹرسٹیز اور نیز سنڈیکیٹ قانون ٹرسٹیان کے ماتحت ہے یہ کسی نئی رزولیوشن کے ماتحت نہیں ہو سکتے اور نہ ہونے چاہئیں۔	
۱۰- مولوی محمد فائق صاحب منظور نہیں ہے۔	
۱۱- کنور اکرام علیخاں صاحب "	

مد نمبر دہم

۵- بعد اختتام سالانہ امتحان تعطیل کلاں ہوا کریگی جس طرح سے گورنمنٹ کالجوں و اسکولوں میں ہوا کرتی ہے۔

نامنظوری	منظوری
۱- نواب سر بلند جنگ صاحب - پروفیسروں اور ٹیچروں سے پہلے کیفیت طلب کیجائے [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] تعطیل دیجاتی تھی [illegible] طالب علموں [illegible]	۱- سید محمد باقر صاحب منظور ہے ۲- حاجی محمد صالح خاں صاحب " ۳- مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے ۴- مولوی طفیل احمد صاحب منظور ہے

منظوری	نامنظوری
ہے نہایت مناسب اور ضروری ہے ۵ - مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے۔ ۶ - مولوی محمد فائق صاحب منظور ہے ۷ - ایچ ایم ملک صاحب تعطیل کلاں بعد اختتام سالانہ امتحان ہو جاوے۔	۲ - مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ یہ بلحاظ فصل و تعلیم تلامذہ اور مقامی حالات علی گڑھ کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ ۳ - محمد یعقوب صاحب۔ میری رائے میں آنریری سکرٹری صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری صاحب۔ پرنسپل صاحب۔ ہیڈ ماسٹر صاحب پراکٹر صاحب۔ میڈیکل افسر صاحب و حکیم صاحب کالج کا ایک کمیشن اس مسئلہ پر غور کرنیکے واسطے مقرر کیا جاوے اور کمیشن مذکور اپنی رائے لکھکر ٹرسٹیز کے سامنے پیش کرے اس کے بعد فیصلہ کیا جاوے اور میری یہ رائے بطور ترمیم رزولیوشن ہذا کے درج کی جاوے۔ ۴ - خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب۔ نامنظور۔ ۵ - سجاد حیدر صاحب۔ اسمیں پرنسپل صاحب کی رائے مانگی جاوے اور آئندہ سال پر ملتوی کیا جاوے۔ ۶ - مولوی نذیر احمد صاحب۔ اس تحریک کے متعلق پرنسپل صاحب و ایجوکیشن ممبر صاحب۔ سنڈیکیٹ کی رائے کا معلوم ہونا نہایت ضروری ہے۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ یہ تجویز صاحبان ممدوح کے پاس بطلب رائے بھیجدی جائے۔ ۷ - شیخ غلام صادق صاحب۔ بات تو صحیح ہے مگر جبتک الہ آباد یونیورسٹی اپنے امتحانات کی تاریخ نہ بدلے تعطیلات کلاں زیادہ سے زیادہ اسقدر تبدیلی ہو سکتی ہے کہ ۱۵ دن پہلے سے شروع ہو کر بجائے ۱۵ اکتوبر کے یکم اکتوبر کو کالج کھلے۔ پنجاب میں بھی اس امر کی شکایت ہوئی تھی چنانچہ پارسال سے امتحانات شروع ماہ مئی میں لئے جاتے ہیں اور بعد اختتام تعطیلات کلاں تمام کالج یونیورسٹی ۲۰ ستمبر تک کھلجاتے ہیں۔ ۸ - منشی نیاز محمد خان صاحب۔ نامنظور ۹ - نواب سید علی حسن صاحب۔ جبتک یہ معلوم ہو کہ موجودہ

منظوری	نامنظوری
	تعطیل زیر بحث کس بنا پر اور کس ضرورت سے برخلاف گورنمنٹ کالجوں اور اسکولوں کے رکھی گئی ہے اسوقت تک منظوری یا نامنظوری دینا دشوار ہے۔
	۱۰- کنور اکرام علیخانصاحب مجھے اس سے اتفاق نہیں

مد نمبر دہم

۶- میں تحریک کرتا ہوں کہ بجٹ میٹنگ کا اجلاس لازمی ماہ اپریل میں ہونا چاہیے۔

منظوری	نامنظوری
۱- سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے۔	۱- نواب سر بلند جنگ بہادر۔ سکریٹری صاحب کالج کی رائے لینے کے بعد درستی رائے دیسکتے ہیں۔
۲- محمد یعقوب صاحب میں اس تجویز کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کرتا ہوں کہ بجائے لفظ "لازمی" کے "جہانتک ممکن ہو" رزولیوشن کے الفاظ میں شامل کیا جاوے۔	۲- مولوی نظام الدین حسن صاحب اُس وقت تک موازنہ سالانہ تیار نہیں ہوسکتا۔ بہ لحاظ تیاری موازنہ انعقاد جلسہ ہونا چاہیے۔
۳- حاجی محمد صالح خان صاحب منظور۔	۳- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور
۴- سجاد حیدر صاحب منظور	۴- منشی نیاز محمد خانصاحب نامنظور۔ بشرح نمبر ۱ و ۱۸۔
۵- مولوی نذیر احمد صاحب ماہ اپریل میں نہیں بلکہ ماہ مارچ میں ہونا چاہیے تاکہ ماہ اپریل میں عملدرآمد شروع ہو جائے۔ مگر ایسی صورت میں سالانہ اجلاس کا جنوری میں ہونا مناسب نہیں ہے کیونکہ ہر دو اجلاس کے درمیان وقفہ بہت کم رہ جائیگا۔	۵- کنور اکرام علیخانصاحب لفظ لازمی سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔
۶- مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے	
۷- مولوی طفیل احمد صاحب منظور ہے	
۸- شیخ غلام صادق صاحب نہایت مناسب ہے کہ شروع سال سے پہلے بجٹ تیار اور پاس کیا جایا کرے اسلئے اسپر عملدرآمد سنہ ۱۹۱۵ء سے ہوا مسال شاید تنگی وقت کے سبب عملدرآمد نہو سکے۔	

مد ہیزدہم

۷- جسقدر تحریکیں یا کاغذات یا کیفیت آنریری سکرٹری یا کسی اور ٹرسٹی کو سالانہ میٹنگ یا بجٹ میٹنگ یا اور کسی میٹنگ کے متعلق ٹرسٹیوں کی خدمت میں روانہ کرنا ہوں وہ ایجنڈے کے ساتھ روانہ کیجائیں گی۔ جو تحریریں بعد کو روانہ کیجائینگی وہ خلاف قانون ہونگی، اور میٹنگ میں اُن بیرون میعاد تحریرات پر کوئی بحث نہو سکے گی نہ پیش کیجا سکے گی۔

۱- سید محمد باقر صاحب - منظور ہے ۲- محمد یعقوب صاحب اگر ایسی تحریرات مدت معیّنہ کے ٹرسٹی صاحبان کے پاس ایجنڈے سے علیحدہ بھی روانہ کیجائیں تو کیا ہرج ہے۔ ۳- حاجی محمد صالح خان صاحب - منظور ۴- ایچ - ایم - ملک صاحب - منظور	۱- نواب سربلند جنگ بہادر - ضروری تحریکات سے یہ عام قاعدہ متعلق نہیں ہوسکتا معمولی تحریکات سے متعلق ہو تو ہرج نہیں۔ ۲- مولوی نظام الدین حسن صاحب - خاص قاعدہ کی حاجت نہیں ہے قواعد موجودہ کافی ہیں۔ ۳- قاضی عزیز الدین صاحب - نامنظور۔ ۴- سجاد حیدر صاحب ایجنڈے کے ساتھ کیونکر سب تحریریں روانہ ہو سکتی ہیں جبکہ ٹرسٹیز کو تحریکات کا علم ہی بذریعہ ایجنڈے کے ہوتا ہے نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ صرف بیرونی مقامی ٹرسٹیز کی رائیں سب ٹرسٹیز کے پاس پہنچ سکینگی

منظوری	نامنظوری
	اور باہر کے ٹرسٹیز کی رائے کی اشاعت نہ کی جا سکیگی ۵- مولوی نذیر احمد صاحب - جو تحریک ایجنڈے کے ساتھ روانہ نہیں ہوگی اُس پر بحث نہیں ہوسکیگی مگر اس امر کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دیگر تحریرات یا کاغذات کو کیوں نظر انداز کیا جائے جب ان سے کسی معاملہ کے صحیح تصفیہ میں امداد مل سکتی ہو اصل غرض تو صحیح حالات و واقعات دریافت کرنے سے ہے خواہ آخر وقت پر ہی معلوم ہوسکیں اس لیے اس قسم کی مصنوعی قیود اور قواعد سے تحقیقات کا دروازہ بند کرنا مناسب نہیں ہے- شیخ غلام صادق صاحب - اس رزولیوشن کا تعلق رزولیوشن نمبر (۱۶) پراکسی والے کیساتھ ہے- چونکہ میں پراکسی سسٹم رکھنا چاہتا ہوں اس لیے یہ رزولیوشن نامنظور ۶- منشی نثار محمد خان صاحب نامنظور مثل نمبر ۳ و ۱۸ ۷- مرزا سعید الدین احمد صاحب - یہ کارروائی بہت سخت ہوگی ایک ہی بار کام کا بہت بار پڑیگا- مجھے اس سے اتفاق نہیں- ۸- مولوی محمد فائق صاحب - یہ رزولیوشن

منظوری	نامنظوری
	لائق منظوری نہیں ہو بعض حالات ایسے پیش آسکتے ہیں کہ مزید تحریرات کی ضرورت لازمی طور پر ہو۔
	۹۔ نواب سید علی حسن صاحب۔ چونکہ میں اس ضرورت کو کافی طور پر نہیں سمجھ سکا ہوں لہذا اس کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنا قبل از وقت خیال کرتا ہوں۔ اتنا البتہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر طوالت کار کے اندیشہ کی یہ تجویز پیش کی گئی ہو تو بیرون میعاد تحریرات کے متعلق گنجائش وقت کے قید اضافہ کردیجاوے
	۱۰۔ کنور اکرام علیخاں صاحب۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

سیزدہم

۵۔ اگر آنریری سکرٹری ذاتی ضرورت یا کالج کے اغراض سے ہیڈکوارٹر سے باہر جائے تو اُس زمانہ میں جبتک آنریری سکرٹری باہر رہے جائنٹ سکرٹری کے پاس پورا چارج کالج کا رہیگا۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے	۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ اختیار تمیزی

منظوری	نامنظوری
۲- نواب مربلند جنگ - جائنٹ سکرٹری اسی لیے ہوتا ہی پورا چارج تو دونوں کے ہاتھ میں ہر وقت رہتا ہی۔	معتمد پر ہی اور اُن کو حسب صوابدید خود عمل کرنا چاہیے۔
۳- حاجی محمد صالح خاں صاحب - منظور	۲- محمد یعقوب صاحب - تحریر ہذا میں ترمیم ذیل داخل کیجائے تب میں منظور کرونگا۔ ورنہ نہیں:- بعد الفاظ "ہیڈکوارٹر سے" کے الفاظ "متواتر دو ہفتہ یا اُس سے زیادہ کے واسطے" اضافہ کئے جائیں۔
۴- سجاد حیدر صاحب کیا اب ایسا نہیں ہوتا؟ جبکہ سکرٹری باہر ہوتا ہی لیکن اہم امور کو ہر حالت میں وہ شخص جس کے پاس عارضی چارج ہوتا ہی مستقل عہدہ دار کے اوپر چھوڑیگا ہر ادارہ اور دفتر میں یہی قاعدہ ہی۔	۳- قاضی عزیز الدین صاحب - نامنظور
۵- مولوی رحیم بخش صاحب درست ہی۔	۴- مولوی نذیر احمد صاحب - یہ معاملہ آنریری سکرٹری کی رائے پر ہونا چاہیے ہیڈکوارٹر سے باہر جانے پر بھی آنریری سکرٹری کی ذمہ داری بدستور قایم رہتی ہی اس لیے آنریری سکرٹری اپنی ذمہ داری پر جو انتظام مناسب خیال کرے کرسکتا ہی اور متواتر تغیر و تبدل چارج میں خرج کار ہوگا
۶- مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہی۔	۵- مولوی طفیل احمد صاحب نامنظور ہی۔
۷- ایم - ایچ - ملک صاحب - منظور ہی۔	۶- شیخ غلام صادق صاحب - جبتک کہ اس یا ایسے رزولیوشن میں آنریری سکرٹری صاحب کی مدت غیر حاضری درج ہو
۸- نواب سید علی حسین خاں صاحب - وہ اہم معاملات جنکی تعویق کوئی ہرج واقع ہو اُن کو مستثنیٰ کر کے منظور ہی۔	

منظوری	نامنظوری
	یعنی تعیین نہ کیا جائے تب تک یہ رزولیوشن اگر پاس کیا جائے تو درست نہو گا۔ اس لیے یہ رزولیوشن بہ الفاظ صدر نامنظور
	۷۔ منشی نثار محمد خاں صاحب نامنظور بشرح نمبر ا مد ۱۸۔
	۸۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ اگر آنریری سکرٹری ایک روز کے لیے باہر تشریف لیجائیں تو کیونکر پورا چارج جائنٹ سکرٹری صاحب کو دے سکیں گے اس امر کو آنریری سکرٹری صاحب کے اختیار تمیزی پر چھوڑنا چاہیے زاید از ضرورت پابند کرنا نامناسب ہے۔
	۹۔ کنور اکرام علی خاں صاحب۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

مد سیزدہم

۹۔ دفعہ ۱۲۶ حرف (الف) و (ب) میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ ہونا چاہیے

منظوری	نامنظوری
۲۔ سید محمد باسط صاحب۔ منظور ہے	۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ فنانس کمیٹی

نامنظوری	منظوری
درحقیقت سنڈیکیٹ یعنی ارکان عامل کا ایک جزو ہی۔ ۲۔ محمد یعقوب صاحب۔ ترمیم دفعہ ۱۲۶ (الف) منظور ہی ترمیم حرف (ب) منظور نہیں ہی بلکہ میری رائے میں کالج کے سکریٹری کے اختیارات میں کسیقدر اور توسیع کی ضرورت ہی۔ ۳۔ قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور۔ ۴۔ مولوی طفیل احمد صاحب نامنظور ۵۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب نامنظور شرح نمبر (۱) در ۱۸۔ ۶۔ کنور اکرام علی خاں صاحب۔ جبتک یہ معلوم نہو کہ اس تبدیلی کے معقول وجوہ کیا ہیں اسوقت تک کیا رائے دیجاسکتی ہی۔	۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ منظور ۳۔ مولوی محمد فایق صاحب۔ منظور ہی ۴۔ نواب سید علی حسن صاحب منظور

مدعا نمبر ۹ و ۱۰

۱۰۔ دفعہ ۱۲۸ میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ رہنا چاہیے۔ اور یہ حق سنڈیکیٹ کو اسوقت بھی حاصل ہی۔

نامنظوری	منظوری
۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ فنانس کمیٹی،	۱۔ سید محمد حسن صاحب۔ منظور ہی۔

نامنظوری	منظوری
واقعی سنڈیکیٹ یعنی ارکان عامل کا ایک جزو ہی غیر نہیں۔ ۲۔ محمد یعقوب صاحب۔ اگر سنڈیکیٹ کو یہ حق اس وقت بھی حاصل ہی تو تجویز ہذا غیر ضروری ہی اگر حاصل نہیں ہی تو تجویز سے مجھے اختلاف ہے ۳۔ قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور۔ ۴۔ مولوی طفیل احمد صاحب نامنظور ۵۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب نامنظور ۶۔ کنور اکرام علیخاں صاحب۔ جبکہ حق حاصل ہی پھر تبدیلی کی معقول وجوہ کیا ہیں۔	۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ منظور۔ ۳۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ منظور ہی۔ ۴۔ نواب سید علی حسن خاں صاحب۔ منظور

تجویز نمبر ۵

ا۔ بموجب قاعدہ ۲۳۲ حرف (د) سکرٹری کا فرض ہو گا کہ اکتوبر کے مہینہ میں جسقدر جگہ ٹرسٹیونکی خالی ہوں اور جسقدر اُمیدواران ٹرسٹی شپ کے نام دفتر آنریری سکرٹری میں اسوقت تک آ گئے ہوں سب کی ایک فہرست مرتب کر کے ٹرسٹیونکے پاس بھیج دے اور یہ بھی اطلاع دے کہ آیا میٹنگ کا اجنڈا کس تاریخ جاری ہو گا۔ ٹرسٹیونکا فرض ہو گا کہ اپنی آرا یا کوئی رزولیوشن جس کو پیش کرنا مناسب خیال کرتے ہوں یا جن امیدواران ٹرسٹی شپ کے نام اجنڈے میں درج ہونیکے واسطے مناسب خیال فرماویں ایسے وقت پر روانہ فرماویں کہ تاریخ مقررہ روانگی اجنڈہ سے پندرہ یوم پیشتر دفتر آنریری سکرٹری میں پہنچ جائیں۔ اسپیشل ٹرسٹی میٹنگ یا دیگر میٹنگ کے

بھی تقرر تاریخ کی اطلاع آنریری سکرٹری کو تاریخ روانگی اجنڈا میٹنگ سے ایک ماہ قبل ٹرسٹیوں کو دینا لازمی ہوگی۔

نامنظوری	منظوری
۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب کافی اطلاع دینا لازم ہے اس میں کافی فرصت ہونا چاہیے کہ تحریک پر غور کرکے رائے قائم ہوسکے۔ ۲۔ محمد یعقوب صاحب۔ تجویز ہذا میں صرف اسقدر جزو منظور ہے کہ سالانہ اور جلسہ تحریک کے اجنڈے کے شایع ہونے سے دو ہفتہ قبل آنریری سکرٹری صاحب ٹرسٹی صاحبان کو اس امر کی اطلاع فرماویں کہ اجنڈا فلاں تاریخ کو جاری ہوگا۔ اور ایسی اطلاع کے پہنچنے سے ایک ہفتہ کے اندر جو تجاویز اجنڈا میں درج کرانیکے واسطے کسی ٹرسٹی کو بھیجنا ہوں وہ آنریری سکرٹری صاحب کو بھیجدیں۔ بقیہ حصہ رزولیوشن سے مجھے اختلاف ہے۔ ۳۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ نامنظور ۴۔ مولوی نذیر احمد صاحب۔ یہ تحریک بیشک ضروری ہے تاریخ کا علم اُسوقت ہوتا ہے جبکہ دفعتاً اجنڈا آ پہنچتا ہے۔ اسلیے بیرونجات کے ٹرسٹیوں کی طرف سے نہایت کم تجاویز اجنڈے میں	۱۔ سید محمد باقر رضا صاحب۔ منظور ہے۔ ۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور۔ ۳۔ سجاد حیدر صاحب یہ بہت مناسب تجویز ہے یہ ضرور پاس ہونی چاہیے اور اس پر عمل ہونا چاہیے تاکہ ٹرسٹیز عمومی تحریکات میں کافی دلچسپی لے سکیں اور شریک ہوسکیں۔ ۴۔ مولوی رحیم بخش۔ درست ہے ۵۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے ۶۔ ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ منظور۔ ۷۔ نواب سید محمد علی حسن صاحب۔ منظور۔ ۸۔ کنور اکرام علیخاں مجھے اس سے اتفاق ہے۔

منظوری	نامنظوری
	پیش ہوتی ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ کاغذات کی چھپائی کا خرچ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اسی کے ساتھ ڈاک کا خرچ بھی حالانکہ ان دونوں مدات میں خرچ کی تخفیف ممکن ہے اگر کاغذات جاری کرنے کے وقت مزید احتیاط کیجائے۔ میری رائے ہے فرداً فرداً ٹرسٹیوں کے پاس اطلاع بھیجنے کے بجائے اگر انسٹیٹیوٹ گزٹ علی گڑھ میں [illegible] مندرجہ تحریک ہذا کا اعلان کر دیا جائے تو کافی ہوگا اس طرح خرچ میں تخفیف ہو جائیگی اور اطلاع بھی۔ ۵۔ مولوی طفیل احمد صاحب نامنظوری۔ ۶۔ منشی نشار محمد خان صاحب شرح نمبر مد ۱۸ ۷۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ آنریری سکرٹری کے فرائض دفعہ ۱۳۲ قانون ٹرسٹیان میں موجود ہیں کسی ایسے رزولیوشن کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

مسئلہ نمبر دہم

۱۲- کمیٹی ڈائرکٹران تعلیم السنہ مختلفہ بموجب قاعدہ ۹۷ قایم ہونا لازمی ہے جس کا اسوقت وجود نہیں ہے- میں تحریک کرتا ہوں کہ مقرر کیجائے-

منظوری	نامنظوری
۱- سید باقر حسین صاحب منظور ہے ۲- نواب سر بلند جنگ بہادر منظور ۳- محمد یعقوب صاحب- بیشک ایسی کمیٹی قایم کیجائے بہ این ترمیم کہ اُس کے ممبر علاوہ ممبران اکس افیشیو کے مسٹر محمد علی صاحب- مسٹر سید راس مسعود صاحب- مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی- سید سجاد حیدر صاحب شمس العلما علامہ شبلی نعمانی صاحب- شمس العلماء نواب سید امداد امام صاحب مقرر کیے جائیں- ۴- حاجی محمد صالح خان صاحب منظور- ۵- سجاد حیدر صاحب منظور ۶- مولوی رحیم بخش صاحب- مقرر کیجائے- ۷- مولوی طفیل احمد صاحب منظور ہے- ۸- مرزا سعید الدین احمد صاحب مناسب ہے ۹- مولوی محمد شاہد فاخری صاحب منظور ہے-	۱- مولوی نظام الدین حسن صاحب- ٹرسٹیز بہ احسن وجوہ اس کا انتظام کرسکتے ہیں- ۲- قاضی عزیز الدین صاحب- نامنظور ۳- منشی نیاز محمد خان صاحب- شرح نمبر ۱۸۲

نامنظوری	منظوری
	۱۰- نواب سید علی حسن صاحب - منظور - ۱۱- کنور اکرام علیخاں صاحب - منظور ہے -

مد ہشتم

۱۳- (ترمیم قانون سنڈیکیٹ دفعہ ۴۳) اگر کسی پروفیسر کی جگہہ خالی ہو تو آنریری سکرٹری بعد مشورہ پرنسپل و ایگزیکٹیو ممبر جس امیدوار کو چاہے سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرے - سنڈیکیٹ اگر اتفاق کرے تو آخری منظوری کے واسطے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کریگی - اور اگر سنڈیکیٹ مناسب خیال کریگی تو اور کوئی طریقہ بصواب دید عمل میں لائیگی -

نامنظوری	منظوری
۱- مولوی نظام الدین حسن صاحب - قانون نافذہ کی ترمیم کی حاجت معلوم نہیں ہوتی ہے - ۲- محمد یعقوب صاحب ترمیم ہذا کے منظور ہونے سے کام میں سہولت نہیں ہوگی مجھے اس ترمیم سے اتفاق نہیں ہے - ۳- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور - ۴- سجاد حیدر صاحب اس کا بھی آخری فقرہ ماسبق فقروں کو باطل کرتا ہی گیا	۱- سید محمد باقر صاحب - منظور ہے - ۲- نواب سر بلند جنگ بہادر - منظور - لیکن اور طریقہ میں مستقل تقرر شرکیہ نہیں ہوسکتا - وہ ٹرسٹیز کے اختیار میں رہیگا - ۳- حاجی محمد صالح خاں صاحب - منظور ہے دفعہ بجنسہٖ قانون سنڈیکیٹ میں موجود ہی خفیف سی ترمیم ضرور کی گئی - ۴- مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے -

منظوری	نامنظوری
۵۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہی۔ ۶۔ ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ منظور ہی۔ ۷۔ کنور اکرام علی خاں۔ مجھے منظور ہی۔	کیا سنڈیکیٹ مناسب خیال کریگی تو کوئی اور طریقہ جس میں منظوری ٹرسٹیز کی لازمی نہوگی۔ یا منظوری سکرٹری پرنسپل اور ایجوکیشنل ممبر کا لازم ہوگا اختیار کرے گی۔ ۵۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب بہ شرح نمبر ۱۸۱ ۶۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ اگر ایجوکیشنل ممبر تعلیمی سنڈیکیٹ کا ممبر ہی تو یہ ترمیم فضول ہو جاتی ہی ورنہ ترمیم ہذا لائق منظوری ہی۔

مدھیم

۴۸ (ترمیم دفعہ ۸/۷ قانون سنڈیکیٹ) اگر وہ شخص جو اس طرح نامزد کیا گیا ہی ہندوستان میں موجود نہو اور بہ نظر فوائد کالج اُس کا جلد آنا ضروری ہی خواہ پرنسپلی کیواسطے نامزد کیا گیا ہو خواہ پروفیسری کے واسطے ایسی حالت میں سنڈیکیٹ کی نامزدگی ایسی خیال کیجائے گی کہ ٹرسٹیوں نے اُس کا تقرر منظور کرلیا ہی۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور ہی ۲۔ حاجی محمد صالح خان صاحب۔ منظور۔ یہ دفعہ بھی انہیں اختیارات کیساتھ قانون	۱۔ نواب سربلند جنگ بہادر نامنظور۔ یہ اختیار خوفناک ہی۔ ۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب مصابقت کا

<table>
<tr><th>منظوری</th><th>نامنظوری</th></tr>
<tr><td>سنڈیکیٹ میں موجود ہی اور ٹرسٹی صاحبان نے یہ
حق سنڈیکیٹ کو دیا ہی یہاں صرف تھوڑی سی
ترمیم ہی جو اصل دفعہ لاحظہ فرمانے سے ظاہر ہوسکتی ہے
۳۔ مولوی رحیم بخش صاحب درست ہی۔
۴۔ ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ منظور۔</td><td>ذمہ دار کون ہوگا یہ تحریک ایسی ہی کہ فرائض ٹرسٹیز
میں مخل ہی کسی طرح قابل منظوری نہیں ہی۔
۳۔ محمد یعقوب صاحب۔ اصولاً جس شخص کو
جن افسروں کی ماتحتی میں کام کرنا ہو اُس کی نامزدگی
کا حق انہیں افسروں کو ہونا چاہیے ورنہ کام
سہولت سے نہ ہوسکیگا مجھے ترمیم ہذا سے اختلاف ہی۔
۴۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ نامنظور
۵۔ سجاد حیدر صاحب۔ میری رائے میں ایکماہ
کے اندر رائے ٹرسٹیوں کے وصول ہوسکتی ہی
اور اس سے کم مدت میں تقرر ایسے شخص کا
جو ہندوستان سے باہر ہو عمل میں لانا مناسب
نہیں ہوسکتا۔
۶۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ شرح نمبر ۱ مد ۱۸
۷۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب سنڈیکیٹ
اور ٹرسٹیوں کی منظوری میں فرق امتیاز ہونا
ضروری ہی لہذا یہ ضمن قابل قبول نہیں۔
۸۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ دفعہ ۲ ضمن ۱۳ بہت
صاف اور صریح ہی اُس کے پڑھنے کے بعد معلوم
ہوتا ہی کہ کوئی ضرورت قانونی ترمیم مندرجہ بالا کی نہیں ہے
۹۔ کنور اکرام علیخاں صاحب۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے</td></tr>
</table>

ہدایت دہم

۱۵۔ ٹیچنگ اسٹاف کی رخصت والاؤنس بزمانہ رخصت وقایم مقامی، تبدیلی، قایم مقامی، سفرخرچ، معطلی، موقوفی، استعفے، پنشن۔ کرایہ مکانات کے قواعد جاری ہونے چاہئیں جو گورنمنٹ میں اس وقت نافذ ہیں۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے ۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور۔ ۳۔ مولوی طفیل احمد صاحب منظور ۴۔ کنور اکرام علی خاں صاحب منظور ہے ۵۔ مسٹر احسان الحق صاحب۔ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ غالباً شیخ عبداللہ صاحب نے اس قسم کے قواعد مرتب کرکے ٹرسٹیان کے روبرو پیش کیے تھے اگر اسوقت تک پیش نہو سکے تو جناب حاجی صاحب کی تجویز سے اتفاق ہے بشرطیکہ کالج کی مالی و دیگر حالات کو مدنظر رکھکر مناسب ترمیم قواعد گورنمنٹ میں کردیجائے۔	۱۔ نواب سر بلند جنگ بہادر۔ قواعد مرتب کرکے منظور کرائے جائیں۔ گورنمنٹ میں کیا قواعد ہیں سب ٹرسٹیوں کو علم نہیں۔ ۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب قواعد پیش ہوں تو رائے قایم ہو سکے۔ دولت برطانیہ کے قواعد حسب ضرورت نافذ کرنا مناسب ہے۔ ۳۔ محمد یعقوب صاحب۔ ایسے قواعد اگر اب تک موجود نہیں ہیں تو ضرور تیار ہونا چاہئیں۔ لیکن کالج کی حالت کے لحاظ سے گورنمنٹ کے مقررہ قوانین بجنسہ مناسب نہیں ہو سکتے میری ترمیم یہ ہے کہ ٹرسٹیوں کی ایک کمیٹی جس کے ممبر آنریری سکرٹری صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری صاحب میجر سید حسن صاحب اور سید زین الدین صاحب ہوں قواعد تیار کرکے ٹرسٹیز

منظوری	نامنظوری
	کے سامنے پیش کرنے۔ ۴۔ قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور ۵۔ سجاد حیدر صاحب۔ بالکل اُن قواعد کی نقل کرنی ضروری نہیں ہمکو اپنی ضروریات کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔ علاوہ ازیں خود گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں مختلف قواعد ہیں یہ رزولیوشن مبہم ہی۔ ۶۔ منشی نیاز محمد خان صاحب بشرح نمبر ۱۸۱ ۷۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب گورنمنٹ کی پیروی ہم ہر ایک قاعدہ میں کیونکر کر سکتے ہیں ہمکو تو کالج کے مفاد و بہبود کا خیال ہر ایک امر میں چاہیے۔ ۸۔ مولوی محمد فائق۔ اس رزولیوشن کی [illegible] نہیں بتائی گئی پنشن کے متعلق معاملہ زیر غور ہی اب تک کوئی نتیجہ معلوم نہیں ہوا محمڈن کالج اور گورنمنٹ کالجوں میں بڑا فرق ہی۔ یہاں کے قواعد یہاں کی ضروریات کے لحاظ سے ہونا چاہیے نہ کہ بجنسہ کل قواعد سرکاری لے لئے جائیں۔

ضمیمہ

۱۶- میں تحریک کرتا ہوں کہ پراکسی سسٹم قانون ٹرسٹیان سے خارج کیا جائے

منظوری

۱- محمد یعقوب صاحب - اس رزولیوشن کی میں نہایت زور کے ساتھ تائید کرتا ہوں - یہ طریقہ سید علیہ الرحمۃ کے اُس ابتدائی زمانہ کیواسطے مناسب تھا جبکہ لوگ کالج میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں اور تعلیمی معاملات سے واقفیت کار ٹرسٹی مشکل سے دستیاب ہوتے تھے - موجودہ زمانہ میں ایسا طریقہ بالکل مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ سے بسا اوقات ایک شخص کا ووٹ اُس کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے -

۲- حاجی محمد صالح خاں صاحب - منظور - بہ نمبر [illegible] کے متعلق رائے علیحدہ کاغذ پیش کرتا ہوں براہ مہربانی اختلافی اجنڈا میں درج فرمائی جائے (جو بطور ضمیمہ کے آخر میں درج ہے)

۳- نواب سید علی حسن خاں صاحب منظور -

نامنظوری

۱- سید ظہور احمد صاحب نامنظور ہے

۲- نواب سر بلند جنگ بہادر نامنظور

۳- مولوی نظام الدین حسن صاحب - اس تجویز سے کوئی فائدہ متصور نہیں ہے مسٹر مشتاق حسین فی الحقیقت بعض حاضرین کو محدود کرنا منشا نہیں ہے

۴- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور -

۵- سجاد حیدر صاحب میں اس کے خارج کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا -

۶- مولوی طفیل احمد صاحب نامنظور ہے -

۷- مولوی [illegible] خاں صاحب - میری رائے میں پراکسی سسٹم ہرگز قابل مسدودی نہیں ہے - دور دراز کے ٹرسٹی جلد اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتے اور بلا کافی واقفیت کے رائے دینا مشکل ہوتا ہے لہذا پراکسی بنام کسی لوکل ٹرسٹی یا کسی اور ٹرسٹی کے

منظوری	نامنظوری
	بھیجنا نہایت مناسب ہی اکثر پرکسیان اہل الرائے ٹرسٹی کی خدمت میں بھیجی جاتی ہیں لہذا یہ قاعدہ ضرور بدستور قانون میں رہنا چاہیے۔ ۸۔ شیخ غلام صادق صاحب نامنظور۔ ۹۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب بشرح نمبر ۱۸ ۱۰۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب مجھے اس سے اتفاق نہیں ہی۔ ۱۱۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ موجودہ حالت میں جیسا کہ بورڈ آف ٹرسٹیز کا کانسٹیٹیوشن ہے پرائیویٹ سسٹم خارج کرنا خالی از وقت نہیں ہے پس یہ تحریک لائق منظوری نہیں ہے۔ ۱۲۔ کنور محمد اکرام علیخاں صاحب مجھے اس سے بالکل اتفاق نہیں ہے۔

مد نوزدہم

رزولیوشن پیش کردہ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

سالانہ جلسہ میں آنریری سکرٹری صاحب سے خواہش کیجائے کہ موجودہ قواعد سنڈیکیٹ میں دفعہ ۵ و ۶ کی مشکلات کے لحاظ سے نیز گزشتہ تجربہ کی بنا پر جس اصلاح کی ضرورت ہو اُسکی متعلق وہ اسکیم تیار کرکے سالانہ اجلاس سے ۳ ماہ کے اندر ٹرسٹیان کالج کے پاس بھیج دیں اور سالانہ جلسہ کو اُس اسکیم پر غور کرنے اور اُسکے متعلق فیصلہ کرنیکے لیے ملتوی کیا جائے اور بجٹ میٹنگ کیوقت جلسہ ملتویہ سالانہ کا بھی

اجلاس کرکے اس معاملہ کو طے کیا جاوے۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے	۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ جبتک قواعد مرتب ہوکر پیش نہوں رائے لینا جائز نہیں ہے۔ ارکان انتظام حسب صوابدید کارفرما رہیں اور قواعد مرتب ہوکر پیش ہوں۔ ۲۔ محمد یعقوب صاحب۔ رزولیوشن ہذا کے ذیل میں میری ترمیمات ذیل ہیں
۲۔ نواب سربلند جنگ بہادر منظور ہے۔	(۱) دفعہ ۸/۹ قواعد سنڈیکیٹ میں الفاظ "ایک ممبر" کے بعد الفاظ "نامزد کردہ آنریری سکرٹری" اضافہ کئے جاویں۔
۳۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ منظور	(۲) دفعہ ۸/۲ قواعد سنڈیکیٹ میں الفاظ "اپنے خاص ممبر" کے بعد الفاظ ذیل اضافہ کیے جائیں "نامزد کردہ آنریری سکرٹری"
۴۔ حاجی محمد صالح صاحب "	(۳) دفعہ ۸/۴ قواعد سنڈیکیٹ میں بعد الفاظ "سنڈیکیٹ کا ایک ممبر" کے الفاظ "جسکو آنریری سکرٹری نامزد کریں"۔ اضافہ کیے جائیں۔
۵۔ سجاد حیدر صاحب "	(۴) ۸/۷ میں بعد الفاظ "ایک یا چند ممبروں کے" الفاظ "جنکو آنریری سکرٹری نامزد کریں" اضافہ کرنے کیے جائیں۔
۶۔ مولوی نذیر احمد صاحب "	اور بعد ترمیمات بالا کے یہ رزولیوشن پاس کیا جائے۔
۷۔ مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے۔	
۸۔ مولوی طفیل احمد صاحب منظور	
۹۔ مولوی احمد علیخاں صاحب۔ "	
۱۰۔ شیخ غلام صادق صاحب۔ "	
۱۱۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ "	
۱۲۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ "	
۱۳۔ ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ "	
۱۴۔ نواب سید علی حسن صاحب۔ "	
۱۵۔ کنور اکرام علیخاں صاحب۔ "	

رائے محمد احسان الحق صاحب بابت مد ہیز دہم

تحریکات حاجی محمد صالح خانصاحب

(ج)

سہواً اپنی جگہ پر درج ہونے سے رہگئے

رزولیوشن نمبر ا - یہ امر تو مسلمہ ہے کہ عہدہ داران کالج و اسکول بحیثیت ملازمان ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ کے قوانین کے پابند ہیں ب رہا یہ امر کہ بحالت خلاف ورزی انکی کیا تعزیر ہونی چاہیئے - میری رائے ناقص میں جناب حاجی صاحب کی تجویز مناسب نہیں ہے - سزا اور جرم کا تناسب ایک ضروری امر ہے اور اگر اسکو مد نظر نہ رکھا گیا تو غالباً کوئی شخص ایسی ملازمت کو پسند نکریگا جسمیں معمولی سے جرم کی پاداش میں اسکو علٰحدہ کیا جاوے -

رزولیوشن ۲ اسکے متعلق دفعات ۲۲۹ و ۲۴۶ و ۲۴۷ قوانین ٹرسٹیان بالکل صادق ہیں سنڈیکیٹ کے اختیارات کی تشریح کو سنڈیکیٹ دفعہ ۸۷ جسمیں ضمن ۱۲ ہے ۲۴ و ۲۷ میں درج ہے انکی موجودگی میں یہ رزولیوشن غیر ضروری معلوم ہوتا ہے -

رزولیوشن ۳ - بلحاظ دفعہ ۸۷ ضمن ۲۴ کو سنڈیکیٹ یہ رزولیوشن غیر ضروری ہے - البتہ اگر جناب حاجی صاحب یہ چاہتے ہیں کہ معطل شدہ عہدہ دار کو یہ اختیار دیا جاوے کہ وہ ٹرسٹی صاحبان کی خدمت میں یہ اپیل کر سکے کہ اُسکی

بحالی یا برطرفی کا مسئلہ دو یا تین ماہ کے اندر فیصلہ کر دیا جاوے تو مجھکو اس رزولیوشن سے اتفاق ہے۔

رزولیوشن ۴ میری رای ناقص میں جناب حاجی صاحب نے اس رزلیوشن کو پیش کرتے وقت یہ غور نہیں فرمایا کہ اسکے نتائج کسقدر اہم اور خطرناک ہوسکتے ہیں اور اسکے قوانین ٹرسٹیان کی کسقدر وسیع تبدیلیاں ہوگی۔ میں اس رزولیوشن کی ہرگز تائید نہیں کرسکتا اور جناب حاجی صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس رزولیوشن کو واپس لیں۔

رزولیوشن ۵ مجھکو جناب حاجی صاحب کی تجویز سے اتفاق ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کالج کی ڈرینج وغیرہ کی اصلاح ہوجاے کہ مدرسۃ العلوم ۱۵ ستمبر کو کھولا جاوے تو طلبا کی صحت کو کسی قسم کا اندیشہ نہ ہو۔ کالج میں پانی کا نکاس اور پانی کی بہم رسانی کا موجودہ انتظام ہرگز اطمینان بخش نہیں چند سال ہوے کہ میں نے کالج میں واٹرورکس وغیرہ جاری کرنے کے متعلق ایک بہت مفصل اسکیم عالیجناب نواب وقار الملک بہادر قبلہ کی خدمت میں ارسال کی تھی اور جناب ممدوح نے مکالمہ کے دوران میں اسکو ٹرسٹی صاحبان کے روبرو پیش کرنیکا وعدہ فرمایا تھا اگر وہ اسکیم دفتر میں موجود ہو تو اسپر غور فرمایا جاے غالباً ۱۹۱۱ء کے اجلاس سالانہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن میں مسٹر علی حسن صاحب بی۔ اے نے کالج کے ڈرینج سسٹم کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کیا تھا جو اتفاق رائے سے منظور ہوا تھا اور جہانتک مجھکو علم ہے اس رزولیوشن کی باضابطہ اطلاع آنریری سکرٹری صاحب کے دفتر میں بھیجی گئی تھی۔

کالج کی ضروریات کے لحاظ سے واٹرورکس اور ڈرینج کے مسئلے اسقدر ضروری ہیں کہ انکے متعلق زیادہ تامل مناسب نہیں ہے۔ ان دونوں باتوں کا انتظام ہمکو ایک نہ ایک دن کرنا ہوگا۔ بہتر ہے کہ انکے متعلق ابھی سے کوئی عملی تجویز

گیا ہے۔ کالج کی تعطیلات کا ان کاموں سے بہت بڑا تعلق ہے اور یہ امر واقعی ہے کہ ہمارے کالج میں پڑھائی کے دن بہت کم ہوتے ہیں۔

رزولیوشن ۶ تجویز معقول ہے لیکن اسپر عملدرآمد ہونا مشکل ہے سال سابقہ کا حساب بند کرنے میں از نہیں۔ تیار کرنے اور نیز بجٹ کو سنڈیکیٹ سے رد ہو کر پیش کر سکنے کیلئے کم سے کم چھ سات ہفتے درکار ہوتے ہیں۔

رزولیوشن ۷ یہ تجویز ایک پہلو سے مناسب ہے لیکن بااوقات کیلئے ضروری مسئلے اس تجویز کی پابندی سے سالانہ جلسہ میں پیش ہو جانے سے رہجاوینگے۔ مثلاً موجودہ جلسہ میں کئی ضروری امور ہیں جو اس قاعدہ کے مطابق پیش نہیں ہو سکتے۔ میرے خیال میں اگر یہ پابندی کر دیجاوے کہ کوئی ایسے امور جلسہ سالانہ میں پیش نہ ہو سکینگے جنکی اطلاع جملہ ٹرسٹی صاحبان کو نہ ہو چکی ہو" تو مناسب ہوگا۔

رزولیوشن ۸ قوانین ٹرسٹیان میں سکرٹری و جائنٹ سکرٹری صاحب کے فرائض کا ذکر موجود ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۴۶ قوانین ٹرسٹیان) اس حالت میں یہ رزولیوشن غیر ضروری ہے۔

رزولیوشن ۹ یہ بھی غیر ضروری ہے (ملاحظہ ہوں قواعد سنڈیکیٹ)

رزولیوشن ۱۰ - یہ بھی غیر ضروری ہے۔

" " ۱۱ - بلحاظ اس امر کے کہ سالانہ جلسہ عموماً جنوری میں ہوتا ہے حاجی صاحب کی یہ تجویز کہ اکتوبر کے مہینے میں خالی شدہ آسامیوں کی فہرست مشتہر کی جاوے۔ ایک غیر ضروری عجلت معلوم ہوتی ہے۔

رزولیوشن ۱۲ منظور ہے۔

" " ۱۳ - الفاظ "جس امیدوار کو چاہئے" کے بعد الفاظ

"بشرطِ اسکان و بلا زیر باری کسی زائد خرچ کے" ایزاد کردئے جائیں تو مجھکو اس تجویز سے اتفاق ہے۔

رزولیوشن ۱۴ غیر ضروری - بلحاظ ضمن ۱۳ دفعہ ۷ کوڈ سنڈ یکیٹ

" ۱۵ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ غالباً شیخ عبداللہ صاحب نے اس قسم کے قواعد مرتب کرکے ٹرسٹیان کے روبرو پیش کئے تھے اگر اب تک پیش نہ ہوئے ہوں تو جناب حاجی صاحب کی تجویز سے اتفاق ہے۔ بشرطیکہ کسی مالی و دیگر حالات کو مدنظر رکھکر مناسب ترمیم قواعد مروجہ گورنمنٹ میں کردی جاوے۔

رزولیوشن ۱۶ - مجھکو اس سے قطعی اختلاف ہے۔ بہت سے ایسے ٹرسٹی صاحبان ہیں جو جلسوں میں حاضر ہونے سے معذور ہیں ان کو انکے حق سے محروم کرنا مناسب نہیں۔ علاوہ ازیں تجربے سے ثابت ہے کہ سالانہ جلسوں میں پوری تعداد کا ۱/۵ حصہ بھی مشکل سے موجود ہوئے ہیں۔ لہذا کسی قاعدہ کی ترمیم ناممکن ہوگی۔ اور اگر ترمیم منظور ہو تو قواعد کو بدلنا پڑیگا۔

(مطبوعہ احمدی پریس علی گڑھ)

ضمیمہ اختلافات

نوشتہ حاجی محمد صالح خان صاحب

آج میرے پاس ضمیمہ کاغذ نمبر ۳ اجنڈا متعلق سالانہ جلسہ منعقدہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۳ ع موصول ہوا جو کچھہ میری ناچیز رائے میں دیکھنے یادداشت آنریری سکرٹری صاحب کے قایم ہوئی پیش کرتا ہوں ٭

متعلق می ہیڈ ہم

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

یہہ ظاہر ہی کہ قانون ہمیشہ ہادی اور ملامت بنایا جاتا ہی محافظ قانون مناسب وقت عمل کرتے ہیں — یہہ دیکھا جاتا ہی کہ آیا دیدہ و دانستہ خلاف ورزی قانون کی گئی ہی یا نہا اور عمل پر سزا تجویز ہوتی ہی — یہہ قاعدہ سخت اسی وجہ سے بنایا گیا ہی تاکہ قانون کی حفاظت ہوسکے اور خلاف ورزی کی جرأت نہ ہو سکے رہی خفیف خلاف ورزی قانون اگر عمداً ہی تو ضرور قابل توجہ ہی — اور اتفاقیہ یا سہواً ہی تو اس پر محافظ قانون فیصلہ کرنے والے ضرور لحاظ کرینگے بہر حال پابندی قانون سے تو آنریری سکرٹری صاحب کو بھی اتفاق ہی صرف اختلاف آخری جزو سے ہی - یعنی حسب ذیل فقرہ سے (بحالت خلاف ورزی اپنے عہدہ سے علیحدہ خیال کیئے جاوینگے) — لہذا اس کو میں رزولیوشن سے خارج کرتا ہوں اس واسطے کہ چارہ کار نمبر ۲ میں موجود ہی - اب رزولیوشن سے اس جزو کو نکالکر پڑھنا چاہیئے ٭

آنریری سکرٹری صاحب نے نمبر ۲ کے متعلق ارشاد فرمایا ہی کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہی ، لیکن اسی کے ساتھہ تحریر فرمایا ہی کہ دفعات ۱۵۱ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۶ و ۲۷۷ قانون ۷۸/۲۴ و ۷۸/۲۵ سنڈیکیٹ کی ہوتے ہوئے اس رزولیوشن کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی دفعہ ۱۵ جو صرف یہہ ظاہر کرتی ہی کہ جو کچھہ قانون موجود ہے وہ درمیان ٹرسٹیز و اسٹاف معاہدہ

هيں دفعه ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۴ و ۲۳۷ و ۷۸/۲۲ و ۷۵/۲۷ كي عبارت حسب ذيل هے نيز دفعه ۲۲۰ بهي جس كا حواله ديا گيا هے درج كي جاتي :—

عبارت دفعات ۱۵۱ و ۲۲۰ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۴ و ۲۳۷ قانون ٹرسٹيان و دفعه ۷۸/۲۲ و ۷۵/۲۷ سنڈيكيٹ

"دفعه ۱۵۱ — تمام يورپين افسر جو ملازم هيں يا جو كالج اسٹاف يا اسكول ڈپارٹمنٹ ميں ملازمت قبول كريں تو يهه سمجها جاوے گا كه أنهوں نے أن قواعد كو تسليم كرليا هے جو اس باب ميں مندرج هيں اور اسي طرح ٹرسٹي بهي أنهيں قواعد كے پابند متصور هونگے اور وه قواعد فريقين ميں بمنزله معاهده كے تصور كئے جائيں گے" *

دفعه ۲۲۰ — ٹرسٹيز كسي افسر كو موقوف كرسكتے هيں ذيل كے وجوهات سے :—

(الف) كسي بڑے جرم كا سرزد هونا *

(ب) أس حالت ميں جبكه وه اپنے كام كے سر انجام دينے كے لائق نه هو *

(ج) اگر أس كے كام كي ضرورت كالج كو نه رهي هو *

دفعه ۲۲۹ — تمام تجويزيں، شكايتيں ديگر امور اسي قسم كے بابت تقرري، موقوفي، معطلي، رخصت، تنخواه ذاتي، الاؤنس، سفر الاؤنس، خدمات، فرائض، حقوق، اختيارات وغيره كي نسبت يورپين افسروں كي يهه تمام يا ان سے كوئي امر جو افسروں اور ٹرسٹيوں يا ديگر افسران كالج كے تعلقات پر اثر ڈالتا هو ذيل كے قواعد كے مطابق فيصله كيا جاوے گا *

دفعه ۲۳۰ — كوئي امر أن اقسام ميں سے جو قاعده ۲۲۹ ميں بيان كئے گئے هيں اگر يورپين افسروں ميں پيدا هوا هو تو أس افسر يا ان افسروں كو لازم هوگا كه وه أس امر كو پرنسپل كے سامنے پيش كريں اگر كسي اور طرح پر پيدا هوا هے تو بهي پرنسپل كے پاس أس كو پهونچنا چاهئے پرنسپل دونوں صورتوں ميں أس كو مع اپني ايك رپورٹ كے سكرٹري كے پاس بهيجديگا — سكرٹري أس تمام مقدمه كو مع اپني رپورٹ اور ديگر ضروري كاغذات كے جو اس سے متعلق

ہونگی آنریری پریسیڈنٹ کے سامنے پیش کرے گا آنریری پریسیڈنٹ
جہاں تک جلد ممکن ہوگا اس پر رپورٹ تیار کرکے سکرٹری کے پاس
واپس بھیجدے گا *

دفعہ ۲۴۶ — معطلی اور برخاستگی کی تحریک مطابق اس
حکم کے جو قواعد ۲۲۰ ضمن (۱) میں درج ہی پرنسپل اور سکرٹری کی
طرف سے ہوگی معطلی کے پیشتر پرنسپل کی طرف سے یا پرنسپل کے
ذریعہ سے ملزم عہدہ دار کو اُس الزام کی اطلاع دی جاوے گی جو
اُس پر قایم کیا گیا ہی اور اس سے اپنی معطلی یا برخاستگی کی
بریت میں وجوہات پیش کرنے کے واسطے درخواست کی جاوے گی
ملزم عہدہ دار کو اپنی کیفیت بابت ان اُمور کے پرنسپل کے پاس
بھیجنی ہوگی *

دفعہ ۲۴۷ — عہدہ دار کا جواب پہونچنے پر پرنسپل بعد چند
ضروری اُمور کی تحقیقات کے ایک رپورٹ مع ضروری کاغذات کے جو
اس معاملہ سے متعلق ہونگی سکرٹری کے پاس بھیجے گا اور ان باتوں
میں سے کوئی بات لکھے گا :—

(الف) وہ بالکل بری کردیا جاوے *

(ب) زمانہ تحقیقات کے واسطے معطل کردیا جاوے *

(ج) تھوڑے زمانہ کے واسطے بطور سزا کے معطل کردیا جاوے *

(د) برخاست کردیا جاوے *

اگر اول پرنسپل نے معطل کرنا چاہا ہو تو وہ اس عہدہ دار کو اُس
زمانہ تک جبکہ سکرٹری کا جواب آوے معطل رکھے *

دفعہ ۲۴۸ — پرنسپل اور آنریری سکرٹری کی رپورٹ پر سنڈیکیٹ
کو ہر ایک عہدہ دار کی موقوفی اور تنزل کا اختیار ہوگا جس کی تنخواہ
تیس روپیہ ماہوار سے ایک سو روپیہ ماہوار تک ہو اور اُس شخص کو
جس کے خلاف ایسا حکم دیا گیا ہو بصورت ناراضی بذریعہ آنریری سکرٹری
ٹرسٹیان ۳۰ روز کے اندر ٹرسٹیوں کی خدمت میں اپیل کرنے کا حق ہوگا *

دفعہ ۲۴۹ — آنریری سکرٹری اور پرنسپل کی رپورٹ پر سنڈیکیٹ

کو پرنسپل کے علاوہ ہر عہدہ دار و ملازم کو جس کی تنخواہ ۳۰ روپیہ
ماہوار سے زیادہ ہے معطل کرنے کا اختیار ہوگا " ۔

ان واقعات کے پڑھنے کے بعد یہہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ سزائیں
اور طریق سوا قانون اُسی ہے لیکن خلاف ورزی قانون کے واسطے مجرد
کوئی دفعہ نہیں ہے جو ہر ایک قانون میں ہوتی ہے ان دفعات کو
پڑھنے کے بعد اور روزانہ حالت عمل دیکھنے کے بعد بھی میں نے یہہ
ہدایات رکھی ہیں — میں یہاں صرف اس قدر عرض کردینا کافی خیال
کرتا ہوں کہ خلاف ورزی قانون اگر کالج میں ہوتی ہے تو پھر اس دفعہ
کا ہونا واسطے انسداد کے لازمی ہے اور اگر آنریری سکرٹری صاحب کے
تجربہ میں یہہ آیا ہے کہ خلاف ورزی نہیں ہوتی تو پھر بھی اس
رزولیوشن کے پاس ہوجانے سے کیا حرج ہوگا اب صرف اس قدر ترمیم
کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہاں میں نے جوائنٹ سکرٹری صاحب
و ٹرسٹیز کو بطور خود سنڈیکیٹ میں پیش کردینے کا رزولیوشن میں اختیار
دیدیا ہے وہاں بذریعہ آنریری سکرٹری صاحب پڑھا جاوے ۔

رزولیوشن نمبر (۳) میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ سو سے کم کے
تنخواہ داروں کو بے شک سنڈیکیٹ موقوف کرسکتا ہے لیکن سو سے زیادہ
کے ملازموں کو یا جو آنریری کام کرنے والے ہیں اُن کی تشریح نہیں ہے
پس اس حالت میں سنڈیکیٹ کو یہہ اختیار ہونا چاہئے کہ وہ شکایت
کا علم ہونے پر معطل کرے اور تحقیقات کرکے ٹرسٹیز کے سامنے پیش کرے
ٹرسٹیز کو آخری فیصلہ کا اختیار ہونا چاہئے اور جس عہدہ دار کو
معطل کیا گیا ہے وہ اپنی بریت کے وجوہ بھی ٹرسٹیز کے سامنے پیش
کرسکتا ہے ۔

رزولیوشن نمبر (۳) مجھے افسوس ہے کہ آنریری سکرٹری صاحب
کی رائے سے مجھے اتفاق نہیں میرے خیال میں پابندی قانون اگر ملازموں
میں ایک درجہ فرض ہے تو آنریری کام کرنے والوں پر دوچند سے نیز
ہم کو یہہ دکھا دینا چاہئے کہ ہم ملازموں سے ہی پابندی قانون کے خواستگار
نہیں ہیں بلکہ ہم بھی اسی پابندی کو اپنے اوپر لازمی تصور کرتے ہیں
اور ایسی حالت میں قانون اور انسٹیٹیوشن کی عزت بڑھتی ہے میرے
خیال میں کوئی بھی باعزت آنریری کام کرنے والا یہہ جائز نہیں
رکھے گا کہ ملازموں سے پابندی قانون کرائی جاوے اور خود قانون سے آزاد

ذمہ داری ناچیز رائے میں آنریری کام کرنے والوں کے واسطے ضرور قانون
کی بھی ہونا چاہیئے اگر ملازم تنخواہ پاتے ہیں تو آنریری کام کرنے والے بھی
کسی نہ کسی معاوضہ کی بناپر کام کرتے ہیں خواہ معاوضہ دنیاوی عزت کے
خیال میں ہو یا رضامندی خدائے عزوجل - ہمارے خیال میں بہ نسبت
ملازموں کے آنریری کام کرنے والے بہت بڑے معاوضہ کے خواہشمند ہیں -
مجھے نہایت افسوس کے ساتھ اس قدر عرض کردینا ہے کہ ملازم
شاذونادر ہی خلاف ورزی قانون کرتے ہیں لیکن آنریری کام کرنے والے
تو یہہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کوئی قانون ہے بھی یا نہیں میں یہاں
واقعات سے بحث نہ کرونگا لیکن اگر مجھے اجازت دی جاے تو میں
ظاہر کرسکتا ہوں کہ کس قدر خلاف ورزی قانون ہوتی ہے اور جو اصلی
باعث ان رزولیوشنوں کے پیش کرنے کا ہے — بہرحال میں نے اپنا فرض
اپنے علم کی بنا پر جو بعد ٹرسٹی ہونے کے روزمرہ مجھکو ہوتا ہے ان
رزولیوشنوں کے پیش کرنے میں ادا کیا ہے آیندہ ٹرسٹیز صاحب اگر
پابندی ضروری نہیں خیال فرماتے اور آزاد رکھنا ضروری خیال فرماتے
ہیں تو مجھکو بھی کیا عذر ہے *

رزولیوشن نمبر (۵) میں خود قریب کالج کے ایک زمانہ سے برابر
رہتا ہوں اور بہت سی کوٹھیاں ہرچہار طرف کالج کے ہیں — میں نے تو
کہیں نہیں دیکھا کہ بارش کے زمانہ میں تمام کوٹھیاں خالی ہوجاتی ہوں -
ملیریا جب تمام زمانہ میں ہوتا ہے علیگڈہ میں بھی ہوتا ہے پھر علیگڈہ
میں ہی خاص خیال کی کیا ضرورت ہے - نیز ہائی اسکول سرکاری جو
شہر سے ملحق ہے اور اس کے سر پر ایک بہت اونچی سڑک ہے جب وہ
جولائی اور اگست میں کھلا رہتا ہے تو کالج بند کردینے کی کیا وجہ' بہرحال
ہرج تعلیم کوئی وزن رکھتا ہے تو اس پر مناسب غور کیا جاے ورنہ
جیسا مناسب ہو — میں نے بھی حکیم اور ڈاکٹروں سے مشورہ کرلیا
ہے میرے ذاتی تجربہ سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے خدا کے واسطے ایسا
خیال نہ فرمائیے کہ رزولیوشن کس نے پیش کیا صرف کالج اور اصل مقصد
کا لحاظ فرمائیے گا *

* کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۶) اس مد کے متعلق میں کیا عرض کرسکتا ہوں
ممکن ہے کہ بجٹ اپریل میں تیار نہ ہوسکتا ہو - واقعی اعداد تو

بجٹ میں پوری طور پر نہیں ہوتے جیسا کہ اتنی اجلاس سے
ی کسقدر رقوم ہیں کہ جو علاوہ بجٹ کے روزانہ سائڈ بجٹ میں
رقم رکھی ہیں اور اب منظوری کے واسطے سالانہ میٹنگ میں
ی گئی ہیں بہرحال میں نے صرف اس وجہ سے یہہ رزولیوشن
کیا تھا تاکہ بجٹ پاس ہونے کے قبل رقومات صرف نہ ہوں ــــ
بجٹ کا پیش کرنا یہہ تو کارکن کے ہاتھہ میں ہے یہہ ضروری ہے
کہ بجٹ ٹرسٹی صاحب منظور نہ فرمالیں کوئی رقم صرف نہ ہونا
ورنہ بجٹ کا پیش کرنا فضول ہے ٭

ولیوشن نمبر (۷) یہہ رزولیوشن میں نے اس وجہ سے پیش
کہ کام کرنے والے کو دقت نہ ہو یہہ ظاہر ہے کہ اگر وقت مقرر
میں ہی وقت رزولیوشن پیش کرنا اور کیفیت آنریری سکرٹری
بھی ساتھہ ہی نکل سکتی ہے اب دور دراز مقامات پر جو ٹرسٹی
تشریف فرماہیں اُن کی خدمت میں یہہ کیفیت کب پہونچیگی
ی حالت میں مجبوراً یکطرفہ رائے قایم کیجائیگی دوسرے ہر بار
کے اجرائے میں جو مالی نقصان کالج کو ہوتا ہے اُس سے بھی
ی ہوگی ــــ میں نے اپنے رزولیوشن ایسے وقت بھیجے تھے کہ اگر
سکرٹری صاحب علیگڈھ میں تشریف فرما ہوتے تو ممکن
کیفیت تحریر فرماسکتے اور یہہ سکہ کاغذات کے آنے جانے میں
ت صرف ہوتا ہے اس ہی سبب سے میں نے رزولیوشن نمبر ۸
یا ہے ٭

لیوشن نمبر (۸) یہہ رزولیوشن صرف روز مرہ کے تجربہ کی بنا
ں کیا ہے اب اُس کی تفصیل کہ کیا حرج ہوتا ہے اور کام کرنے
کو کس قدر دقتیں پیش آتی ہیں اگر اجازت ہو تو مفصل
کروں افسوس ہے کہ پھر اس صورت میں شکایت کا پہلو نکلتا
ہوگا ــــ یہہ حال میری رائے ہے جو روز مرہ کی واقفیت
ہے کہ آنریری سکرٹری صاحب یا جوائنٹ سکرٹری صاحب
ے ایک صاحب کو لازمی ہیڈ کوارٹر میں مستقل قیام فرمانا
تاکہ سہولت ہو ٭

یوشن نمبر (۹) دفعات ۷۸/۱۳ و ۷۸/۲ میں لے پرکالی توان لیکن نقصان
کہ دفعہ ۱۲۶ بھی قانون میں موجود ہے اگرچہ قانون تمام

غیر مکمل ہی لیکن یہہ مناسب نہیں کہ قانون کی دفعہ کچھہ ہو اور سنڈیکیٹ کی کچھہ — پس میں نے یہہ مناسب خیال کیا تھا کہ اصل دفعہ میں بھي ترمیم ہوجاے *

رزولیوشن نمبر (۱۰) نہایت ادب سے عرض ہی کہ مغالطہ مجھکو نہیں ہوا نہ تحصیل حاصل ہی بلکہ روز مرہ کے طریق عمل نے مجھکو اس رزولیوشن کے پیش کرنے کي جرات دلائي دفعہ $\frac{78}{5}$ میں صاف تحریر کیا گیا ہی کہ فنانس کي تجویز اور سنڈیکیٹ کي منظوري سے اثناے سال میں کوئي خرچ جدید منظور کیا جاسکتا ہی سنڈیکیٹ میں بعض رقومات ضرور پیش کي جاسکتي ہیں لیکن قبل فنانس کمیٹي کے منظوري نہیں ہوتي نیز $\frac{78}{5}$ ضرور موجود ہی لیکن دفعہ ۱۲۸ کے بابت قانون میں ترمیم نہیں کي گئي جو بعد دفعہ $\frac{78}{5}$ کے ہونا لازمي تھي اگرچہ یہہ مان لیا جاے کہ دفعہ $\frac{78}{5}$ سے ۱۲۸ کي ترمیم ہوگئي ہی اب جدید منظوري کي ضرورت نہیں تو مجھکو بھي اس رزولیوشن کے پیش کرنے کي ضرورت نہیں آنریري سکرتري صاحب عبارت دفعہ ۱۲۸ کو درست فرمائیں *

رزولیوشن نمبر (۱۱) یہہ ٹرسٹي صاحبان ملاحظہ فرمائیں کہ سہولت کام کس صورت میں ہی اور ٹرسٹي صاحبان کو کس صورت میں آساني ہوگي مجھکو زیادہ عرض کي ضرورت نہیں *

رزولیوشن نمبر (۱۳) آنریري سکرتري صاحب نے غور نہیں فرمایا — جو اس وقت تک قاعدہ ہی اور جس کو جناب موصوف خود ہی تحریر فرماتے ہیں وہ ہي میں نے بھي لکھا ہی — میں انچارج ممبر کا مشورہ میں شریک ہونا قاعدہ کے اندر ضروري خیال کرتا ہوں — خلاف قاعدہ عمل اور چیز ہی اور باقاعدہ دوسري بات جب یہہ دستور ہی کہ ممبر انچارج کا مشورہ لیا جاتا ہی جیسا کہ جناب موصوف نے [illegible] فرمایا ہی تو یہہ قاعدہ کے اندر آجانا زیادہ مناسب ہی بہر حال جو رزولیوشن میں نے پیش کیا ہی اگر بغور ملاحظہ فرمایا جاویگا تو یقیني اتفاق راے ہوجائیگا البتہ لفظ سنڈیکیٹ ہی سو اس سے چنداں نقصان نہیں اب رہا رونائي یہہ نہ میرا مطلب ہی نہ اس کي ضرورت امید وار کا نام پیش اب بھي ہوتا ہی اور آیندہ بھي پیش کرنا کافي ہی *

رزولیوشن نمبر (۱۴) جناب آنریری سکرٹری صاحب نے میرے رزولیوشن
کے الفاظ جلدی میں ملاحظہ فرمائے ہیں غور نہیں فرمایا ورنہ تحصیل حاصل
کا الزام نہ ہوتا — میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ میرے رزولیوشن کے
الفاظ ملاحظہ فرمائے جائیں میں نے جو کچھہ عرض کیا ہے سہولت کام کی
غرض سے اور ان دقتوں سے بچنے کے واسطے جو ہمیشہ پیش آتی رہتی
ہیں اگر آنریری سکرٹری صاحب علی گڈہ اس روز ہوتے تو میں بالمشافہ
ان کو صرف ظاہر کردیتا اس وقت یقینی اختلاف ہرگز نہ ہوتا اور
انشاء اللہ میٹنگ میں عرض کرونگا اور اگر موقع ملا اور آنریری سکرٹری
صاحب حال میں علی گڈہ تشریف لائے تو خدمت مبارک میں بھی
حاضر ہوکر ظاہر کردونگا بہت باتیں ایسی ہوتی ہیں جو تحریر میں
نہیں لائی جاتیں زبانی ہی طے ہوسکتی ہیں مگر افسوس کہ آسان طریقہ
ی نہایت مشکل ہوگیا ہے اگر جناب آنریری سکرٹری صاحب سے مجھے
اوقات عرض کرنے کا موقع ملتا تو بہت ممکن تھا کہ یہہ رزولیوشن خود
جناب موصوف ہی پیش فرماتے ٭

رزولیوشن نمبر (۱۵) مجھے نہایت افسوس ہے کہ اب وقت بہت
ہی مفصل اسکیم پیش کرنا ممکن نہیں یہہ مناسب ہوگا کہ سالانہ
میٹنگ میں ان قواعد پر غور کرنے کے واسطے ایک کمیٹی ٹرسٹی
صاحب مقرر فرمائیں یا اسی کمیٹی کے یہہ کام بھی سپرد فرمائیں
جسکی تحریک آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بہادر
کی ہے پس اس حالت میں کافی غور کا موقع ملیگا اور نقصان کا
احتمال نہیں رہیگا ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۸

رزولیوشن نمبر (۱۶) پراکسی سسٹم کے نقصانات کے مشرح عرض کرنے
خوف ہے کہ ذاتی مخالف کا گمان نہ ہو ورنہ مناسب تو یہہ ہے
ہ واقعات دکھائی [illegible] سال گذشتہ میں بہت کچھہ عرض کرچکا ہوں
میں بھی شک نہیں کہ خلاف امید و توقع جس قدر موافق میری
شن کی رائے آئیں ان کی بھی ہرگز توقع تھی اور اسی امید نے اس
مجھے یہہ رزولیوشن پیش کرنے پر آمادہ کیا مجھے تو اس کی بھی
نہیں کہ رزولیوشن پاس ہوگا یا نہیں — نہیں مجھکو اپنا فرض
نا چاہئے یہہ تو ظاہر ہی ہے جیسا کہ پہلے عرض کرچکا ہوں کہ
اس رزولیوشن کی کتر تراشی کرنی رہیگی میں ایک کاپی اپنی

اس تحریر کی جو سال گذشتہ ٹرسٹی صاحبوں کی خدمت میں بھیجی تھی پیش کرتا ہوں ٭

انتخاب وائے سال گذشتہ

"اصل واقعہ یہہ ہی کہ قانون کی ترتیب بانی کالج سر سید علیہ الرحمتہ کے وقت میں ہوئی - اس میں بھی کچھہ شک نہیں کہ اُس ذات والا صفات پر جس قدر بھی بھروسہ کیا جاتا وہ کم تھا اور اُس وقت پراکسی کا ہونا ایسا ہی ضروری تھا جیسا کہ اب نہ ہونا - اس وقت انگریزی تعلیم کو بدیں صورت جس پر کالج کی بنا ہوئی اور جس کو الحمدللہ آج مقبولیت عام کا فخر حاصل ہی عمل میں لانے کے واسطے صرف سر سید کا ہی دماغ تھا یا اُن کے مشہور نواب محسن الملک مرحوم و نواب وقار الملک بہادر مدظلہ العالی کا - اگر اس وقت پراکسی نہ ہوتی تو بیشک ایسی ہی دقت کا سامنا ہوتا جیسا کہ اس وقت اُس کے ہونے سے ہو رہا ہی ٭

بیشک قانون ٹرسٹیان کے بموجب ترمیم قانون اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک دو ثلث ٹرسٹی صاحبان متفق نہ ہوں - پس ایسی حالت میں جبکہ ٹھیک وقت پر تمام ٹرسٹی صاحب اپنے ووٹ روانہ فرمادیں (جو اُن کا فرض ہی) تو یہہ مسئلہ بہت آسانی سے حل ہو جاتا ہی پراکسی سسٹم قانون میں رکھنے کی وجہ سوائے اس کے کچھہ نہیں ہوسکتی کہ ابتدا میں ٹرسٹی صاحبان سے یہہ اُمید نہ ہوگی کہ وہ رائے قائم کرنے اور تحریر فرمانے کی محنت برداشت فرمائیں گے ؛ اس سبب سے یہہ آسان طریقہ قانون کی ترمیم کا نکال لیاگیا ہوگا - اب الحمدللہ مسلمان بھی اپنے قومی معاملات میں پوری دلچسپی [illegible] - اس کی کھلی ہوئی شہادت سال گذشتہ مقام لکھنؤ مسلم یونیورسٹی فاونڈیشن کمیٹی کی میٹنگ ہی - اور امسال یکم جنوری کے اسپیشل میٹنگ نیز اب کالج کی ہر میٹنگ میں بھی الحمدللہ بتعداد کثیر ٹرسٹی صاحب محنت سفر اور ہرج کار ذاتی فرماکر تشریف لاتے ہیں - ایسی بڑی انسٹیٹیوشن کے قواعد میں پراکسی سسٹم کا ہونا یہہ معنی ہیں کہ ٹرسٹیوں کو انسٹیٹیوشن سے اس قدر بھی دلچسپی نہیں کہ سال بھر میں دو ایک مرتبہ رائے قائم کرنے اور تحریر کرنے کی محنت برداشت فرمائیں - اس سے مجھکو کامل اتفاق ہی کہ پراکسی سسٹم کو خاص اہمیت ہی -

یہہ کہا کم لکھتا ہوں کہ ایک ٹرسٹی پراکسی کے بل پر دوسرے
ٹرسٹیوں کی آرا کو جو سخت محنت اور جانکاہی سے قائم کی گئی
ہوں نہ صرف چند آرا کو بلکہ مجارٹی کو شکست دے سکتا ہی —
اس میں شک نہیں کہ پراکسی سسٹم ایک مسئلہ قانونی ہی اور
بغور دو ثلث آرا کے متفق ہوئے تنسیخ اس مسئلہ کی ناممکن ہی لیکن
میں نے اپنا فرض ادا کیا — رہا فیصلہ وہ ٹرسٹی صاحبان کی راے پر ہی —
بہرحال اگر پراکسی کا بالکل موقوف کرنا مناسب نہیں ہی اور یہہ
یقین کرایا گیا ہی کہ بغور پراکسی کے ترمیم قانون کا ممکن ہی تو شروط
تو ضرور کردی جائیں کہ ٹرسٹی صاحبان موجودہ میٹنگ کا غلبہ
جس طرف ہو اسی کی ہی تائید پراکسی کے ذریعہ سے ہونا چاہئے —
پس اس حالت میں اصل مقصود بھی حاصل ہوجائیگا اور جس وقت کا
احتمال ہی وہ بھی باقی نہیں رہے گی — اس ترمیم سے مجھکو امید ہی
کہ آنریری سکرٹری صاحب کو بھی اتفاق ہوگا ۔

یادداشت متعلق ہفتدہم — (۴) فنانس کا دفتر بے حد توجہ
کے قابل ہی — صفائی حسابات اس طرح سے نہیں ہوسکتی کہ
رزولیوشن ٹرسٹیز صاحبان پاس فرماویں — نہ صرف حکم احکامات سے
یہ کام نکل سکتا ہی ضرورت ہی کہ کوئی ٹرسٹی دفتر میں بیٹھکر
کامل تندہی سے تمام حسابات کو دیکھ کر مناسب تجویز پیش کرے
اس وقت فیصلہ بہت آسان ہوگا — میں نے ایک مرتبہ سنڈیکیٹ
میں بھی عرض کیا تھا جس کو سنڈیکیٹ نے منظور فرمایا تھا
لیکن اجراے رزولیوشن نہیں ہوا — خیر اب درخواست ہی کہ مجھکو
اجازت عطا فرمائی جائے میں ایک مہینہ کے اندر انشاء اللہ مفصل اسکیم
پیش کردونگا جو بحث میٹنگ میں پیش ہوسکے گی — ضرورت
یہہ ہی کہ ایک دفعہ کافی جانچ پڑتال اور غور کے بعد فیصلہ ہوجاے
یہہ تو مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ آج نواب حاجی محمد اسحاق خاں
صاحب بہادر نواب وقارالملک بہادر کی شکایات ٹرسٹیز اور پبلک
میں فرماتے ہیں — کل جو آنریری سکرٹری ہو وہ جناب موصوف
کی شکایت کرے — واقعہ یہہ ہی کہ نہ نواب وقارالملک بہادر نے ذاتی
کاموں میں صرف کیا — نہ نواب حاجی صاحب ایسا کرتے ہیں ہر ایک کے
نزدیک جیسا مناسب معلوم ہوتا ہی کالج کی بہبودی کے واسطے عمل کرتا
ہی ممکن ہی کہ دوسروں کو اس سے اتفاق نہ ہو — اس میں

کچھ شک نہیں کہ جس قدر ترقی کالج کو ہر پہلو سے نواب وقارالملک بہادر کے زمانہ میں ہوئی اس قدر ہونا بہت مشکل ہے — نواب صاحب موصوف کے زمانہ میں کالج کو چھ لاکھ کی امداد ملی اور جو آمدنی کالج کی فیس وغیرہ کے ذریعہ سے ہوئی وہ اس کے علاوہ ہیں — اب رہا صرف زیادہ تر نواب صاحب نے صرف رقومات کا ایسی ہی مدوں میں کیا ہے جس سے کالج کی آمدنی بڑھی اور نہ صرف آمدنی بلکہ کالج خود بڑھا اور جو اصل مقصد تھا — نواب صاحب کے وقت کے حسابات بھی کچھ گڑبڑ نہیں ہیں جیساکہ نواب صاحب نے تحریر فرمایا ہے — صرف ایک ہفتہ اگر صرف کیا جائے تو بلا تکلف تمام حسابات سمجھ میں آسکتے ہیں — اس سب عرض کرنے سے صرف میرا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کارکن کو کالج کی بہبودی کے وسائل سوچنے اور عملی جامہ پہنانے کی کوشش میں وقت صرف کرنا چاہیئے — باہم تو تو میں میں سے بچنا ضروری ہے اور وہ طریقہ سوچنا چاہیئے جس سے بلا کسی پر حملہ کئے ہوئے آسانی سے دقتیں رفع ہوجائیں — اگر باہم ملکر اور پورا وقت صرف کرکے کوشش کی جائے تو یہ سب کام آسان ہوجائیں گے — اگرچہ سنہ ۱۳ میں بجائے نفع کے کالج کے اغراض کو طرح طرح سے سخت صدمہ پہنچا ہے لیکن خدا کے فضل سے امید ہے اور دلی دعا ہے کہ سنہ ۱۴ بخیر و خوبی و کامیابی ختم ہو اور کالج کو غیر معمولی فتوحات حاصل ہوں ٭

خاکسار

محمد صالح

۱۰ جنوری سنہ ۱۹۱۴ ع

انسٹیٹیوٹ پریس ؛ علی گڈھ ٭